SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 16, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven minutes past seven in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و قل لعبادی یقولوا التی هی احسن- ان الشیطن ینزغ بینهم ان
الشیطن کان للانسان عدوا مبیناً- ربکم اعلم بکم ان یشا یرحمکم او ان یشا
یعذبکم و ما ارسلنک علیهم وکیلاً- و ربک اعلم بمن فی السموت و
الارض ولقد فضلنا بعض النبین علی بعض و اتینا داود زبوراً -قل ادعوا
لذین زعمتم من دونه فلا یملکون کشف الضر عنکم و لا تحویلاً-

ترجمہ- اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ(لوگوں سے) ایسی باتیں کہا کریں
جو بہت پسندیدہ ہوں- کیونکہ شیطان (بری باتوں سے) ان میں فساد ڈلوا دیتا
ہے - کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے - تمہارا پروردگار تم

سے خوب واقف ہے ۔ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے تم کو ان پر داروغہ (بنا کر) نہیں بھیجا اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے ۔ اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت بخشی اور داؤد کو زبور عنایت کی۔ کہو(کہ مشرکو) جن لوگوں کی نسبت تمہیں (معبود ہونے کا) گمان ہے ان کو بلا دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کو بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔

(سورہ بنی اسرائیل، آیات ۵۳ تا ۵۶)

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آج ہمارا ایجنڈا بڑا اہم ہے ، میرا خیال ہے points of order کو ابھی فی الحال رہنے دیں۔ ہاں مولانا گل نصیب خان نے مجھ سے مانسہرہ کے زلزلہ کا ذکر کیا تھا ، اس کے لئے point of order raise کیا جا رہا ہے تو وہ کر لیں۔

سید ہدایت اللہ شاہ۔ چودہ اور پندرہ تاریخ کو ضلع مانسہرہ اور بٹ گرام میں جو زلزلہ آیا ہے اس میں بہت ساری جانیں ضائع ہوئیں اور ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً پانچ سو مکان منہدم ہو چکے ہیں اور بہت سارے مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے ۔ اس کے لئے ہماری وفاقی حکومت نے کوئی خاص مدد یا کمک وہاں روانہ نہیں کی ۔ آپ کی وساطت سے میری درخواست ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ غریب علاقہ ہے اور غریب لوگ اس وقت آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں، ان کے لئے فوراً امداد یا کمک روانہ کی جائے اور اس علاقے میں تقریباً تیس کے قریب لوگ وفات پا چکے ہیں ، ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی جائے۔ اسی طرح لاہور میں بسنت کے جشن کے موقع پر وہاں جو لوگ وفات پا چکے ہیں ، ان کے لئے بھی دعا کی جائے اور میری درخواست ہے کہ حکومت نے جو جشن بہار منایا اور بہت ساری جانیں ضائع ہوئیں، اس کا بھی آپ نوٹس لیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین، منیٰ میں جمرات کے دوران جو ہمارے

حجاج کرام شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے اور میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی، ہم بھی گئے تھے۔

جناب چیئرمین شکریہ، آپ کو بھی مبارک ہو۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ وہاں ایک VIP movement کی وجہ سے کہ ان کو جمرات میں specially کنکری مارنے کے لئے route دیا گیا تھا، اس کی وجہ سے کم از کم تین سو سے زائد جانیں ضائع ہوئیں۔ تو میری گزارش ہے کہ پاکستان ایک کمیٹی تشکیل دے اور اس معاملے کی مکمل enquiry کی جائے کہ یہ حادثہ ان کی لاپروائی کی وجہ سے ہوا ہے جو لوگ شہید ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت عطا فرمائے۔ میری گزارش ہے کہ ان سب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

FATEHA

جناب چیئرمین۔ ایسا سننے میں تو نہیں آیا۔ بہر حال جو آپ کہیں۔ ان سب کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر مولانا گل نصیب خان نے دعا کرائی)۔

جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔

I will now announce the panel of Presiding Officers for this session. In pursuance of Sub Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 10th session of the Senate of Pakistan.

1. Ch. Muhammad Anwan Bhinder.
2. Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim.
3. Mr. Baber Khan Ghori.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: I go on to the leave applications.

جناب محمد اسماعیل بلیدی گزشتہ نویں اجلاس کے دوران 16th to 22nd January اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ، کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر خالد رانجھا ایک قریبی عزیز کی وفات کی بنا پر مورخہ 13th February کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ، کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین۔ جناب محمد اعظم خان سواتی، ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13th February کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: جناب فرحت اللہ بابر مورخہ 20فروری کو ملک سے باہر ہوں گے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نگہت آغا نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 16 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ساجد بعض وجوہات کی بناء پر مورخہ 13 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: جناب فاروق حامد نائیک نے پیشہ ورانہ مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 تا 25 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: جناب محمد علی درانی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 16 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایران کے دورے پر ہیں اس لئے مورخہ 13 تا 18 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب یار محمد رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لئے مورخہ 16 تا 23 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لئے مورخہ 21 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔جناب محمد رضا حیات ہراج نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے آج مورخہ 16 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔جناب لیاقت علی جتوئی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لئے آج مورخہ 16 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We have 10 adjournment motions regarding the nuclear issue. So, we will club them together but before we do that, I think, we have to suspend the Rules.

Mr. Wasim Sajjad: Yes sir, and I just want to inform the House that there was a meeting in your office in which, by consensus, it was agreed that today the House will take up the Adjournment Motions relating to the recent events concerning the nuclear issue and to enable

that to be done sir. I would like to move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, that the requirement of the Rules 77 and 22 of the said Rules be dispensed with in order to discuss the Adjournment Motions concerning the nuclear issue at once.

Mr. Chairman: I put that to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Obviously, the motion is carried. I think we can begin with the speeches. I will call upon Mr. Raza Rabbani and we must strictly adhere to the agreed time. I will request the honourable members.

Mian Raza Rabbani: Sir, since the 10 Adjournment Motions have been clubbed together and as it was decided, I would make a formal Motion that the Senate do adjourn to discuss the recent events pertaining to the nuclear question.

Mr. Chairman: Professor Khurshid Ahmed.

Prof. Khurshid Ahmed: I second it on behalf of all the movers

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! movers کو موقع دے دیں کہ وہ کم از کم----

جناب چیئرمین: فیصلہ یہ ہوا تھا کہ چونکہ identical ہے اور اسی لئے اسے dispense کیا ہے کہ سب کا Motion discuss ہو جائے گا۔ آپ کا بھی اس میں ہے۔ آپ کیوں کہ meeting میں نہیں آئے تھے لیکن یہ agree ہوا تھا۔

مولانا سمیع الحق: پھر آپ سب کے نام بتا دیں کہ یہ کن کن کی طرف سے ہے۔

جناب چیئرمین: میں سب کے نام بتا دیتا ہوں۔ یہ Adjournment Motions جو

ہیں

they have been moved by Mr. Farhatullah Babar. Mr. Raza Rabbani; Mr. Ishaq Dar, Mr. Sanaullah Baloch, Mr. Safdar Ali Abbasi. Mr. Muhammad Ishaq Dar again, I am not repeating the names that I have already called, Professor Khurshid Ahmed, Maulana Sami-ul- Haq, Dr. Muhammad Khawaja, Sardar Mehtab Ahmed Khan. Professor Khurshid Ahmed again. So, these are all the names of the movers that are there. Yes, Shaikh Sahib.

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! مجھے احساس ہے کہ یہ سب ذمہ دار اور تجربہ کار Parliamentarians ہیں۔ میں اس کی admissibility پر نہیں جاؤں گا لیکن اتنی درخواست ضرور کروں گا، کیوں کہ یہ ایک ایسا حساس مسئلہ ہے کہ جس سے بات بہت دور نکل سکتی ہے اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ اس پر سیر حاصل گفتگو کریں۔ ہم ان کی یہ ساری باتیں سنیں گے کیوں کہ یہ ملک ان کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے اور تمام حساس معاملات سے یہ لوگ بخوبی آگاہ ہیں اور مجھے ذاتی طور پر ان سے appeal کرنی ہے کہ تمام معاملات کو بڑا ناپ تول کر زیر بحث لائیں جو ملک کے لئے بہتر ہوں اور قوم کے حساس معاملات میں ہم ان کی آراء کی قدر کرتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I think it was decided and speakers have been agreed upon کہ ہم آگے چل کر movers کو موقع دیں گے۔ اس طرح everybody will start. We have agreed on system, Babar sahib. Let us adhere to it, otherwise it is your own time that will be eaten into. آپ کو موقع ملے گا بولنے کا۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ نہیں ہو گا بعد میں۔

جناب فرحت اللہ بابر: جناب! میں بھی چونکہ Adjournment Motion کا mover ہوں ایک اور غالباً سب سے پہلا Adjournment Motion میرا ہی تھا۔ میرا کچھ تھوڑا سا

background شاید دوسرے میرے ساتھیوں سے مختلف ہو۔ میں Atomic Energy Commission میں رہ چکا ہوں۔ میں ڈاکٹر اے کیو خان کو 1973ء سے جانتا ہوں۔ میں اس کو اس دور سے جانتا ہوں جب انہوں نے پہلا خط ذوالفقار علی بھٹو کو لکھا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ میں اپنے Adjournment Motion کی وضاحت میں کچھ ایسی باتیں کروں، جو کرنی ضروری ہوں لیکن شاید ان کا public میں اظہار اس وقت مناسب نہ ہو۔ جس طرح وزیر صاحب اطلاعات نے فرمایا کہ دائرے کے اندر رہ کر، تو میری گزارش ہوگی کہ آپ اس بات پر غور کریں کہ اگر یہ proceedings in camera ہوں تو شاید یہ سب کے لئے مناسب ہوگا ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ Adjournment Motion پر بات کرتے ہوئے یہ dossiers جو میں لایا ہوں، ان dossiers کا جب میں حوالہ دوں تو ایسا نہ ہو کہ ان dossiers کے اندر جو اطلاعات ہوں وہ شاید اس سے بھی زیادہ explosive ہوں جس کے لئے سیف الاسلام قذافی نے 40 million dollar دیئے ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کو in camera کیا جائے۔ اگر نہ کرسکیں تو پھر I will tailor my comments accordingly.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I have no objection if the proceeding is in camera.

کم از کم ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر یہ in camera چاہتے ہیں تو کرلیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

مولانا سمیع الحق: جناب! ہم چاہتے ہیں کہ پوری قوم تک ہماری بات پہنچے۔ پریس بھی موجود ہو اس کو open ہونا چاہیے بلکہ اس کو in camera کرنا اس معاملے کو دبانے والی بات ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں بھی یہی بات کہوں گا کہ ہماری نگاہ میں یہ موضوع ایسا ہے، ٹھیک ہےہمیں اس کا لحاظ رکھنا چاہیے اور ہم رکھیں گے انشاء اللہ لیکن موضوع ایسا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم سے تو in camera کی بات ہو رہی ہے اور خود صدر صاحب نے ساری دنیا میں ڈیوس سے لے کر اسلام آباد تک اور پھر ٹی وی کے تمام channels پر بات کی

ہے۔ تو آج یہ کسی ہاؤس کی property نہیں ہے، آج یہ پوری دنیا کا issue ہے اور پوری قوم ایک trauma میں مبتلا ہے۔ تو اس لئے اس پر open discussion ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کے جذبات سے بھی اور معزز پروفیسر صاحب کے جذبات سے بھی بخوبی آگاہ ہوں لیکن ایک معزز سینیٹر نے جو بات کی ہے جن کا ایک Adjournment Motion ہے، اس میں بڑا وزن ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں قوم کو بھی بتانا ہے۔ لیکن اگر کسی ممبر نے ایسی چیز قوم کو بتانی ہے جیسا کہ خود انہوں نے بتایا کہ میں وہاں پر کام کرتا رہا ہوں اور آنے والے دنوں میں جو ہمارے لئے نئی درد سری کا باعث بن سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کے اس خلوص کا جس کا انہوں نے اظہار کیا ہے، مثبت جواب دینا چاہیے کہ یہ issue صرف media کا issue نہیں ہے بلکہ ساری قوم کا issue ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ صدر صاحب نے ایک جائز حد تک باتیں کی ہیں لیکن فرحت صاحب نے جو بات کی ہے، قومی دائرے میں رہتے ہوئے اور جو حالات دنیا کے اس حساس خطے میں چل رہے ہیں اور جو اس وقت western world میں ماحول بن رہا ہے اور جس طرح media اسے ایک مقام دے رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ فرحت صاحب کی بات میں بڑا وزن ہے، یہ discussion in camera ہونی چاہیے، میں ان کی رائے سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فرحت صاحب! ہم نے جو discuss کیا تھا، وہاں پر آپ کی پارٹی کے representatives بھی موجود تھے تو these things could have been brought up there. جی خواجہ صاحب۔

Mr. Asfandyar Wali: Sir, the decision was that we would have an open debate on it.

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب! میری گزارش یہ ہوگی کہ جو Adjournment Motion کے submitters ہیں ان کو opening statement دینے دیں اور جو بھی حساس

issues ہیں۔ آپ ان کو defer کرسکتے ہیں۔ کل in camera اس کو repeat کرلیں اگر possible ہو تو۔

جناب چیئرمین: نہیں، آج ہی کا agree ہوا ہے سارے leaders سے۔

جناب فرحت اللہ بابر: یہ open discussion ہونی چاہیے تو میں within limits اپنی بات کروں گا، discussion open ہی رکھیئے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین، یہ آپ نے خود ایک بہت بڑا initiative لیا ہوا ہے اور سب اراکین سے --- کیونکہ آپ فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہ سب لوگ چونکہ مجھ سے زیادہ سینیئر اور مجھ سے زیادہ محب وطن ہیں۔ ہمیں توقع رکھنی اور مجھے پوری امید ہے کہ جس حساس مسئلے سے ہم گزر رہے ہیں اس کی ذمہ داری کو اگر سب ملحوظ خاطر رکھیں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

DISCUSSION ON THE NUCLEAR ISSUE

Mr. Chairman : I think we should keep the National interest in mind when we speak: I will call on the first speaker Mr. Raza Rabbani. We must keep track of the time please.

Mian Raza Rabbani : Sir, I am grateful to you, that after almost two and a half or three months of the Opposition's clamouring and crying hoarse, the question of the nuclear scientist and their debriefing is being discussed in the Senate of Pakistan. It would have been more appropriate and, in fact, tradition demands that it should have been the government that should have taken the Parliament into confidence and that an opening statement giving all the facts and details should have been made in the Senate of Pakistan or in a Joint Sitting and then a discussion on this matter should have been held. But it was again to fall on the shoulders of

the Opposition to move Adjournment Motions and then to bring this matter on a Private Members, Day, as the government refused to have a debate on any day that was allocated for government business, therefore, the Opposition decided to forego its Private Members. Day in view of the importance of this issue and to take it up on our own day. So, therefore, there is no quarter that has been given by the government. Yes indulgence has been shown by the Chairman of the Senate but you are not a part of the Government. So. there is no quarter that the government has given and it is indeed unfortunate that this matter which pertains to national security, this matter which is a matter of life and death for the people of Pakistan, this matter on which hinges Pakistan's national security can be discussed in press conferences in Divo, it can be discussed in television interviews, it can be leaked secretly through selected media personnel but the people of Pakistan and the Parliament of Pakistan have not been considered worthy enough by this Government to take them into confidence. I think sir, the basic reason for that is essentialy that the government is fully aware of the facts, that it has totally mishandled the question of the debriefing of the nuclear scientists. It has mishandled the question of the debriefing of nuclear scientist not on one account but on a number of accounts and it appears that we are also moving towards a massive white wash so that the responsibility is placed on a particular person or a group of persons and the others can get away scot-free. Sir, this matter of the nuclear scientists was first of all taken up by the National Command Authority. When we are talking about the

supremacy of Parliament, the National Command Authority after taking up this matter, discussing the pardon that was to be granted to Dr. Qadir, referred this matter to the Cabinet, for the Cabinet to take a decision on the pardon of Dr Qadir. The correct method that should have been adopted was that the Joint Session of Parliament should have been summoned and in that Joint Session of Parliament the entire matter should have been raised, that could have been a session in camera. Dr Qadir and those other scientists who were involved or allegedly involved could have been summoned to the bar of Parliament so that Parliament could have seen the situation for itself. Here in the initial stages you would recall and the record is a witness that when the honourable Minister for Information raised the question of the IAEA letter, I pointed it out at that time that under the Rules it is incumbent upon the Minister to bring that letter on the floor of the House which forms the basis of the investigation or the debriefing which subsequently took place but again, Parliament was not considered worthy enough for this matter to be placed or for that letter to be placed before Parliament.

As I said that it was the Cabinet and the National Command Authority which circumvented the functioning of the Parliament in this respect and did not allow this matter to be taken up by them. Then another aspect which has come out very clearly is, the respect, this government has for the Judiciary of Pakistan. Habeas corpus petitions were pending before the High Court in relation to the detention of the arrested scientists. The entire world media BBC, CNN they were all privy to what are the

contents of the debriefing that is going on but the Government of Pakistan refused to give a written statement to the High Court of Lahore in connection with the arrest of the detained scientists. This again shows that the government has no confidence whatsoever in its own institutions but it can pander to the west, it can pander to other countries and give them the information but it would rather withhold such information from the High Courts of Pakistan to whom they said that it is sensitive material. We cannot place this material before you. The same yardstick that was being used for Parliament and which was again being used just now that this is a very sensitive issue. Parliament cannot debate it. If Parliament cannot debate the security of Pakistan then what is the purpose of this Parliament, sir? Then it is better that this Parliament should be wraped up. We do not come here just to debate trivial issues. If Parliament cannot discuss what the nuclear policy of Pakistan is to be then what is this Parliament in existence for?

Sir, I have already said that the manner in which this episode has been handled, shows the internal contradictions of the government, shows the manner in which the government itself is not aware of the facts and figures. What would it have to tell Parliament? I would like to bring to your attention sir, one of the contradictions of the government which is aired by the fact that on the 20th of January, 2004 a government spokesman states or stated that some of the scientists have been placed on the ECL. The Interior Minister of Pakistan confirmed this on the 30th of January, 2004 and the honourable Information Minister who, rightly, too

is also the spokesman of the government, on the 29th of January, 2004 makes a categorical statement that none of the scientists is on the ECL. Now look at the contradiction within the Cabinet itself, the Interior Minister says one day afterwards that yes, scientists are on the ECL and he continues to say that, and the spokesman of the government on the 29th says that no, none of the scientists is on the ECL. So, this shows the clear contradiction, this shows the clear lack of management that exists within the Cabinet and within the government itself.

Sir, the handling of this situation gives rise, according to me, to 21 very important questions.

Mr. Chairman: Three minutes left please.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will just go through those questions and I would expect that the government would give a reply to these 21 questions and they are; No. 1, that on the 5th of February, 2004, General Musharraf announced a pardon for Dr. A. Q. Khan. On the 6th of February, Collin Powell speaks to Gen. Musharraf on this very subject and this is reported in the Press and on the 7th of February, the Foreign Office spokesman says that the pardon was conditional. Now, on the 5th of February when General Musharraf makes the announcement, there is no question of a conditional pardon. He says that he has been pardoned but on the 7th, the Foreign Office says that no, this was a conditional pardon and then we go further on sir, that on the 9th of February, 2004, the Foreign Office again states that this is not a blanket pardon but this

pardon is confined only to that period and time when these offences took place. What happened subsequently is yet another matter. So, this shows once again the basic contradiction and my first question is that how is this contradiction to be resolved? Are we to accept what General Musharraf said in his televised Press Conference or are we to follow the Foreign Office subsequently?

Question No. 2 Sir, the Foreign Office states that the investigations have not been completed. Now this gives rise to another question that if the investigations in this matter have not been completed then what was the urgency that on the 5th of February, 2004 General Musharraf should have granted the pardon while the investigations were still going on?

A pardon which I will come to later, can only be given at a time when the investigations are completed.

Mr. Chairman: Two minutes left please.

Mian Raza Rabbani: Sir, you will have to give me time to finish these 21 questions.

Mr.Chairman: But we have a time frame.

Mian Raza Rabbani: Sir, if we have a time frame then I am also here. Then if you like I will sit down now.

Mr. Chairman: No, you can take two minutes and complete your speech.

Mian Raza Rabbani: Sir, if you don't interrupt me, I will be

through with it.

Mr. Chairman: I didn't interrupt but I just conveyed the status.

Mian Raza Rabbani: Sir, if you will not interrupt me for other two or three minutes, I will be through with it and if I am not being relevant, you can point out.

Sir, question No. 3 is that, under what provision of law, General Musharraf granted the pardon because here I would like to bring it to your notice sir, that the powers to pardon an accused is only available to the Head of the State when a sentence has been passed by a Court, a tribunal or any other authority. If you go to Article 45 of the Constitution, "it only comes into effect after a court has convicted a person" and the language of Article 45 of the Constitution in this respect is abundantly clear. There has to be a conviction and it is only after the conviction that a pardon can be granted. I could go on and dwell on this question for longer period of time. But due to the constraint of time, I would suffice to leave it at this and say that under the law a pardon can only, in another sense be granted, if a person becomes an approver and that too then has to be granted by a court of law. The question of the President or the Head of the State coming into play does not arise under Article 45. The only other aspect under which a pardon can be granted is under the NAB Law which is section 15 probably and in that too a person is first deemed to be convicted and then a pardon is granted by the Chairman of the NAB. Question No. 4 that on the 5th, of February, General Musharraf in his

Press Conference emphatically stated, no, to a suggestion, when it was put to him that if he was prepared to hand over all or any of the documentary evidence that was collected against the scientists during this debriefing session. But the Foreign Office, on the 7th of February 2004, stated that the data and findings can be shared. Now, here again the question arises that what is the stand of the Government of Pakistan? Are we to go by what General Musharraf said on the 5th or are we to go by the following pronouncements and explanations from the Foreign Office because as I explained you earlier on the question of pardon, on the question of sharing of information the Foreign Office is having a totally different view from what General Musharraf had said on 5th of February....

Mr. Chairman: Please, try to conlcude now.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will just read through very quickly. Question No. 5, do I have your permission then I will just read through these 21 questions. Question No 5. With this position taken by the Foreign Office will all the statements of Dr A Q. Khan and others be handed over to the I.A.E.A? Question No. 6. If the process of proliferation dates back to the past 10 to 15 years then why were sanctions placed on the KRL by the USA in the year 2003. Question No. 7, it has been alleged that Dr. A.Q. Khan and others acted for financial considerations in the matter of proliferation but the statement of Dr Khan on Television said that it was an error of judgement made in good faith. What is the position of the Government of Pakistan on this issue because both are in total

contradiction to what the government has been saying? Question No. 8. Why has the FIR lodged agianst Dr. A. Q Khan been sealed? Question No. 9. Is it correct, as reported in a section of the press that the security system in the KRL was independent of the KRL control? Question No. 10. Is it correct, as reported in a section of the press that there is a four tier security system in place at the KRL which is under the supervision of the GHQ and the ISI, if yes then since when? Question No. 11. To what extent, is the US liaison committee involved in the protection of the nuclear assets of Pakistan?

Mr. Chairman: How many questions are there?

Mian Raza Rabbani: Sir, another 5 or 6. Question No. 12, what steps are being taken to assess and prevent the future failure of policies inthe administration, security and intelligence of the nuclear programme? Question No. 13, is it correct, as reported in a section of the press that the first report of financial irregularities in the KRL was brought to the notice of the DG ISI in the year 1988 and that successive DGs were kept informed? Question No. 14, is that, what steps has the Government of Pakistan taken to ensure that the I.A.E.A. and other related agencies act against other nationals involved in the under ground trade of nuclear proliferation. Question No. 16 have any of the European countries contacted Islamabad to share the information on involvement of the Europeans in the nuclear under world, if yes, then what has the response of the Government of Pakistan been? Question No. 17. Is it correct that

Collin Powell will be visiting Pakistan to discuss the matter of nuclear proliferation and the pardon granted to Dr. Khan. Question No. 18. Is it correct, as reported in the press that since General Zia, all Army Chiefs were aware of the achievements of the KRL. Question No. 19. Is it correct, as reported in a section of the press that the Army Chief gives regular strategic guidance, the Army Chief of General Staff irons out the significant administrative and financial issues while the D.G. CD coordinates research and development of the KRL. And finally what is the effect of the IAEA alleged allegations in the face of denials by the governments of Iran, Libya and North Korea. I would, once again sir, suggest and I would once again through you request the government that these are 21 pertinent questions which arise out of the contradictions of the government, which arise out of the handling of the situtation of the government and that the government should make a clean breast in Parliament today. Thank you sir.

Mr. Chairman: I will request the speakers to please adhere to the time- frames, avoid the repetition and come to their substance right away. Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم- جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا - میں بھی بابر صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ بہت سے sensitive معاملات بھی اس میں involved ہیں- انشاللہ میری بھی کوشش یہ ہوگی کہ ان میں سے کوئی چیز اس طرح سامنے نہ آئے جس سے نقصان پہنچ سکتا ہو لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں

کہ اس معاملے پر صرف Parliament میں بحث ہی نہیں بلکہ تمام اہم سیاسی پارٹیوں کو اعتماد میں لے کر حکومت کو closed door consultation بھی کرنا چاہیے - اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہ قومی نہیں بین الاقوامی مسئلہ ہے اس لئے ہم نے اس پر کھل کر بات کرنی ہے -

جناب والا! وقت کی تحدید کی بناء پر میں مجبور ہوں کہ صرف اشارات میں بات کروں لیکن میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کے جو مختلف پہلو ہیں وہ ضرور اس ایوان کے اور پوری قوم کے سامنے رکھوں - مجھے رضا ربانی صاحب کے سوالات سے اتفاق ہے - انہوں نے بڑی محنت کرکے بڑے صحیح سوالات مرتب کئے ہیں اور حکومت کو ان کا جواب دینا چاہیے - اس لئے میں ان کو touch نہیں کروں گا - ان کی تائید کرتا ہوں اور جس contradiction کا اور mismanagement کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور Parliament کو جس طرح bypass کیا گیا ہے، وہ سب قابل گرفت ہیں اور ان پر ہم اپنے احتجاج کو ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں- اس کے ساتھ مجھے خوشی ہے کہ آج کم ازکم آپ نے اور Leader of the House نے تعاون کیا کہ Rules suspend کرکے ہم اس موضوع پر بات کر سکیں -

جناب والا! پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معاملہ محض چار فروری کا نہیں بلکہ آپ یہ دیکھئیے کہ کس طرح 2001ء میں ڈاکٹر اے کیو خان کو ان کے اس منصب سے فارغ کرکے ایک صرف نمائشی حیثیت Adviser کی دی گئی - یہ پہلا signal تھا کہ ہوا کا رخ کیا ہے اور 9/11 کا معاملہ صرف یہی نہیں ہے کہ ہم نے اپنے ائرپورٹ، اپنی زمینیں اور اپنی فضائیں امریکہ کے لئے کھول دی ہیں بلکہ امریکہ Nuclear کے بارے میں جو ہم سے کھلوانا چاہتا ہے یا جہاں نے جانا چاہتا ہے اس کا دروازہ کھل گیا - جناب، آپ کو یاد ہوگا کہ جب یہ debriefing کا معاملہ شروع ہوا، یہ debriefing کیا چیز ہے - debriefing جہاں تک مجھے معلوم ہے صرف spies کی ہوتی ہے لیکن ہم نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے اپنے محسنوں کے لئے، اس ملک کی سلامتی اور sovereignty اور اس کے دفاع کو ہر قیمت پر قربانی دے کر موثر بنانے کے لئے اور یہ کام بھی ہم نے بالاقساط کیا - پہلے دو کو اٹھایا اور کہا کہ اے کیو خان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - اسی ایوان میں کہا گیا کہ کوئی ان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا- پھر اوروں کو لیا

گیا اور بالآخر پھر جس شخص کا اس ملک پر سب سے بڑا احسان اور جس نے اس کے لئے بڑیقربانیاں دیں - اس کو بھی نشانہ بنایا گیا اور نہایت ہی اہانت کے ساتھ ' نہایت ہی ذلت آمیز طریقے سے تو یہ پورے کے پورے sequences ہیں - اس لئے اس کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے - اور یہ ایک بڑے کھیل کا حصہ ہیں - یہ محض ڈرامے کا ایک ایکٹ نہیں ہے - چند ایکٹ ہوئے ہیں اور جتنے ایکٹ مزید ہونے والے ہیں ان کے لئے میں warn کرنا چاہتا ہوں اور یہ مسئلہ اپوزیشن اور حکومت کا بھی نہیں ہے - میں کہتا ہوں کہ حکومت ' فوج ' پارلیمنٹ ہم سب کا مشترک معاملہ ہے - اس ملک کا تحفظ اور اس کے nuclear deterrence کا تحفظ ہی نہیں اس کی ترقی ' اس لئے کہ deterrence ایک static concept نہیں ہے - ایک dynamic concept ہے - اس کو حالات کی مناسبت سے review کرنا پڑتا ہے ' revise کرنا پڑتا ہے - اس کے لئے R and D ضروری ہے - اس کے لئے Scientists کا تعاون ضروری ہے ' اس کے لئے وسائل ضروری ہیں اور اس کے لئے وہ تمام طریقے اختیارکرنا ضروری ہیں جو دنیا کی پابندیوں کے باوجود ہمیں اپنی آزادی ' اپنی sovereignty ' اپنی سلامتی کے تحفظ کے لئے ہم نے ماضی میں بھی کئے ہیں اور آئندہ بھی کرنے پڑیں گے - issue بہت بڑا ہے -

دوسری بات جناب والا ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا امریکہ کی نگاہ میں اصل issue کسی خاص ادارے میں corruption کا ہے ؟ ٹھیک ہے corruption ایک الگ چیز ہے - اور کرنے والے کوئی بھی ہوں ' خواہ اے کیو خان ہوں ' آپ ہوں ' میں ہوں یا جنرل مشرف ہوں - قانون سب کے لئے ہے - ضابطہ ہر ایک کے لئے ہے - لیکن وہ ایک الگ issue ہے - اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یہ corruption کا issue تھا تو میری نگاہ میں اس جیسا نحیف کوئی اور نہیں ہو سکتا - کیا امریکہ پاکستان سے corruption ختم کرنا چاہتا ہے یا corruption پھیلانا چاہتاہے ؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ امریکہ نے ایک وزیر اعظم کو سوملین ڈالر کا ذاتی تحفہ دینے کا وعدہ کیا کہ تم test نہ کرو - یہ کرپشن نہیں ہے ؟ امریکہ میں کرپشن نہیں ہے ؟ کہاں کرپشن نہیں ہے ؟ issue corruption کا نہیں ہے -

جہاں تک مالی فوائد کا تعلق ہے - میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بڑی زیادتی اور بڑا ظلم ہے - کسی کے پاس چار مکان اگر یہاں ہیں ' تو کیا آپ بتائیں گے کہ کتنے سیاستدانوں کے پاس ' کتنے

جرنیلوں کے پاس ۰ اور کتنے دوسرے لوگوں کے پاس یہاں ایسے مکان موجود ہیں ؟ اور کیا اس کی بنیاد کے اوپر کسی شخص کو اس طریقے سے treat کریں گے ؟

جو شخص ایک بڑی تنخواہ باہر کی چھوڑ کرکے اپنی life کو ایک risk میں ڈال کر کے آپ کے اپنے ملک کو بچانے کے لئے آیا ۔ بلاشبہ ایک ٹیم کا حصہ ہے ۰ لیکن اس میں جو catalyst تھا وہ ڈاکٹر اے کیو خان ہے ۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ آپ ایک طرف اس کے منہ پر طمانچہ مارتے ہو ۰ اور ساتھ کہتے ہو میرا ! "ہیرو" بھی ہے ۔ یہ کوئی طریقہ ہے ؟ یہ issue corruption کا نہیں ۔ اسی طرح proliferation بھی نہیں ہے ۔ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ nuclear proliferation ہی آج تک دنیا میں امن کا ضامن رہا ہے ۔ سب سے پہلے جرمنی نے اس ٹیکنالوجی کو develop کیا ۔ امریکہ نے چوری چھپے pressurize کرکے ۰ پیسہ خرچ کرکے جرمن سائنٹسٹ کے ذریعے سے اس کام کو خریدا ۔ جب ایک سپرپاور کے ہاتھ یہ نیوکلیئر استعداد آئی ۔ تو روس نے proliferation کے ذریعے deterrence develop کی ۔ اس کے بعد کسی اور کو یہ ضرورت نہیں تھی۔ لیکن فرانس اور برطانیہ دونوں نے proliferation کا راستہ اختیار کیا ۔ پھر چین کو یہ راستہ اختیار کرنا پڑا ۔ جب انڈیا نے یہ راستہ اختیار کیا تو ہمارے لئے لازمی تھا کہ ہم کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا دوسری جنگ عظیم کے بعد تیسری جنگ سے محفوظ رہی ہے تو اس کی وجہ ایک ہے اور وہ ہے nuclear proliferation

NPT دراصل ایک سازش ہے کہ جن پانچ ممالک کو اس وقت ان کی نگاہ میں نیوکلیئر استعداد حاصل تھی ۔ وہ monopolize کرلیں اس ٹیکنالوجی کو ۰ اور کوئی ان کا challenger نہ ہو اور انہوں نے اس زمانے میں بھی انڈیا کو support کیا ۔ documentary evidence موجود ہیں کہ nuclear technology امریکہ سے اور فرانس سے انڈیا آئی ۰ اسرائیل کو دی ۔ openly کیا ،خفیہ کیا ، چوریاں کروائیں سارا ریکارڈ موجود ہے ۔ تو یہ کوئی proliferation issue نہیں اور آج بھی proliferation issue نہیں ۔ اس لئے کہ CTBT کو پہلے لایا گیا اور پھر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بعد امریکہ نے ratify نہیں کیا ۔ اور کیوں نہیں کیا ؟ اس لئے کہ وہ proliferation کر رہا ہے ۔ وہ اس کو اپنا حق سمجھتا ہے ۔ اس نے یہاں تک کہا ہے کہ ہم test بھی کریں گے ۰ برابر کر رہے ہیں ۔ اس نے mini nuclear بنائے ہیں ۔ تو یہ

proliferation issue نہیں ہے تو پھر issue کیا ہے؟ issue یہ ہے کہ پاکستان کے پاس، کسی مسلمان ملک کے پاس، کسی ایسے ملک کے پاس جو کل اپنے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی کردار ادا کر سکے اس کے پاس یہ صلاحیتیں نہ ہوں۔ مسئلہ A.Q.Khan نہیں ہے، مسئلہ آپ کی استعداد ہے اور اگر آپ issues کو confuse کررہے ہیں یا آپ اپنے آپ کو اور پوری قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں۔یہ proliferation issue ہے ہی نہیں پھر issue ہے کیا؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کی آزادی اور سلامتی کے تحفظ کے بارے میں موجودہ قیادت ناکام رہی ہے۔ آپ برابر بیرونی presssure کو submit کر رہے ہیں۔ 9/11 آج تک ایک معمہ ہے اور امریکہ اس کے سارے حقائق کو دنیا کے سامنے پیش کرنے یا دنیا کے سامنے لانے سے avoid کر رہا ہے، independent commission قائم نہیں کرنے دیا جا رہا ہے، Parliamentary Commission کو کام نہیں کرنے دیا جا رہا ہے، Intelligence Agencies کیا کر رہی ہیں اور کس طرح جھوٹ کی بنیاد پر دنیا کو terrorise کیا جا رہا ہے، یہ سب حقائق ہیں۔ ہم دراصل اسی کا ایک اکھاڑہ بنے ہوئے ہیں اور ہم نے ایک جو ہمالین غلطی کی ہے کہ آنکھیں بند کر کے 9/11 کے بعد yes کہتے رہے ہیں، اب اس کی سزا بھگت رہے ہیں اور ہم مسلسل دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں تو پہلا issue یہ ہے۔

جناب والا! دوسرا issue یہ ہے کہ اس پورے معاملے میں اگر کوئی حقیقت تھی اور یہ کوئی issue تھا تو اس کو handle کرنے کا ایک مہذب طریقہ ہوتا ہے، ایک قانونی طریقہ ہوتا ہے، ایک اخلاقی طریقہ ہوتا ہے۔ آپ غنڈوں کی طرح اٹھا کر لے جائیں، دو دو دن تک family کو پتا نہیں کہ کوئی کہاں گیا ہے اور یہ معزز اور مخلص افراد ہیں، یہ کوئی criminal نہیں ہیں۔ اس پورے کے پورے معاملے کو mismanage کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں بہت سی باتیں رضا ربانی صاحب نے کی ہیں میں ان کو repeat نہیں کرتا ہوں۔

جناب والا! میں تیسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں اور میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ جنرل پرویز مشرف صاحب نے کہا ہے اور کیا ہے اس کے نتیجے کے طور پر آپ کی nuclear deterrence کی capacity میں کم از کم 50% تک امریکہ وہ مقاصد حاصل کر

چکا ہے۔ کیا Scientists کا demoralization نہیں ہوا؟ جن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، کیا مثال آپ نے لوگوں کے سامنے قائم کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کس کیفیت سے لوگ گزر رہے ہیں، میرے پاس لوگ آتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں جو آپ سے نہیں کہہ سکتے، جو آپ کے اندر کی rivalries ہیں ان تمام نے کہاں لوگوں کو پہنچایا ہے۔ پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنی استعداد کیسے حاصل کی ہے، sanctions لگی ہوئی تھیں، ہم ایک nut and bolt نہیں رکھ سکتے تھے۔ ہم نے کس طرح حاصل کی ہے۔ covert activity کے ذریعے سے۔ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ آج آپ اس کو condemn کر رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسی نے ہم کو بچایا ہے اور آپ نے آج جو اقدام کیا ہے اس نام نہاد black market کے نام پر، وہ راستے بند ہو گئے ہیں۔ اپنی استعداد کو maintain کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ افرادکار کے اعتبار سے بھی، technology کے اعتبار سے بھی اور جو sophistication کی ضرورت ہے، آج ان معاملات پر satisfaction نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ماضی میں جو کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے کر لیا اور اب ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک continuous process ہے، آپ نے اس process کو subvert کر دیا ہے، آپ کی capacity اس میں کس طرح باقی رہ سکتی ہے R&D کس طرح suffer کر رہی ہے اور خصوصیت سے یعنی ------

Mr. Chirman: Four minutes left please.

پروفیسر خورشید احمد: جناب! میں اس کو مختصر کرتا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری nuclear deterrence بدقسمتی سے متاثر ہو چکی ہے اور اگر اب بھی ہم نے اس کو نہ سنبھالا اور پالیسی نہ بدلی تو مجھے ڈر ہے کہ جو امریکہ کا اصل مقصد ہے کہ nuclear roll back - اس کی طرف ہم جا رہے ہیں، اسے ہم نے روکنا ہے۔

جناب والا! میں چوتھی بات اختصار کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس پورے اقدام سے ایک بڑا monster stroke بدقسمتی سے جو امریکہ نے کیا ہے اور جس میں ہم شریک ہوئے ہیں وہ یہ ہے کہ پاکستان کو ایک irresponsible state، ایک ایسی state کہ جس کی leadership divided ہے، جس میں nuclear نظام کے بارے میں بھی کچھ پتا نہیں ہے کہ command

structure کیا تھا۔ حالانکہ ہمارا nuclear doctrine پرویز مشرف نے نہیں بنایا ہے' یہ اس سے پہلے بنا ہے۔ Command Control System اس سے پہلے بنا ہے۔ اور یہ بات کوئی بھی شخص اپنی ذاتی مرضی سے جو چاہے کرے' جس طرح چاہے کرے' C130 میں بھی وہ سامان لے کر کہیں چلا جائے۔ یہ سب آپ سے آپ ہو سکتا ہے یعنی آپ نے خود اپنے اعترافات سے پاکستان کے ایک irresponsible state ہونے کا message دیا ہے جو پاکستان پر ضرب کاری ہے' آپ کو شرم آنی چاہیے کہ کس طرح دشمن جو بات کہتا تھا' دشمن کی بات کو آپ آج اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں۔

جناب والا! میں پانچویں چیز جو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے پاکستان اورمسلم ممالک کے تعلقات خراب ہوئے ہیں۔ ایران اور لیبیا۔ یہ دو ممالک جو موٹے موٹے سامنے آ رہے ہیں لیکن اور بھی بہت سارے ہیں۔ جس کسی نے بھی آپ سے جس معاملے میں بھی تعاون کیا اور جن حالات میں بھی کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ overt اور covert دو چیزیں ہمیشہ ساتھ ہوتی ہیں لیکن اب اس کے نتیجے کے طور پر جو ہمارا اعتماد کا تعلق تھا۔ جو ہمارا تعاون تھا وہ متاثر ہوا ہے۔ اور پھرمسلم ممالک کی نہیں بلکہ چین، چین سے ہماری دوستی ایک strategic دوستی ہے۔ چین سے ہمارا تعاون ایک strategic تعاون ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ تازہ ترین جو چیزیں آ رہی ہیں۔ پہلے ایران کو لایا گیا' پھر لیبیا کو لایا گیا' پھر شمالی کوریا' اب چین آ گیا ہے۔ تو یہ سارے کا سارا معاملہ ہے ہمارے تمام تعلقات کو ختم کرنا اور ہمیں isolate کر دینا۔

جناب والا! ساتویں چیز جو اس سے نکل رہی ہے وہ یہ ہے کہ فوجی قیادت اورعوام کے درمیان بے اعتمادی ہو۔ اے کیو خان اور سائنسدان قوم کے ہیرو ہیں۔ قوم کے محسن ہیں۔ آج تک vision یہ تھا کہ سائنسدان' اے کیو خان اور فوجی قیادت ساتھ ہیں اور سب احترام کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے لیکن آج آپ نے ان دونوں کے درمیان ایک clash پیدا کرکے پوری قوم کے سامنے اس کو بانٹ دیا ہے اور مزیدتباہی کے راستے کے اوپر آپ لے کے جا رہے ہیں۔ آج کے بعد میری نگاہ میں جناب والا یہ ہے-----

Mr. Chairman: Please try to conclude.

پروفیسر خورشید احمد: میں بس ختم کرتا ہوں۔ آج کے بعد میری نگاہ میں یہ ہے کہ یہ issue اب امریکہ کے انتخاب کا ایک local issue بن رہا ہے۔ جو تقریر ابھی بش نے کی اس نے اپنی تقریر میں اے کیو خان کے بارے میں ۴۵ سطریں ارشاد فرمائی ہیں۔ جو اس سے پہلے کبھی ایک لفظ بھی نہیں کہا کرتے تھے۔ اسے جو مار پڑ رہی ہے افغانستان میں اور عراق میں۔ اس کا جھوٹ جس طریقے سے اب کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت معاملہ پڑا ہے کہ عراق پر فوج کشی جن وجوہ کی بناء پر کی گئی تھی وہ سب غلط تھیں۔ سینیٹ نے خود ہی یہ کہا ہے کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ تو اب اے کیو خان issue بن رہا ہے۔ تو یہ آٹھ اس کے پہلو ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اب جناب والا! اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ یہ ایک national issue ہے۔ پوری قوم ایک national trauma میں مبتلا ہے۔ خدا کے لئے اس کے اوپر don't sit idle اور نہ اسے آپ bypass کر سکتے ہیں۔ We have to face it. We have to face this squarely. اس کا راستہ پھر میری نگاہ میں یہی ہے کہ ہمیں جس کی سمجھ نہیں آئی کہ اس ملک کے سارے مسائل کی بنیادی وجہ ایک فرد کا decision making ہے۔ جب تک institutions فیصلے نہیں کریں گے۔ مشاورت کے نظام کو قائم نہیں کیا جائے گا اور سب کو ساتھ ملا کر قومی معاملات کو طے نہیں کیا جائے گا یہی ہوگا۔ خدا کے لئے آنکھیں کھولیئے۔ 9/11 کے بعد آپ نے یہ کیا۔ اس کے بعد آپ برابر یہ کر رہے ہیں اور یہ climax ہے اس پورے crisis کو لانے کا۔ تو پہلی چیز institutions کو مستحکم کرنا اور institutions کو آزاد کرانا۔ ایک ضروری چیز یہ ہے۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

پروفیسر خورشید احمد: جی۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس وقت حکومت اور اپوزیشن کے درمیان national consensus کی ضرورت ہے۔ اور وہ اپوزیشن جو ملک میں ہے اور ملک کے باہر ہے، یہ وقت ہے کہ initiatives لیجیئے۔ ہم سب مل کر کے بیٹھیں۔ بابر صاحب نے کہا کہ ان کے پاس بہت سی ایسی معلومات ہیں جو یہاں پر discuss نہیں کر سکتے۔ میرے پاس بھی

ایسی معلومات ہیں لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر کے بیٹھیں اور اس national consensus کو پیدا کریں۔ یہی national consensus آپ کا اصل دفاع ہے۔ آپ کا دفاع یہ نہیں ہے کہ آپ بش کی ہاں میں ہاں ملائے چلے جائیں۔ beating about the bush is not the right course اپنی قوم کے اوپر اعتماد کیجیئے۔ قوم کے اندر جذبہ پیدا کیجیئے۔ یہ آپ کا دفاع ہو گا۔

تیسری چیز جناب والا پھر یہ ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم foreign policy پر review کریں۔ ہم اپنے لئے نئی space پیدا کریں۔ enough is enough امریکہ کو یہ message اب چلے جانا چاہیے کہ جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ یہ قوم اپنے نظریے، اپنی values اور اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے خود دفاع کرے گی۔ آپ کی چاکری اور آپ کی حاشیہ برداری نہیں کرے گی۔ ہم نہیں کہتے کہ آپ کسی سے لڑیئے لیکن ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ اپنے تحفظ کے لئے foreign policy کو independence, new space دینا بڑا ضروری ہے اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ امریکہ کی hegemonistic اور intrusive policy اور جناب والا! میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ New York Times نے جو رپورٹ ابھی دی ہے اس کے اندر صاف یہ چیز موجود ہے اور بش نے جو ڈیفنس یونیورسٹی میں تقریر کی ہے اسے غور سے پڑھیئے۔ اس میں اس نے کہا ہے کہ عبدالقدیر خان ہی نہیں، صرف information ہی نہیں، we will search those laboratories and will close down those laboratories یہ الفاظ اس نے استعمال کئے ہیں - اس نے کہا ہے کہ ہم ان ممالک کی capability ختم کر دیں گے اور ہم ان پر pre-emptive check کریں گے۔ وہ ایسا کریں یا نہ کریں، یہ الگ بات ہے لیکن یہ ان کے عزائم ہیں۔ ہمیں اس سے سبق لینا چاہیے، اپنا دفاع کرنا چاہیے اور تیاری کرنی چاہیے۔ امریکہ کی influencing policy ہے، امریکہ کی hegemonistic policy ہے ۔تاہم ہم نے کسی بھی N.P.T جیسے معاہدے پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ ہماری کوئی legal ذمہ داری نہیں ہے ۔

جناب والا! آخری بات اس سلسلے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی پالیسی جو خوف کی بنیاد پر ہو--- آپ امریکہ سے خائف ہیں کہ وہ یہ کر دے گا اور وہ کر دے گا، ٹھیک ہے کہ اس نے کہا تھا کہ ہم سبق سکھا دیں گے لیکن افغانستان میں آنے کے بعد آج امریکہ کس مشکل

میں گرفتار ہے۔ عراق میں کیا صورت حال پیدا ہو رہی ہے؛ resistance کس طرح بڑھ رہی ہے۔ میں آپ سے یقین سے کہتا ہوں کہ امریکہ اس دلدل میں پھنس گیا ہے اور اب کسی ملک پر 9/11 repeat نہیں ہو سکتا ہے اور پاکستان کوئی banana state نہیں ہے۔ آپ ایمان کا مظاہرہ کیجیئے۔ حکمت کا مظاہرہ کیجیئے ۔ قوم کو ساتھ لیجیئے ۔ ایک realistic stand لیجیئے اور resist کیجیئے۔ آج اس ملک کی آزادی کا تحفظ ' اس کی سلامتی کا تحفظ ' اس کے nuclear deterrence کا تحفظ ہمارا اصل مسئلہ ہے اور اس میں امریکہ ہمارا دوست نہیں ہے' جس طرح nuclear استعداد پیدا کرنے میں نہیں تھا۔ کیسنجر نے بھٹو صاحب کو threat کیا تھا اور بش ہمیں threat کر رہا ہے۔scenario وہی ہے۔ راستہ بھی ایک ہی ہے ۔جس طرح ہم نے کیسنجر کی threat کو قبول نہیں کیا تھا اور resist کیا تھا اور الحمدللہ nuclear deterrence حاصل کی۔ ہم اس کا دفاع بھی اس طرح سے کر سکتے ہیں اور اگر یہ جرنیل دفاع نہیں کرسکتے تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دفاع ہماری قوم کر سکتی ہے اور قوم کرے گی۔ جو اس کی راہ میں حائل ہوگا وہ خس و خاشاک کی طرح مٹ جائے گا ' بہہ جائے گا۔وہ باقی نہیں رہ سکتا۔اس میں پوری پارلیمنٹ ' پوری قوم اور تمام پارٹیوں کو مل کر یہ کام سر انجام دینا ہے۔ یہ ہے وہ راستہ جس پر ہم چل کر اس دلدل اور اس آزمائش سے نکل سکتے ہیں۔ خدا کے لئے اسے آپ ایک personal issue نہ بنائیں بلکہ آپ کوشش کریں کہ national consensus پیدا کیا جائے اور امریکہ کے عزائم کو ہم سمجھیں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

پروفیسر خورشید احمد: اپنے دفاع کا انتظام کریں۔ پاکستان کو بچانے اور قائد اعظم کے vision کے مطابق اسے آگے لے کر چلنے کا یہی راستہ ہے۔و آخرو دعونا ان الحمد لله رب العالمین۔

جناب چیئرمین : مولانا گل نصیب صاحب۔

مولانا گل نصیب خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔(عربی)

شکریہ جناب چیئرمین صاحب کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی قومی اور international موضوع پر اس معزز ایوان میں بات کرنے کی اجازت فرمائی۔ کسی ملک کی بقا کے لئے چند چیزوں کی بنیادی ضرورت ہوا کرتی ہے۔1۔ ملک کی سرحدوں کا تحفظ۔2۔ جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ 3۔ ملک کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ۔ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی خاطر اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ آپ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی خاطر ایسی قوت حاصل کرو کہ جس سے آپ اپنے ملک کا دفاع کرسکیں اور دوسرے ملک کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کی خاطر آپ قوم کے اندرعلم کے ذریعہ سے ایسے ادارے ایسے علمی مجالس قائم کریں جس سے ملک کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ بھی ممکن ہو سکے۔

جناب چیئرمین صاحب ! اس ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی خاطر اس ملک کے جوہری سائنسدانوں نے جو قربانی دی ہے اور پوری قوم نے ان کے لئے جو ماحول فراہم کیا، جو تعاون کیا ہے، وہ سب پر واضح ہے ۔ آج میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ جوہری سائنسدانوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے یہ بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل ہو رہی ہے ۔ اس ایجنڈے کی ابتدائی کڑیاں آپ دیکھیں اور آپ نظر دوڑائیں تو اس بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل پر سب سے پہلے مسلم ممالک چلے آ رہے ہیں ۔ افغانستان کے بارے میں، عراق کے بارے میں، لیبیا کے بارے میں، ایران کے بارے میں عالمی سامراج کا جو ایجنڈا ہے، جس کی تکمیل ہو رہی ہے ۔اسی ایجنڈے پر مسلم ممالک ہیں۔ اگر ہم اس ایجنڈے کی تکمیل میں افغانستان میں ان کا ساتھ نہ دیتے، عراق کے معاملے میں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے بارے میں جو کچھ ہو رہا تھا ہم ساتھ نہ دیتے ۔ تو آج اس ایجنڈے کی تکمیل میں ہمارا نمبر بھی نہ آتا۔میں سمجھ رہا ہوں کہ اس وقت ملک جن مشکلات سے گزر رہا ہے اس کے لیے پہلے جن حضرات نے نکتے اٹھائے ہیں ان ہی نکات پر غور کیا جائے اور ملک کو کسی خاص طبقے کے حوالے نہ کیا جائے ۔ان اداروں یعنی قومی اسمبلی اور سینیٹ کو پہلے اعتماد میں لیا جاتا تو آج ہم اس پر افسوس نہ کرتے بلکہ مشورہ دے کر ہم اعتماد کے ساتھ بات کرتے لیکن اگر آج بھی حکمران طبقہ سوچ لے کہ ہم بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل نہیں چاہتے اور ہم اس ایجنڈے کو توڑ دینا چاہتے ہیں اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ اور جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ خود اپنے ہاتھوں کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم علم پر پابندی کے لیے دنیا کے یہ

قاعدے اور ضابطے نہیں مان سکتے کہ آپ علم منتقل نہ کریں۔ اگر علم کے انتقال پر پابندی ہے تو پھر اسرائیل پر بھی پابندی ہونی چاہیے کہ اس کے پاس کیوں علم ہے ۔ٹیکنالوجی کا علم ان کو کیوں دیا جا رہا ہے ۔ صرف امت مسلمہ کو نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔لہذا ہمارا ہمیشہ قومی اور جماعتی موقف یہی رہا ہے کہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ کرنے والوں کو باعزت رکھا جائے اور ملک کے نظریات کے تحفظ کے لیے جو ادارے قائم ہیں ان کو بھی تحفظ دیا جائے۔ جناب چیئرمین صاحب! جب تک اس مسئلے کو قومی اسمبلی اور سینیٹ کے floor پر نہ لایا جائے اور بین الاقوامی ایجنڈے کی وضاحت نہ کی جائے ' اس وقت تک اس مسئلے کا بنیادی حل ممکن نہیں ہے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ' سردار مہتاب احمد صاحب ۔

سردار مہتاب احمد خان : جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس نہایت اہم ' حساس اور قومی معاملے پر بات کرنے کا مجھے موقع دیا۔ جناب چیئرمین! ابھی وزیر اطلاعات صاحب فرما رہے تھے کہ یہ نہایت حساس معاملہ ہے اور اس پر اس ایوان کو بہت سنجیدگی سے گفتگو کرنی ہے اور کچھ نازک معاملات کو نہ چھیڑا جائے ۔ ان کی یہ بات اس حد تک درست ہے کہ یہ معاملہ نہایت حساس ہے اور قومی سلامتی سے متعلق ہے لیکن اس کے باوجود سب سے تکلیف دہ اور دکھ والی بات یہ ہے کہ حکومت اور حکومتی کارندوں نے اس معاملے کو جس طرح غیر ذمہ داری سے اچھالا ' جس انداز سے اس کو نمٹانے کی انہوں نے کوشش کی وہ نہ صرف تشویشناک ہے بلکہ یہ معاملہ ابھی تک مزید الجھتا ہی جا رہا ہے اور خدا جانے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے لئے کیا مصیبت آنے والی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کسی ملک کے مقتدر چند افراد اس کے قومی معاملات پر آپس میں بیٹھ کر فیصلے کریں اور وہ پارلیمنٹ کو اور اس ملک کے عوام کو اس قابل نہ سمجھیں کہ انہیں اعتماد میں لیا جائے تو یقینی طور پر ایسے فیصلے ہوں گے جن سے پوری قوم نہ صرف ایک تکلیف دہ عذاب سے گزرے گی بلکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس تکلیف سے گزریں گی ۔ یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ اس حساس معاملے پر اس پارلیمنٹ کو اعتماد

میں نہیں لیا گیا۔ میرے دوست رضا ربانی صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب نے نہایت اہم pertinent questions raise کئے ہیں اور ابھی جناب فرحت اللہ بابر صاحب نے بھی کہا کہ یہ معاملہ وہ زیر بحث لانا چاہتے ہیں اور ان کے پاس کچھ اہم اطلاعات ہیں، کچھ informations ہیں، کچھ ایسے dossiers ہیں جنہیں شاید کھلے عام پیش نہ کیا جا سکے، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ہم اس حساس معاملے پر ایسا طریقہ اختیار کریں کہ جس سے نہ صرف اس معاملے پر کھل کر بات ہو سکے بلکہ اس معاملے میں حکومت کی امداد کرنے کے بارے میں بھی سوچا جائے۔ میں آپ کو یقین سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات اب طے شدہ ہے اور یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ بارہ اکتوبر 1999 کو جب جنرل مشرف نے اس ملک میں ایک منتخب حکومت کو ختم کیا تو وہ دراصل اس بات کی ابتداء تھی کہ اس region میں آنے والے وقت میں پاکستان کو وہ کردار ادا کرنا ہے جو امریکہ ہم سے چاہتا ہے اور اس میں افغانستان، کشمیر پر U turn، قبائلی علاقہ جات اور ہمارا nuclear programme شامل ہے۔ یہ دراصل American agenda ہے جس کو بدقسمتی سے ہماری حکومت آگے چلائے جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک حقیقت ہے کہ 1971 کے بعد جب پاکستان بھارت سے فوجی شکست کھا گیا تھا، جب قوم کا اعتماد تباہ ہو چکا تھا، تو اس وقت کے سیاسی لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے اس کو بحال کرنے کے لئے پاکستان کا ایٹمی پروگرام شروع کیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کو اس کی سزا بھی بھگتنی پڑی لیکن یہ بات بھی ہمیں ماننی پڑے گی کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ہر آنے والے وقت میں پاکستان کی سلامتی کا بنیادی پتھر سمجھا جاتا رہا۔ ہمارے دشمن کے مقابلے پر اگر کوئی sense of security ہے تو وہ پاکستان کا nuclear deterrent programme ہے اور پچھلے دس پندرہ سالوں میں جب بھی ہمارے دشمن کو ہمیں دبانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے ساتھ ساتھ ہماری طرف سے یہ جواب بلاشبہ دیا جاتا رہا کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے اور وہ اس کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا لیکن یہ بہت تشویشناک بات ہے کہ پاکستان کی حکومت نے اور جنرل مشرف اور اس کی ٹیم نے خود اس معاملے میں--- میں سمجھتا ہوں کہ 2001 میں جب سے ڈاکٹر قدیر خان کو ان کے اصل مقام سے ہٹا کر ایک نمائشی عہدے پر رکھا گیا، یہ دراصل اس وقت شروعات تھیں کہ اب پاکستان کا ایٹمی پروگرام

خطرے میں ہے اور جس انداز سے ڈاکٹر قدیر اور ان کے ساتھیوں کو جنہوں نے اس قوم پر بڑا احسان کیا ہے اور وہ محسن ہیں اس قوم کے اور ان کے اوپر جو الزام تراشیاں ہیں یقین کریں کہ لوگ آج بھی الزام تراشیوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر پاکستان کی عوام کو کسی نے، کسی ایک فرد یا اس کی ٹیم یا کسی ایک ادارے نے اعتماد دیا ہے تو وہ ڈاکٹر قدیر اور ان کے ساتھی ہیں اور یہ بات کہ جس طریقے سے ان کو ٹیلویژن کے اوپر لا کر ان کی پوری قوم کے سامنے تذلیل کی گئی اور جس انداز سے اس معاملے کو پیش کیا گیا' اس میں ایران' لیبیا اور North Korea جیسے ممالک جن سے ہمارے بڑے قریبی تعلقات تھے اور آج جیسے واشنگٹن پوسٹ میں اس بات کی خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ نے اس سارے nuclear proliferation کا جو so-called issue ہے' اس پر انھوں نے چین کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو در اصل اس کے دوستوں سے' اس کے ہمدردوں سے اور اس کے شراکت داروں سے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ ہمارے حکمران خود وہ کام کرنا چاہ رہے ہیں جو امریکہ ہم سے چاہتا ہے۔

یہ بات اس لئے بھی تشویشناک ہے کہ گزشتہ سارک کانفرنس کے بعد جس طرح جنرل مشرف نے اور دیگر وزراء نے اس بات کو کھلے عام کہا کہ وہ کشمیر کے issue پر اب وہ United Nations کی Resolutions کے اوپر بات کرنا' شاید اب وقت گزر چکا ہے اور ہمیں کوئی نئی بات کرنی ہو گی۔ ہمیں کوئی نیا حل تلاش کرنا ہو گا۔ اگر ہم کشمیر کے issue پر U turn لیتے ہیں اور جیسے ہم لے چکے ہیں اس کا سراسر فائدہ جو ہے وہ ہندوستان کو ملتا ہے اور آپ نے دیکھا کہ ہندوستان کے وزیراعظم نے پاکستان سے جاتے ہی انھوں نے elections کو جلدی call کر لیا اور اسی طرح جو nuclear issue ہے اس پر مجھے یہ لگتا ہے کہ جارج بش کو جو اس سال وہ انتخابات لڑنے جا رہے ہیں' یہ ان کو ایک اور election campaign کے لئے مرکزی نکتہ مہیا کیا جا رہا ہے کیونکہ آج امریکی عوام بھی اور ساری دنیا اس بات سے واقف ہے اور وہ آگاہ ہو چکے ہیں کہ امریکہ کی حکومت اور اس کی CIA نے غلط اطلاعات کی بنیاد پر عراق کے اندر تباہی مچائی ہے۔ آج ساری امریکی قوم اس کو ناقابل اعتماد سمجھتی ہے اور ان کی یہ تمام اطلاعات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ امریکی صدر اور اس کی ساری ٹیم غلط اطلاعات پر مبنی' دنیا کو

pre-emptive actions کے ذریعے زیر کرنا چاہتی ہے۔ وہ زیر کر چکی ہے لیکن اس issue کے اوپر جیسے میں نے پہلے کہا کہ ہم اپنی حکومت کو اس بات پر یقین دلانا چاہتے ہیں کہ nuclear issue ہماری قومی سلامتی کا اہم ترین issue ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس issue کو مل بیٹھ کر کسی divide کے بغیر متفقہ طور پر ہم shield provide کر سکتے ہیں تاکہ وہ امریکی dictates کو مسترد کر سکیں۔ یہ جنرل مشرف کے لئے بھی فائدہ مند ہے اور اس ساری قوم کے لئے فائدہ مند ہے، تو یہ پارلیمنٹ اس معاملے میں اتفاق رائے پیدا کرے اور حکومت کو کوئی ایسی shield دے سکے جو اس ملک کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔

جناب والا! اس بارے میں ایک اور چیز کی بھی بہت ضرورت ہے کہ ہم اس قوم کا اعتماد جو shatter ہو چکا ہے، جو اس وقت ساری قوم کا اعتماد تباہ ہو چکا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔ یہ ساری قوم اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی کہ ہم اپنے nuclear programme کو کسی طریقے سے بھی امریکہ اور اس کے حواریوں کے حوالے کر دیں کیونکہ جو اطلاعات ہمیں مل رہی ہیں اور جس کے لئے خود امریکی بھی کہتے ہیں، چند دن قبل جیسے وہاں کے امریکی ٹیلیویژن پر CNBC پر روبرٹ اوکلے جو پاکستان میں سابق سفیر رہ چکے ہیں اور آج کل امریکہ کے کسی خاص پروگرام کا حصہ ہیں انہوں نے خود کہا ہے کہ ایک امریکہ اور پاکستان کی Joint Liaison Committee ہے وہ پاکستان کی موجودہ nuclear assets کی نگرانی کرتی ہے، اس کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ بڑی تشویشناک خبریں ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کا جو میزائل پروگرام ہے اس کے اوپر ایسے خصوصی codes لگائے گئے ہیں کہ جس سے پاکستان اپنی مرضی سے انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔ یہ دراصل اسی امریکی ایجنڈے کا حصہ ہے کہ ہم اپنے nuclear programme کو roll back کریں۔

اس سلسلے میں تجویز بھی پیش کرتا ہوں اور مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ ملک میں ایک Independent Commission تشکیل دیا جائے جو اس سارے معاملے کا بغور جائزہ لے اور جو کچھ اس سے قبل ہوا اور جو کچھ اس کے بعد ہونے والا ہے ان سب کو ہم perceive کر سکیں، ان کو دیکھ سکیں اور اس کے مطابق Independent Commission اس ساری controversy کو دیکھے اور اعتماد کی بحالی کے لئے recommendations دے اور اس کی report Parliament

کے سامنے بھی پیش کرے۔ یہ Joint Commission neutral لوگوں پر مشتمل ہو، independent لوگوں پر مشتمل ہو اور صائب الرائے لوگ اس میں ہوں۔

اس سلسلے میں جناب چیئرمین! پارلیمنٹ کے اندر جو منتخب سیاسی جماعتیں ہیں ان کے leaders سے بھی consultation کی جانی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ جو دوسرا مطالبہ پروفیسر خورشید صاحب نے کیا ہے اس کی بھی ہم تائید کرتے ہیں کہ تمام political leadership اور popular leadership، جن میں جناب نواز شریف بھی شامل ہیں اور محترمہ بینظیر بھی جن کو حکومت نے اس ملک کے معاملات سے دور رکھ کر ایک ہیجان میں مبتلا کردیا ہے۔ اس ملک کے لوگوں کو اپنے مستقبل سے مایوس کردیا ہے۔ میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کو واپس اس ملک میں لایا جائے، ان کو آنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اس معاملے پر اپنی قوم کو اعتماد میں لے سکیں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سردار مہتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہ حقیقت ہے اور اس بات سے بھی ہمیں انکار نہیں ہے کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا حصہ بن چکا ہے کہ جب بھی ہماری political leadership کو، جب بھی اس ملک کے سیاسی نظام کو لپیٹ کر Dictators نے اس ملک پر قبضہ کیا پاکستان پے در پے مصیبتوں میں مبتلا ہوا۔ آج بھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص چاہے وہ جنرل مشرف ہو یا کوئی بھی ہو اس کی زندگی کتنی ہوگی لیکن اس پاکستان کی زندگی، ہماری خواہش ہے، کہ اس کی زندگی طویل ترین ہو اور کسی ایک فرد کو صرف اپنے آپ کو اقتدار میں قائم رکھنے کے لئے اپنی حکومت کو مستحکم بنانے کے لئے امریکہ یا کسی دوسری حکومت کا آلہ کار بننے کی کوشش قطعاً نہیں کرنی چاہیے۔ پاکستان ہماری پناہ گاہ ہے یہی ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کی پناہ گاہ ہے اور اس کو ہمیں بچانا ہے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس وقت ضروری ہوچکا ہے کہ ایک فرد واحد اپنے اقتدار کی زندگی کو طول دینے کی بجائے اس ملک کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین! اس بارے میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ discussion اگر in camera

ہو اس کی انتہائی ضرورت ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں یہ معاملہ ختم نہیں ہوا۔ ابھی تک International Atomic Energy Agency کے جو سربراہ ہیں اور امریکی حکومت ہے اس طرح دوسرے ممالک بھی، پاکستان نے جتنی بھی investigation اس معاملے پر، ڈاکٹر قدیر اور ان کے ساتھیوں کے معاملے پر خود کی ہے ان کو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کسی ایسے international agreement کا حصہ نہیں ہے کہ جس میں یہ اپنی information کو pass on کرسکے یا exchange کرسکے کیونکہ اس کے مقابلے پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسرائیل اسی دنیا میں ایک ایسی nuclear power ہے جس کو امریکہ اور اس کے حواری آج بھی protect کرنا چاہتے ہیں اور-----

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سردار مہتاب احمد خان: اور یہ جو agency ہے IAEA اس میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ اسرائیل کی کسی قسم کی بھی pursuance کرسکے۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں اس بات کی تائید کرتے ہوئے کہ اس معاملے پر حکومت اور اپوزیشن دونوں مل کر سیر حاصل بحث کریں اور آئندہ آنے والے وقت کو ہم اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اور اپنی قومی سلامتی کے معاملات کو مستحکم کرنے کے لئے وہ تجاویز پیش کریں۔ وہ کسی فرد واحد کے لئے نہ ہو بلکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہوں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔ مہربانی کرکے وقت کا خیال رکھیں۔

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمان الرحیم، جناب چیئرمین صاحب، میں انتہائی اختصار کے ساتھ گزارش کروں گا۔ میرے محترم اراکین سینیٹ نے بڑے سیرحاصل طریقے سے بات کی ہے۔ یہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ ترین باب ہے۔ میرے خیال میں رہتی دنیا تک اسے دھویا جا سکے گا، نہ مٹایا جا سکے گا۔ سقراط کے ساتھ جوکچھ ہوا تھا آج تک دنیا اس قوم کا ذکر کر رہی ہے۔ جنہوں نے علم اور اس قوم پر احسانات کی پاداش میں ان کو تہہ خانوں میں ڈالا، نظربند کیا، پھر آخر میں زہر کا پیالہ پلایا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک وقتی مسئلہ نہیں ہے جیسے ہمارے محترم حضرات نے اشارہ کیا۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آج بھی ہم اس پر بند باندھ سکیں اور اس کو روک سکیں تو یہ ہماری اپنی آزادی، قوم و ملک کی سالمیت کے ساتھ احسان ہوگا۔ میں

سمجھتا ہوں کہ بہت پہلے سے غیر اسلامی قوتیں یہ برداشت نہیں کر رہی تھیں کہ کسی اسلامی ملک کے پاس جوہری توانائی کی قوت آجائے۔ پہلے ہی دن سے امریکہ اور اس کے حواری ہرگز برداشت نہیں کرسکے کہ پاکستان ایٹمی قوت بنے۔ قدرت نے افغانستان میں ایسے حالات پیدا کئے کہ روس کے ساتھ سب جنگ میں لگ گئے اور پاکستان اس کی فرنٹ لائن میں تھا۔ اس وقت امریکہ مجبوراً ان حالات کے وجہ سے پاکستان کے بارے میں جو کچھ بھی اس کو معلوم ہو رہا تھا وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس سے چشم پوشی کر رہا تھا۔ سویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد مسلسل اس نے دباؤ ڈالنا شروع کیا، ابھی ہم نے دھماکہ نہیں کیا تھا کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلے اٹھائے گئے، قریب تھا کہ پارلیمنٹ اس کو پاس کرے۔ پوری قوم نے ایک آواز ہو کر اس کو مسترد کیا۔ الحمد اللہ ہم اس پر دستخط سے بچ گئے۔ اس کے بعد دھماکے کا وقت آیا تو کلنٹن خود بار بار ہر طریقے سے دباؤ ڈال رہا تھا کہ یہ سلسلہ آگے نہ چلے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کی حکومت نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور دھماکہ ہو گیا۔ اللہ نے ہمیں یہ نعمت دی تھی، یہ ہماری اہلیت سے زیادہ اللہ کا احسان تھا کہ امت مسلمہ کو بھی ایک ایٹم بم مل گیا۔ دھماکے کے فوراً بعد اس کو اسلامی بم کا نام دیا گیا۔ اس سے پہلے عیسائی بم نہیں تھا۔ امریکہ کا بم جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی کو تباہ کیا تھا۔ ہندوستان نے بم بنایا اس کو ہندو بم نہیں کہا گیا۔ اسرائیل کو بم بنا کر دیا گیا، مسلح کیا گیا، ساری جوہری صلاحیتیں وہاں پر پہنچائی گئیں اس کو یہودی بم نہیں بنایا گیا۔ چین کے بم کو بدھ مت بم نہیں کہا گیا۔ روس کے بم کو کمیونسٹ بم نہیں کہا گیا۔ حالانکہ بم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے لیکن جب یہ بم بنا تو پوری دنیا میں طوفان اٹھا کہ یہ بم اسلامی بم ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے پندرہ سال سے وہ سمجھ رہے ہیں اور یہ ساری چیزیں اس کے علم میں ہیں وہ مجبوراً حالات کی وجہ سے خاموش رہا۔ اپنے لئے سازگار ماحول پاکستان میں دیکھنا چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے گیارہ ستمبر کے بعد ہمارے ساتھ وہ ہوا جو عراق اور افغانستان کے ساتھ ہوا ہے وہ کھل کر دنیا کے سامنے ہے۔ دنیا اس کے اوپر احتجاج بھی کر رہی ہے اس کے کھنڈرات، ان کی لاشوں کو دیکھ رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عراق اور افغانستان سے زیادہ ہمارے ساتھ سب کچھ ہوا ہے۔ جس پر دنیا خاموش ہے۔ ہماری تباہی اور بربادی ان کی نظروں میں نہیں ہے۔ وہ ہماری چمکتی، زرق برق بلڈنگز کو دیکھ رہے ہیں، سڑکوں کو دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے پاکستان کو بچا لیا ہے۔ لیکن افغانستان اور عراق کا اب بھی سب کچھ بچا ہے، وہ آزادی، حمیت ہے، جذبہ جہاد ہے، ہمارے پاس یہ سب کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم غیر اعلانیہ عراق اور افغانستان کی طرح غلامی میں آ

گئے۔ ہمارے ائرپورٹ ان کے قبضے میں ہیں' ہمارے ہاں FBI دندناتی پھر رہی ہے۔ ہماری intelligence کے تبادلے ان کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہمارے دینی ادارے اور مساجد محفوظ نہیں ہیں۔ ہماری جہادی قوتیں تخریب کار اور دہشت گرد قرار دے دی گئی ہیں۔ ہمارے ایٹمی سائنسدانوں کے ساتھ بھی ایسا ہو رہا ہے۔ امریکہ سمجھ رہا تھا کہ یہ ایک ایسا سازگار ماحول ہے یعنی امریکہ کے نئے موسم بہار ہے پاکستان میں کہ جو کچھ بھی یہاں بونا چاہیں بو سکتے ہیں۔ وہ اس انتظار میں تھے۔ انہوں نے یہ وقت دیکھا کہ اب ایک ٹیلیفون پر ہمارا مدعا اور مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہوں جوہری قوت کے پھیلاؤ کا شور مچانا شروع کیا۔ یہ ایک منصوبہ ہے' ایک تمہید ہے اس جوہری قوت کو سلب کرنے کے لئے۔اس سے زیادہ مناسب موقع انہیں مل نہیں سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بہت بڑی زیادتی کی۔ اس مسئلے کو نہ ہم عدالت میں لے کر گئے' نہ پارلیمنٹ میں لائے' نہ جن پر الزام تھا ان کو قوم کے سامنے لایا گیا۔ ہم بار بار یہ کہہ رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر تڑپ رہے تھے کہ مجھے قوم کے سامنے بات کرنے دی جائے لیکن ہم نے ان کو قوم کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہیں دیا۔ نہ کسی عدالت میں اس نے اپنی صفائی پیش کی۔ جب مختلف طریقوں سے شاید یہ خطرہ ہو گیا کہ اب جرنیل بھی ملوث ہوں گے اور اس زمانے کی فوج بھی اس کی لپیٹ میں آئے گی تو پھر اسے قربانی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ یہ عید الضحٰی' قربانی کے دن تھے۔ ہم نے اپنے ہیرو کو قربان کر دیا۔ جس کی تلافی اب میرے خیال میں قیامت تک ہم نہیں کر سکتے۔

ہم science and technology پر تقریریں کرتے ہیں' اس پر زور دیتے ہیں اور مختلف قائم کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر عطاالرحمٰن کا شعبہ ہم نے قائم کیا ہے۔ ہر جگہ lecture ہوتا ہے۔ اب تو science and technology سے لوگ توبہ کریں گے اور اپنی اولاد کو وصیت کریں گے کہ خدا کے لئے اس جرم کا ارتکاب نہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے جو بھی ہوا ہے جیسے بھی ممکن ہو اس کی تلافی کریں۔ جنرل صاحب یہ بحران اگر اکیلے حل نہیں کر سکتے اور وہ مشکل حالات میں پھنسے ہوئے ہیں تو ہم سب ان کی مدد کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ قوم کی بقا کا مسئلہ ہے' پاکستان کی آزادی کا مسئلہ ہے۔ اخلاص سے سارے سیاستدانوں کو بٹھائیں' باہر جو ہیں انہیں بھی بلائیں اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھیں کہ بھئی اس دلدل سے ہم کیسے نکلیں گے۔ اس نے ثابت کیا کہ تمہارے پاس یہ چیز' یہ جوہری صلاحیت غیر محفوظ ہے' تم اس کے اہل نہیں ہو' تم corrupt ہو اور تمہاری حکومتیں بھی جو پچھلے پندرہ یا بیس سالوں میں جو رہیں وہ بھی

اس کا تحفظ نہیں کر سکیں۔ آج ہاتھ پکڑ لیا پھر بازو پکڑ لیا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کل پرسوں وہ گلے میں بھی ہاتھ ڈالیں گے۔ گلہ دبائیں گے کہ بھئی یہ طاقت ہمیں دے دو۔ تمہارے ہاتھ میں یہ محفوظ نہیں ہے۔ یہاں بنیاد پرستی ہے یہاں ----

جناب چیئرمین: اب ختم کریں۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! دو چیزیں ہماری بقا کا ذریعہ ہیں۔ امت مسلمہ کا ایک نظریہ، عقیدہ اور جذبہ جو پاکستان کی تخلیق کی بنیاد ہے اس پر بھی اس نے وارکرنا شروع کیا ہے۔ دینی تشخص کو وہ ختم کر رہا ہے۔ وہ اس ملک کو secular and liberal state بنانے پر لگا ہوا ہے۔ مدارس کے پیچھے پڑ گیا ہے، جہادی تنظیموں کو ختم کر رہا ہے۔

دوسری چیز دفاعی صلاحیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفاعی صلاحیت کا اگر ہم تحفظ نہ کر سکے تو پھر ہمیں ساری قوم کو اپنی موت پر دستخط کرنا ہوں گے۔اب امریکہ کو یہ حق ہے کہ وہ پورے افغانستان کو بمباری کر کے کھنڈرات بنا دے۔ Daisy Cutter Bomb تھا یا کیا تھاپندرہ پندرہ ہزار ٹن کے بم اس نے وہاں گرائے۔

جناب چیئرمین: اب تقریرختم کریں۔

مولانا سمیع الحق: ابھی اس نے ایک بم کا تجربہ کیا اس کو Mother Of All Bombs کا نام دیا ہے۔ وہ بم ایک قیامت برپاکر دیتا ہے۔ کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہے۔ جیسے البرادی نے کہا ہے کہ اگر ایسی بات ہے تو امریکہ بھی اس جرم میں ملوث ہے۔ اس کو اپنے گھر سے آغاز کرنا چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر امریکہ ابتداء کرتا ہے تو پوری اسلامی دنیا اس سے دستبردار ہو جائے گی اور دنیا امن اور سکھ کا سانس لے گی۔ جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو اتنا ہلکا نہیں لینا چاہیے اور میں یہ کہتا ہوں کہ شاید جنرل صاحب یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ یہ میرے دور میں تو نہیں ہوا ہے۔ ہر بوجھ اپنے سر پر لینے کی کیا ضرورت تھی؟ پندرہ سال کے سب واقعات اور ابھی اس نے ایک بم کا تجربہ کیا جس کو Mother of Bombs کا نام دیا ہے۔ وہ بم قیامت برپا کر دیتا ہے۔ کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہے۔اور جیسے البرادی نے کہا ہے کہ اگر ایسی بات ہے تو امریکہ بھی اس جرم میں ملوث ہے۔ اس کو اپنے گھر

سے آغاز کرنا چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مل کے ابتداء کر پائے تو پوری اسلامی دنیا اس سے دست بردار ہوجائے گی اور دنیا امن اور سکھ کا سانس لے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو اتنا ہلکا نہیں لینا چاہیے اور میں کہتا ہوں کہ جنرل صاحب یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ یہ میرے دور میں نہیں ہوا ہے۔ ہر بوجھ اپنے سر پر لینے کی کیا ضرورت تھی۔ پندرہ سال کے سب واقعات ان سے پہلے کے تھے۔ وہ کہہ سکتے تھے کہ اس وقت کے حکمران تھے، اس وقت کے جرنیل تھے، اس وقت تم کیوں خاموش تھے۔ اس وقت سب کچھ ان کو معلوم تھا لیکن جنرل صاحب خواہ مخواہ سینگ اڑاتے ہیں اور ان کو خوش کرنے میں لگ جاتے ہیں اور وہ پھر سینگ واپس نہیں نکال سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اگر کمیشن بھی بنائیں تو سردار صاحب ہم نے کمیشن بھی دیکھے ہیں۔ ہم نے سقوط مشرقی پاکستان پر کمیشن بنایا۔ وہ کمیشن آج تک ----

جناب چیئرمین: تقریر ختم کریں جی ٹائم ختم ہو گیا۔

مولانا سمیع الحق: اور ہم نے سقوط مشرقی پاکستان کے مجرمین کو ٹی وی پر پیش نہیں کیا کہ وہ معافی مانگیں۔ ہم نے آئین کو توڑنے والوں کو کبھی پیش نہیں کیا۔ ہم نے اسمبلیوں کو توڑنے والوں کو کبھی پیش نہیں کیا، ہم نے کرپٹ اور کروڑوں اربوں روپے لوٹنے والوں کو اور Switzerland کے banks کو بھرنے والوں کو کبھی قوم کے سامنے پیش نہیں کیا کہ وہ قوم سے معافی مانگیں اور ایک نجات دہندہ جس نے ہمارے ملک کو اگر نجات نہ دی ہوتی تو آج ہم غلام ہوتے، بھارت یہاں آیا ہوتا۔

جناب چیئرمین صاحب! ایک طرف بھارت ہے۔ وہ boundary line کو بنا رہا ہے۔ راتوں رات سو سو گز دیوار اٹھ رہی ہے۔ دوسری طرف ہندو وہاں آکر بیٹھ گیا ہے اور امریکہ جو کچھ افغانستان میں کر چکا ہے وہ یہاں بھی کرنا چاہتا ہے لیکن آپ کا ہتھیار چھیننا چاہتا ہے۔ پوری قوم کو، حکومت کو، پارلیمنٹ کو اس مسئلے پر ترجیحی بنیاد پر غور کرنا چاہئے کہ ہم اس ہتھیار کو کیسے محفوظ کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Mr. Justice Abur Razzaq Thahim.

جنابِ جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب چیئرمین! بڑی مہربانی آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔ جناب والا! ہمیں اور ہر پاکستانی کو یہ فخر ہے کہ ہمارا ملک nuclear state ہے اور اس nuclear state کو سنبھالنا' اس کے interests کو سنبھالنا بھی ہمارے فرض میں آتا ہے جناب individuals are not counted in the country. The interest of the country is supreme than the interest of any individual. یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ یہ nuclear issue کے بارے میں' آپ نے limited time دیا ہے۔ جناب والا! سولہ دسمبر کو Prime Minister House میں ساری parties کی meeting Prime Minsiter نے بلائی اور briefing دی۔ اس کے بعد چوبیس دسمبر کو President صاحب نے بھی briefing دی۔ یہ نئی بات نہیں ہے۔ سولہ دسمبر کو کچھ MMA opposition parties, اور دوسری coalition parties کے heads سارے تھے۔ discussion ہوئی۔ وہاں پہلی بار یہ disclose ہوا کہ جناب والا! ہمارے President کو یا Prime Minister کو اپنے Muslim countries کے heads کی طرف سے disclose ہوا کہ آپ کے دو بندوں نے European اور دوسری countries کے آدمیوں کے ساتھ دوبئی میں پیسے لے کر ہمیں secret دیئے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے Muslim countries, how they were behaving with us تو اس کے بعد کیا ہوتا' ہمارا ملک کیا کرتا؟ جب ملک کے مفاد میں نہیں ہے صرف individuals نے پیسے کی خاطر یہ کیا تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ enquiry شروع کی جائے' وہ شروع ہوگئی اس enquiry میں کیا ہوتا ہے ابھی تک وہ دیکھا جائے گا۔ میں یہ آپ کے توسط سے پوچھ رہا ہوں کہ جب اتنے Heads of States ہمیں betray کریں تو اپنا ملک کیا کرے؟ یہی کیا ہے اپنے ملک نے کہ enquiry کی ہے' enquiry چل رہی ہے۔ ہم کو اس کا انتظار کرنا چاہیے۔

ابھی ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا ملک تو involve نہیں ہے۔ ہم تو betray نہیں کر رہے نہ قوم کو نہ دوسروں کو اور نہ ہم اپنی nuclear technology کسی کو دے رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی individual آتا ہے یا کچھ آتے ہیں----جناب والا! یہاں چھ ہزار scientists ہیں۔ میں کسی individual پر نہیں جانا چاہتا' ہمارا A.Q.Khan is a hero.

President Sahib نے بھی کہا ہے ، ہم بھی مانتے ہیں، ساری قوم مانتی ہے، مگر ایک بات بھولنی نہیں چاہیے کہ licence individual کو نہیں دیا جاتا کہ ملک کے دفاع، ملک کی security ، ملک کے interest کے ساتھ کھیلے، کوئی بھی individual ہو، چاہے ڈاکٹر خان ہو۔ اس ملک میں heroes بہت ہوئے ہیں، hero نے اپنی جان دے دی مگر interest نہیں دیئے۔ میں فقط یہ quote کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سندھ میں پیرصبغت اللہ شاہ، present پیر پگاڑو کے والد صاحب اتنے بڑے ہیرو تھے جنہوں نے اپنی جان sacrifice کی۔ جان دی ، ان کو hang کیا گیا، ان کی لاش ابھی تک نہیں ملی۔ جیکب آباد میں ملک کے لئے دریا خان کھوسو، جکھرانی، دل مراد کھوسو، دریا خان جکھرانی نے اپنی life دے دی، وہ بھی ہیرو تھے مگر ہیرو کو یہ licence نہیں ہے sir کہ اگر وہ ملک کے مفاد میں جاتے تو۔۔۔۔

He is also responsible to the country, he cannot be forgiven. جناب والا ! ایک میرے معزز ممبر صاحب نے کہا ہے کہ یہ criminal نہیں ہیں، میں کہتا ہوں کہ کوئی criminal نہیں ہے ، no one can be condemned unheard, every one is considered to be innocent till found guilty ابھی ان کی enquiry چل رہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ میں عرض کروں کہ criminal فقط وہ ہوتا ہے جو individual کسی کا جرم کرتا ہے، خون کرتا ہے، ڈکیتی کرتا ہے، وہ individual ہے جو چودہ کروڑ آدمیوں کی security, دفاع سے کھیلتا ہے وہ criminal سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے لئے یہ سزائیں مقرر کرنا کافی نہیں ہیں مگر یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ prove ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے۔ یہ قبل از وقت ہے کہ میں کچھ آپ کو عرض کروں۔

جناب والا! points تو بہت ہیں مگر یہاں last time پر یہ تھا کہ ڈاکٹر کلام کی بہت تعریف ہو رہی تھی ۔ Sir, ڈاکٹر کلام India سے ملک سے باہر نہیں گیا۔ India کے interests supreme تھے، اس پر کوئی allegation نہیں تھا۔ ہمارے scientists جو ہمیں briefing دی گئی تھی، اس میں، میں بھی present تھا۔ تیس، چالیس دفعہ retirement کے بعد، اس کے بعد باہر جاتے ہیں، یہ بھی ہمیں سوچنا چاہیے۔ خدارا! یہ ملک کا خیال کریں، ملک کی بقاء کاخیال کریں، آدمیوں کا individual کا خیال نہ کریں۔ ہیرو ہیں، innocent ہیں، yes,

hero ہیں مگر hero if goes to zero then what should be done. اس لئے میں جو عرض کر رہا ہوں کہ government کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ enquiry کرے' enquiry ہو رہی ہے اور امید ہے کہ انصاف ہو گا۔ کیوں مشرف کسی سے دشمنی کرے گا یا جمالی صاحب کریں گے۔انہوں نے تو پہلے دسمبر سے شروع کیا ہے' ان کو اپنوں نے betray کیا ہے' اپنوں نے پیسے لئے ہیں' individual ہے۔ میں وہ بار بار عرض کرتا ہوں کہ یہ individual ہے' ملک involve نہیں ہے۔ خدا کرے گا انشاء اللہ------ ہم crisis میں ہیں' ساری دنیا ہمارے پر ہے۔ جب 1974 میں پورے امریکہ کے scientists نے Russia کو دیا تھا' اس وقت کوئی نہیں چیخا۔ ہمارے اگر کسی individual نےکچھ کہا ہے اگر prove ہوتا ہے تو ملک انشاء اللہ اس بحران سے نکل آئے گا۔ Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Asfand Yar Wali.

Mr. Asfand Yar Wali: Thank you Mr. Chairman, sir. Sir,

آج یہاں بیٹھے ساتھیوں کی باتیں سنیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جناب چیئرمین!

which the whole world knows what the details are, except we, the people of Pakistan and most unfortunately, we, the members of the Parliament of this country. I really wish that the Government itself should come up and say alright, one day, two days, three days. No matter, how long you want to debate at, we are prepared to debate at but realities are different. Today Mr. Chairman! certain perceptions are being formed in the mind of the people of this country. Perceptions formed on the ground of non-availibality of information. Whatever little we watched, heard or we know about is whatever we could glean out of the Foreign international media or from the government benches and whatever little, we have learnt and now I would speak on behalf of the ANP not on behalf of the

combined Opposition . sir , we feel things are not as good as the impression that we have been given that they are. This is not a little bit of dirt that you could just brush under the carpet and sit away , no . Yes , national heroes we accept National heroes but when question of moralities come in . I have always sympathies for the families of those scientists but I think we , the elected representatives of the people of Pakistan owe it to the 14 crore living in this country , they should also have our sympathies . Our prime object , our prime aim Mr . Chairman , should be the interest of the 14 crore people whom we represent here not one , two , three , four , five individuals . Today we feel , we are very tense , we are on , that part of history of our country where we have to tread very very carefully . One condition Mr . Chairman and that is why could we not be taken in to confidence . The Honourable Justice , Ex-Justice got up and he said , "I have been taken in to confidence" , we all have not been taken into confidence.

جناب وہ بندہ جس پر الزام لگا کہ وہ جمہوریت پر یقین ہی نہیں رکھتا تھا اور وہ اس ملک میں
جمہوری نظام کو چلنے نہیں دیتا تھا ، بہت سے گواہ یہاں بیٹھے ہیں ، کارگل بھی اتنا ہی
sensitive issue تھا جناب چیئرمین ! جتنا یہ ہے لیکن کارگل پر بھی briefing یہاں
parliamentarians کی ہوئی - we all have to accept it above party divide, میں
خود اس briefing میں گیا ، Raza was there, Kasuri sahib was there, our
Information Minister was there. ہم سب نے وہ briefings attend کیں ۔ کیا قیامت
ٹوٹی اگر کارگل پر ہمیں brief کیا گیا اور brief ہمیں cabinet نے نہیں کیا ۔ کارگل پر ہمیں
brief کیا GHQ نے ۔ آج پتا نہیں کیوں جھجک محسوس ہو رہی ہے لوگوں کو کہ ہمیں brief کیا
جائے ۔ جھجک محسوس ہو رہی ہے لوگوں کو کہ قوم کے سامنے پوری بات نہ آجائے ۔ پھر اگر ذہن

اور دل میں وسوسے پیدا ہوں کہ یہ بات صرف اس ایک فرد تک محدود نہیں اس میں شاید بڑے پردہ نشین اور بھی ہیں تو اس میں میرے خیال میں ہم حق بجانب ہوں گے۔ اگر کچھ چھپانے کو نہیں تو کیوں چھپا رہی ہے یہ حکومت؛ آج پوری قوم کو اعتماد میں لے ۔ ہمیں بتائے کون involveہے کس حد تک involve ہے اور کون کس کے ساتھ involve ہے۔ آج اگر دنیا کو آپ یہ کہہ دیں جناب چیئرمین کہ ایک individual کا act ہے

we are just going to turn around and tell you alright, what about your controlling security system. What answer do we have for that Mr. Chairman. That is one question that I would want to be answered. In addition to all the questions that Raza Rabbani sahib has asked, was A.Q. Khan in a position that he could act on his own, I for once would not believe it.

آج بھی اٹھ کر بڑی ڈھٹائی سے that is why before a trial a pardon is given government benches سے ایک ہی بندہ بولا اور اس نے بھی یہی کہا کہ investigation is still going, if investigation is still going on, that means you do not reach a conclusion that Abdul Qadeer Khan was the sole man responsible for the whole process, then why to give a pardon before you reach a conclusion. Mr. Chairman, let us not make this issue, an issue of political entity, let us not make it an issue of emotions ہر ایک کے جذبات ہیں لیکن ایسے مسئلوں پر سب لوگ اکٹھا بیٹھ جاتے ہیں ۔ پھر لوگ بیٹھ کر اس کو discuss کرتے ہیں ۔ جب تک ہمیں حقیقت کا پتا نہیں چلتا کہ حقیقت میں ہے کیا ؟ I don't know, I think although I was in that meeting with you and I was one of the vocals who was saying that yes, it should be discussed لیکن a little information that we have I can only advise on the number of cards that I have shown اور وہ cards مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے no one in this House, no one

sitting up in these galleries or those people sitting in those galleries, no

How they want us to play? - وہ ایسے پتے ہیں one knows what the cards are!

This is a crisis on which you need the advice of every one in this country

تو میں آپ کی وساطت سے لیڈر آف دی ہاؤس کی وساطت سے میں ایک ہی request کرتا ہوں کہ جس طرح میاں نواز شریف نے کارگل پر اسی پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر briefings دیں۔ اسی طرح ہمت اور جرات سے کام لے کر briefings دی جائیں۔ اور ایک بات جو میں آخری کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! میں repetition میں نہیں جانا چاہتا لیکن یہ ایک بات میں ضرور کہوں گا اس ملک کی liberal اور democratic forces جو ہیں اس کی mainstream political parties کی leadership جو ہے وہ اس ملک میں نہیں ہے۔ that you could pardon some one who according to you has sold nuclear technology to other countries, why can't the popular leadership of this country be brought back. We permit them to come back to this country; they have been in responsible post and I am sure they have more information, they can contribute much more, than we sitting here can. Let all of us including those sit together find a way out میں نے تو اس دن مذاقاً کسی سے کہا۔ میں ایک فاتحہ میں گیا تو مجھے کسی نے کہا کہ بس اس نے معافی مانگ لی، اس نے معافی دے دی بس مسئلہ ختم۔ میں نے اس سے کہا کہ جس دن نکاح پڑھا جاتا ہے تو لوگوں کے لئے تو مسئلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن دولہا کا مسئلہ اسی دن سے شروع ہوتا ہے جس دن نکاح پڑھ لیا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی تو نکاح پڑھا گیا ہے لیکن پتا نہیں آگے ہمارا حشر کیا ہوتا ہے۔ تو ان حالات میں جناب Ego egoes for God's sake, no egoes. ایک ہی ہو اور وہ پاکستان کی ego ہو۔

let every one get together, every one who can contribute towards getting us out of this crisis. It is a very very serious crisis. I keep repeating that it is a very serious crisis that we are in. Please, no egoes across the board, let us sit down, let us find an answer to it. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr.Farhatullah Babar.

Mr. Farhat Ullah Babar: Thank you Mr. Chairman for giving me the opportunity. I should like to begin by saying that I will not talk about highly sensitive matters in public. I will only focus on the weaknesses, our own weaknesses and what lies in the future, may be that our friends in the government will give it thought as to how we see what lies in the future. I said that I will talk about our weaknesses and we should not be afraid of speaking about our weaknesses. Nations and individuals which have great strength can always approach their weaknesses with hope and candour. If we believe that Pakistanis as a nation have great strength, we must also have the courage to admit our weaknesses, face our weaknesses with great hope.

Mr. Chairman, individuals and nations in their behavior are a like. Individuals climb and they slip, nations also climb and they slip. Let us admit that we have slipped. The true measure of an individual, the true measure of a nation is not, whether it slips or not, we will slip;slip, we do. The true measure is what we do when we slip.

So, first let us begin by admitting that we have slipped and then address the question, after slipping what to do Mr. Chairman, in order to explain this. it is important to see that timing and the context of all that has is blowing up these days. The first context is that tolerance for the weapons of mass destruction including the nuclear weapons has considerably lowered down internationally. There is not that great

tolerance for the weapons of mass destruction, as it used to be before 9/11, and a new principle has been interjected in the international relations and that is unilateralism. The United Nations is being bypassed repeatedly and the principle of ' might is right ' is being applied with increasing frequency.

It is also important to see Mr. Chairman, that there has been talk of axis of evil, Iran, Iraq and Libya. It is important to note now that Pakistan is also being linked to this axis of evil. Remember Mr. Chairman, not long ago the British Prime Minister said that we will request Pakistan to downgrade its nuclear weapons programme. Remember also that the German Foreign Minister publicly stated some time back that the next US invasion will be on a country to limit the weapons of mass destruction. And remember Mr. Chairman the debate in the House of Commons, on the eve of launching strikes on Iraq and in that debate Pakistan was named along with Sudan which could face a situation similar to that of Iraq.

Most recently, give a thought to President Bush's speech of last Thursday in which he used a very significant phrase and he said, "we will freeze the assets". The word "assets" throughout the world in relation to nuclear is being used only in Pakistan. The U.S President did not say the economic or financial assets will be frozen. He said the assets will be frozen and we in Pakistan do talk about our nuclear assets. The U.S government has also announced that it will endeavour not to allow countries make Uranium fuel even for civil purposes. It has also been announced that the IAEA will be strengthened to do its job of controlling

proliferation more effectively. So, this Mr. Chairman, is the context of the timing of what is blowing. Where do we stand? Pakistan and Pakistani Scientists have been accused of setting up a *Juma Bazar* of nuclear technology and nuclear hardware which stretches accross the three continents and which is believed to involve dozens of companies, scores of the scientists and so many front organizations. Pakistan has not only been named with the axis of evil as I said before but even beyond, to Libya. Mr. Chairman, before this month ends, the Chairman of the IAEA will finalize his report on the nuclear proliferation which will come up before the IAEA Board of Governors early next month. So this is the kind of picture we are faced with.

If we have to find an answer to the problems that we are now facing, the first question Mr. Chairman that we should address is, was there a nuclear doctrine in Pakistan in place, about 15 or 16 years ago?

We believe there was a doctrine. The doctrine was adopted in consultation and with the approval of the President, the Prime Minister and the Army Chief. The three important elements of that doctorine were: no. 1. No transfer of nuclear technology to any country. No. 2. No nuclear scientist will be allowed to proceed abroad without formal and written permission of the Government, probably at the level of the Prime Minister and when such permission is given, the scientists will be accompanied with a security detail. The third element of that doctrine was that Pakistan had enough of fissile material and there was no need to further stockpile.

Mr. Chairman! if that doctrine was in place at that time and if now

we publicly acknowledge that proliferation has taken place, surely the question arises about violation of nuclear doctrine. Our Parliamentary Leader has raised 21 questions. I will add to that only three questions: firstly if the nuclear doctrine existed at that time, surely now it has been violated. If it has been violated, was it violated by individual scientists or the second question would be, was it violated by the scientists in connivance with the security apparatus and the Intelligence Agencies which were supposed to monitor and oversee their work. And the 3rd question would be whether the doctrine itself was reversed by the Government which is also possible, we do not know.

These are the three basic and fundamental questions. To lay the blame entirely on the scientists, Mr Chairman, is highly unfair. The matter does not end by seeking pardon and giving pardon. The question would be if nuclear material and nuclear know- how was being shipped out of Pakistan, what were the Security Agencies doing? What were the Intelligence Agencies doing? Were the Security and Intellignece Agencies sleeping? Was it a monumental failure, a huge failure on their part or was there a connivance on their part? This also is a very important question to be addressed. What are the real issues? Now whatever has happened, now we have to address the real issues.

Mr. Chairman: Please keep time allocation in mind.

Mr. Farhat Ullah Babar: This will not take more than three minutes. We have to stop the proliferation. Proliferation has taken place.

We have to stop. We must try to save Pakistan from becoming another Iraq.

We must save Pakistan from being declared a pariah state and we must try to safeguard our nuclear assets and our nuclear programmes. How to do this? Is one individual in the country alone capable to do this? We believe, not. One individual alone can not do. The whole issue must be brought before the Parliament. There should be a bipartisan parliamentary committee. Mr Chairman, it should go into what went wrong. Why it went wrong and where? And then to fix the responsibility and also to recommend action. That Parliamentary Committee, of course, when it is appointed should be bipartisan, can work in camera so that issues of National Security and sensitive matters are not brought out into the public. But I would not agree more than what Professor Khurshid said that the issue is much larger. When our President Musharraf says that nobody can come here and check as Pakistan is a sovereign country, it makes a good political statement. But I would like to remind you Mr. Chairman, that not long ago Iran also said the same thing. On 11th September 2003, Iran publicly stated that Iran is a sovereign country. It can not be dictated terms. The IAEA, Board of Governors then said we give you October 31, as the deadline to assure us that you are not producing weapons, grade uranium. Iran said, "we are a sovereign country. No deadline can be given to us." Then Al-Bradi said, "we will prepare our report and submit it to the U.N. Security Council." Iran then realized that once the report goes to the UN Security Council, there will be

the United States, USSR and other countries who will decide the fate of Iran and Iran agreed and announced that it has given up nuclear fuel enrichment. What I mean to say Mr. Chairman that no matter what our General says, we are now faced with a situation in which the United Nations might soon, in a couple of days or weeks or months, demand from Pakistan to open up for international inspection We might well be asked to account for the stockpiles of the fissile nuclear material. We might also be asked to give credible guarantees that proliferation will not take place. No matter what we do, no matter what we say for the consumption of our own people, the express train is coming down the track. We have to face it. Mr. Chairman, to face it, they believe that a General alone can not do it. In order to face it, we must now have a system of accountability. For far too long, those who are responsible for the security of this country have not been held accountable. The Hamoodur Rehman Commission took 30 years to be made public. We still do not know who planned Kargil debacle and with what motives? Now, we will never know, who was behind the nuclear proliferation It is happening because as Maulana Sami ul Haq Sahib pointed out there is no accountability of security apparatus. We must have, now, accross the board accountability.

Mr. Chairman: Please try to conclude.

Mr. Farhat Ullah Babar: The syndrome of the sacred cow must come to an end. If the scientists can be debriefed, why not the security people? Why not the intelligence agencies, people, who were

supposed to monitor their work. Why should they also not be debriefed by the Parliament? Unless Mr. Chairman, we establish the principle of accountability, unless we punish those, the real proliferators, we will not be able to end proliferation. The danger of proliferation will continue and they will continue to be a threat to peace in the region and in the whole world.

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

Mr. Farhat Ullah Babar: I will conclude by saying that sooner or later the General is going to submit to the international pressure. I would urge him sir, that before submitting to the international pressure, you please submit to your own people, you submit to your own Parliament, you submit to the law, you submit to the Constitution and in that lies your defence. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Miss Anisa Zeb Tahirkheli.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you Mr. Chairman, the matter brought before the Parliament to discuss is in fact a very sensitive matter. It has been quite some time now that things have been made clear not only to the general public but also to the Parliamentarians. The highest level authorities in the country have explained the situation in which this event has been conducted. The allegations brought forward by the honourable members of the Opposition are definitely important but I believe most of the points expressed by them were speculative. In fact it has been very carefully handled by the government inspite of the

pressures which were brought through the international bodies and as well as the sentiments of the general masses of the country.

Mr. Chairman, the nuclear issue in this country is the supreme issue for the people of Pakistan. We are a nuclear power and as explained several times by the President himself and also the Prime Minister of Pakistan, that we are a nuclear power and the nuclear facility in this country is in very safe hands. The point raised by the honourable member Mr. Raza Rabbani, definitely a good question, it can be made a good questionaire but there are certain things that have already been explained on the floor of the House in the previous session. In fact I would like to point out that the government has tried to invite the Parliamentarians for a very detailed briefing by the Strategic Planning Division of Pakistan on this matter but unfortunately the ARD did not deem appropriate to attend that briefing whereas my friends and colleagues from the MMA definitely attended it.

Mr. Chairman, the people of Pakistan they are very emotional on nuclear issue and the heroes who really did their best in bringing this power to Pakistan. The pardon given by the President of Pakistan, in fact was in light of the sentiments that were expressed by the general people of Pakistan. Nobody really wanted to see the heroes despite of their indiscreet actions. They really see them punished or really in fact just to think about it and when the person, the highest authority and the nuclear Adviser to the Prime Minister himself conceded to the fact that he had the error of judgement and the whole conduct was his personal conduct. I

believe there was no point in really fanning this sensitive issue, like we are doing. Of course, the international bodies like IAEA and the countries which have the power, I mean the main nuclear powers, they are skeptic about the proliferation matter throughout the globe. But it has to be noted that in Pakistan, the Government of Pakistan is not being alleged of committing this action. In fact, it agreed upon by certain countries and their representatives that it was an individual act and we are trying to see things or make it a sensational material just for explaining to the masses that things are not OK. I believe, it is high time that we should try to realise the importance of this issue. I am really glad that this issue is being discussed on the floor of this House because it will make certain things very clear not only to the people of Pakistan but all the stake holders of the country.

The out of context comments given by various officials or various persons on this issue are mentioned or referred to this House and they are being made a very, I mean, important material in this regard. I recall that the leader of MMA had, a few weeks back, issued a statement that Dr. Abdul Qadeer Khan infact not sought the pardon and the government was taking this stand or just giving this news without any basis. But a few days after that statement the whole nation had seen Dr. A. Q. Khan on the television with his explanation seeking pardon. Similarly the investigation which the Foreign Office or other representatives of the government are still explaining like my colleague Justice (R) Razzaq Thahim just pointed out that the investigation is still on. It did not mean,

the investigation with regard to Dr. A. Q. Khan's involvement in this matter only. It is in fact the investigation of all those persons who were really involved in it and are still going through the debriefing session. So, I mean it should not be tried to make it a news. I believe most of the members are expressing too much anxiety on the issue. Pakistan's nuclear facility is in very safe hands Mr. Chairman. It has been categorically pointed out that after the National Command Authority, it has been made certainly fool proof. And as far as the security is concerned where they say that the proliferation occurs. I can tell you Mr. Chairman that you need not take out any document because the brain of a scientist has all the designs and centrifuges and figures with him and if he or she wants to transfer that material to any body, none of the security can really protect it. So, it is the discretion of a scientist that really matters in this context. So, whatever security measures you have, I am sure they are really fool proof, but when the important person like Dr. A. Q. Khan who otherwise, is a hero as our President General Musharraf has pointed out himself that Dr. Qadeer Khan is a hero but unfortunately when this thing has been pointed out by the International Atomic Energy Commission. International Atomic Energy Agency or the other countries have named him or certain other persons then what could the government do in this, it can only inquire or investigate about the matter and then make decisions accordingly. The people are very sentimental about the nuclear facility in Pakistan, then the pardon has to be there specially in light of the Cabinet recommendation. So, I request the worthy members

from Opposition that this matter should not be sensationalized and it should not be really fanned because this thing can really cause negative impression world wide Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr. Sanaullah Baloch.

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس ایوان بالا میں پاکستان کے اس انتہائی اہم معاملے پر بحث کے لئے کچھ وقت مقرر کیا۔ جناب والا! ہم شروع سے ہی یہ تحفظ اور یہ خدشات رکھتے تھے کہ پاکستان کے اندر، وفاق پاکستان میں، پاکستان کی داخلی پالیسیوں پر، پاکستان کی خارجہ پالیسیوں پر، پاکستان کے اندر حق کی حکمرانی پر اور اختیارات پر پاکستان کے اپنے عوام کا کوئی control نہیں ہے۔ پاکستان کے اندر ادارے روبہ زوال ہیں کیونکہ اداروں کو شخصی طرز پر چلانے کی کوششیں شروع سے ہی کی گئیں جب سے پاکستان کی بنیاد رکھی گئی اور ہم نے یہ محسوس کیا اور ہم نے یہ سبق بھی سیکھا کہ 1971 میں ہماری اسی خواہش کی بنیاد پر کہ پاکستان کو ایک security to states کا concept متعارف کروا کر چلانے کی کوشش کریں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 1971 میں پاکستان دو لخت ہوا۔ آج جو باقی ماندہ پاکستان ہے اس میں بھی ابھی تک اسی تصور کو، اسی concept کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان خدانخواستہ اتنا کمزور ہے کہ وہ atom bomb کے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔ لہذا پورے ملک کے نوزائیدہ ذہنوں میں، بچوں میں، بڑوں میں، بوڑھوں میں، مذہبی رہنماؤں میں ہر جگہ پر یہ concept متعارف کروایا گیا کہ پاکستان کی security یا پاکستان کی بقا یا پاکستان کی سالمیت توپ، بم، ٹینک اور بندوقوں سے منسلک ہے۔

جناب والا! جب اکیسویں صدی میں کسی political states کے concept کو اس فلسفے کی بنیاد پر ترویج دینے کی کوشش کی جائے تو جناب والا! وہ ریاستیں یا وہ ممالک کافی دیر تک قائم نہیں رہ سکتے، ان کے ہاں بے شک science and technology کا فروغ ہو، ان کے ہاں شرح تعلیم بالکل آسمان تک جا پہنچے، وہ economically بڑے well ہوں لیکن یہ concept اصل میں fail ہو چکا ہے۔ ہم نے 1990 میں یہ دیکھا Soviet Union کے دوران کہ جناب والا!

25 ہزار سے زائد war heads رکھنے کے باوجود Soviet Union اس لئے نہیں چل سکا کہ Soviet Union over centralized ہو چکا تھا۔ کچھ اشخاص اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق اس ملک کی پالیسیوں پر قابض تھے اور اس کو چلانے کی کوشش کر رہے تھے آج بڑے افسوس کی بھی بات ہے کہ حکومت نے یہ nuclear issue ایک ایسا جیسے کہ کسی گلاس کو توڑ کر پوری قوم کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ پہلے تو ان کے اپنے ہاتھ خون خون ہوئے اور آج شیشے کا یہ گلاس پورے پاکستان کے لوگوں کے ہاتھ میں ہے، جو بھی اس پر بات کرنے کوشش کرتا ہے، کھیلنے کی کوشش کرتا ہے اس کے ہاتھوں سے بھی خون رسنا شروع ہو جاتا ہے یا وہ زخمی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا یقیناً یہ پاکستان کی بقا، سلامتی کے لئے پاکستان کے اپنے اندرونی اور بیرونی تحفظ اور بقا کے لئے کوئی ایسا خوشگوار سا موضوع نہیں ہے کہ جس پر ہنس کر بات کی جا سکے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے ادارے، جو عوام کے منتخب ادارے ہیں، وہاں پر معاملات اس وقت پہنچائے جاتے ہیں جب تمام معاملات خرابی کی انتہا تک پہنچ چکے ہوں۔

جناب والا! آج جو nuclear issue پاکستان کے اندر، ہمارے سامنے screen پر یا ہماری محفلوں اور مجلسوں میں اور ہمارے ٹی وی پر، ہمارے ریڈیو پر، ہمارے اخبارات کی زینت بنا ہوا ہے، جناب والا! 9/11 سے قبل اور 9/11 کے فوراً بعد سے پاکستان کو تشویش کا باعث بننے والے ممالک میں شمار کیا جانے لگا، اس لئے کہ پاکستان داخلی طور پر انتہائی مخدوش صورتحال سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کے اندر کوئی harmony نہیں ہے۔ پاکستان کے اندر ایک political unrest آپ کو ہر جگہ محسوس ہو گا۔ پاکستان خارجی دنیا میں بھی ایک مستحکم، مستند اور ایک مہذب قوم کی حیثیت سے متعارف نہیں ہو سکا۔ لہذا اگر کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ nuclear issue دو مہینے پہلے اٹھا اور ایک مہینے بعد ختم ہوگیا تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ گزشتہ تین سالوں سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اور ان کی ایجنسیاں پاکستان کے اندر غیر قانونی ذرائع سے آنے والی رقم کو بڑے خوبصورت، شائستہ اور اپنی intelligence کے انداز میں اس وقت اس کی جو پیروی کر رہے تھے اور جناب والا! دنیا میں جتنی بھی اس طرح کی developments ہوئیں ان سب کے نشان پا ہمارے دروازے تک آئے ہیں۔ اب اس نشان پا سے، ان چوروں سے یا دوسرے جو سارے black marketing میں ملوث تھے ان سے کس طرح پاکستان کو تحفظ دیا جا سکتا ہے۔ یہ

بھی ایک انتہائی سنجیدہ عمل ہوگا پاکستان کی قیادت کے لئے، لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے اور میں اب بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ پاکستان میں اب بھی مدبر، سنجیدہ اور دور اندیش قیادت کی کمی ہے جو issue to issue basis پر، جو صرف اور صرف لفظوں کی بنیاد پر، press conferences کی بنیاد پر، تقریروں کی بنیاد پر، briefings کی بنیاد پر پاکستان کو آگے لے جانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پاکستان کو اب بھی ایک سنجیدہ اور مستحکم پالیسی اس وقت میسر نہیں ہے۔ میں یہ کہنے میں فخر محسوس کروں گا کہ ہم دنیا میں اور خاص طور پر جنوبی ایشیاء میں، جنوب مغربی ایشیاء میں، ہم اہلیان بلوچستان کو nuclear free world کی جدوجہد میں شامل ہونے والے لوگوں کا اعزاز حاصل ہے۔ ہم نے 28 مئی 1998ء کو جب nuclear دھماکہ ہونے والا تھا، مشاہد حسین صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، وہ یہاں سے کراچی گئے سردار عطاء اللہ مینگل سے ملنے اور قومی رائے عامہ ہموار کرنے کے سلسلے میں تو یہ سردار عطاء اللہ مینگل کے الفاظ تھے جو آج میں فخریہ دہرانا چاہوں گا حالانکہ وہ اس وقت کی حکومت، جناب نواز شریف صاحب کی حکومت کے ally بھی تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے یہ الفاظ کہے کہ اگر آپ نے نواز شریف کی حکومت بچانی ہے تو دھماکہ کردیں، اگر آپ نے پاکستان کو بچانا ہے تو یہ دھماکا نہ کریں اور مشاہد حسین صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں اور اس دن کے اخبارات بھی اس بات کی گواہی دیں گے کہ ہمارے ہاں، بیشک ہم بہت غریب، مظلوم اور محکوم سہی لیکن ہمارے ہاں ایک ایسی دور اندیش قیادت موجود ہے جو چیزوں کو بہت دور تک دیکھتی ہے۔ جو وقتی شور شرابے، ڈھول ڈھمکے یا بینڈ باجے کو اہمیت نہیں دیتی بلکہ قومی ترقی اور قوم کی بقاء اور سلامتی کو اہمیت دیتی ہے۔ لیکن اس وقت بھی کسی نے یہ بات نہیں سنی۔ بلوچستان میں دھماکہ ہوا، دھماکے کے چالیسویں پر ہماری حکومت ختم کردی گئی۔ بلوچستان میں جس طرح کا سلسلہ شروع کیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔

آج جناب والا! میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ India ایک sensitive issue ہے، ہم بڑے منہ پھٹ لوگ ہیں اور کبھی کبھی یہ محسوس بھی کرتے ہیں اور شاید کوشش بھی کرتے ہیں کہ چیزوں کو بڑی سنجیدگی سے پیش کریں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان کے اندر کسی بھی غریب، مظلوم، محکوم شخص کی، کسی بھی وفاقی وحدت کی، کسی بھی صوبے کی، کسی بھی نقطہ نظر یا رائے کو وفاق کے اندر اہمیت نہیں دی گئی جس کے باعث آج

پاکستان عملاً اگر دلدل میں نہیں تو کم از کم ایک اچھے خاصے کیچڑ میں گر گیا ہے۔ اب اس کو صاف ستھرا کر کے نکالنا' اس کو بہتر طریقے سے دنیا کے سامنے پیش کرنا ایک انتہائی سنجیدہ عمل ہے اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کوئی بھی مقدس گائے اس ملک میں نہیں ہے۔ 1973ء کا آئین ہو' پاکستان میں 1962ء کا آئین تھا۔

Mr. Chairman: Please keep your time allocation in mind.

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب۔ یا 1956ء کا آئین تھا اس میں ایک آرٹیکل بڑے واضح انداز میں لکھا ہوا ہے کہ آئین پاکستان کے سامنے یا قانون کے سامنے پاکستان کے تمام شہری برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر خان غفار خان کو' اس کی سیاسی جدوجہد کی بنا پر بغیر پوچھ گچھ کے سینکڑوں دنوں' مہینوں تک قید میں رکھا جا سکتا ہے' اگر سردار عطاء اللہ مینگل' نواب خیر بخش خان مری' نواب اکبر خان بگٹی اور آغا عبدالکریم خان کو جیلوں میں ڈالا جاسکتا ہے' اگر ذوالفقار بھٹو کو بغیر کسی پوچھ گچھ کے پھانسی دی جا سکتی ہے' اگر حمید کو پھانسی پر لٹکایا جاسکتا ہے بغیر پوچھ گچھ کے تو جناب والا! ہم یہ محسوس کرتے ہیں کیونکہ میں عدالتی اور قانونی اختیار نہیں رکھتا لیکن پاکستان کے آئین کے سامنے' اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہوئے' میں کہتا ہوں کہ جو شخص بھی چاہے وہ international intelligence کے ذریعے سے ہمارے علم میں آیا ہے یا ہماری اپنی intelligence gathering کے ذریعے سے ہمارے علم میں ہے' پاکستان کے عوام کو اس کیچڑ میں دھکیلنے والے جو بھی characters ہیں' جو بھی کردار ہیں' ان کرداروں کے خلاف آئین پاکستان اور قانون پاکستان کے تحت FIR درج ہونی چاہیے۔ انہیں ایک عام مجرم یا ملزم کی حیثیت سے عدالتوں میں پیش کیا جانا چاہیے اور دس سے پندرہ ارب ڈالر جو ہمارے nuclear development پر خرچ ہوئے اس کی پائی پائی کا حساب لینا چاہیے۔ جناب والا! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جو دس سے پندرہ ارب ڈالر کی رقم ہے یہ ہمارے چودہ کروڑ عوام کے خون پسینے کی کمائی تھی۔ آج اگر یہ دس سے پندرہ ارب ڈالر' پاکستان کے عوام کی سماجی ترقی پر' تعلیمی ترقی پر' معاشی ترقی پر' صحت کی ترقی پر خرچ کئے جاتے تو پاکستان کا ہر شخص ایٹم بم ہوتا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی پاکستان Hepatitis B,C,

illiteracy, economic condition کے تحت تباہی و بربادی کی طرف جا رہا ہے۔ وہ ایٹم بم جس نے ہماری حفاظت کرنی تھی۔ آج پاکستان کے لاغر لوگ اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج ایسی صورتحال پاکستان کو درپیش نہ ہوتی۔

جناب والا، علامہ اقبال نے بہت خوب کہا ہے۔ شاعر مشرق ہیں، خصوصاً میرے محترم خاص طور پر علماء کرام صاحبان ان کے شعروں کی بڑی تقلید کرتے ہیں۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

جناب والا، ایٹموں، بندوقوں، security concept پر بھروسا کرنے والی جدید political states زیادہ دیر تک اپنا حجم، اپنی طاقت، اپنی حیثیت برقرار نہیں رکھ سکتیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یہاں پر عراق کے موضوع پر جو بحث ہو رہی تھی اس وقت بھی میں نے یہ بات اٹھائی تھی اور میں نے ایران کا ذکر خصوصاً اس وقت بھی کیا تھا۔ شاید اس وقت اس پر اتنی توجہ نہیں دی گئی۔ آج پاکستان، ایران، یا جنوبی ایشیا یا جنوب مغربی ایشیا میں جو اقوام ہیں ان کو عراق سے سبق سیکھنا چاہیے۔ عراق نے غلطی کی، امریکہ نے کی۔ جس نے بھی کی لیکن جناب والا، اندرونی طور پر مخدوش حالات نے بیرونی طاقتوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ آپ کے اندرونی معاملات میں مداخلت کریں۔ لہذا ایک nuclear state ہونے کے باعث دنیا کو یہ باور کراسکتے ہیں کہ ہم اپنے political issues کو reslove کریں۔ جب ہم اپنے constitutional issues کو resolve کریں۔ جب لوگوں کو بھروسا ہو کہ آئین اور قانون کو صحیح طریقے سے چلا سکتے ہیں تو جناب شاید وہ ایسے سنجیدہ issues کے ساتھ co-operate کریں۔ لیکن اگر ہم خود اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھیں گے۔ اپنی ساری غلطیوں کی ذمہ داری بیرونی طاقتوں پر ڈالیں گے اور ان کی ایجنسیوں پر ڈالیں گے، ان کے خفیہ اداروں پر ڈالیں گے تو ایک دفعہ پھر پاکستان کے ساتھ اکیسویں صدی میں ایک بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ لہذا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دس سے پندرہ ارب ڈالر کی جو nuclear development پر ہوئے، اس کے علاوہ پاکستان کے اندر اور بھی اس طرح کی کافی development ہوئی ان کے جتنے بھی کردار ہیں ان کے حوالے سے ایک کمیشن بنایا جائے۔ یا ان کو اس پارلیمنٹ کے سامنے بلاتفریق، رنگ، نسل، مذہب، ہیرو، زیرو، جو

ان کی حیثیت ہے ان کو اس پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے۔ منتخب نمائندگان پاکستان کو اس صورتحال میں دھکیلنے کا حساب کتاب چودہ کروڑ عوام کے behalf پر یہاں پر لیں۔ اس کے علاوہ جناب والا اور کوئی چارہ نہیں۔ اگر ان تمام چیزوں سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے چھپنے کی کوشش کریں گے تو جناب والا' ہمارے مقدر کے تحفظ کی گارنٹی کوئی نہیں دے سکتا۔ جناب چیئرمین' بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید اشرف قاضی ۔

Lt. Gen (Retd) Javed Ashraf : I like to start by appreciating the point raised by Mr. Asfand Yar Wali that nuclear issue should not be made an issue for political points scoring. It is too sensitive an issue, it is a guarantee for the security of our country and irrespective of the suggestions that we must make a commission to paralise all those who spent so many dollars into this programme. I would also endorse that we must make a commission, but to honour those who did this favour to this nation and gave this nation the capabality, starting with Zulfiqar Ali Bhutto and going on to the present day, each and every govrenment that I had honour to work with and that include government of various parties and the present government has at least fully endorsed and safeguarded the nulcear programme of this country because this country..... He quoted Iqbal I will also qoute Iqbal

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات۔

They saved this country from that *"saza"* which we would have got and by now I think we would have been developing our Hepatitis B by being a province of India or being bifurcated into penny packets and I do

not know what would have been the faith of our future generation if this programme had not existed. I would like, Mr. Chairman, to give answers to some of the questions raised by Mr. Raza Rabbani because I think, these are very pertinent to understand the issue at hand. Starting with the role of the security agencies, let me point out that KRL was and has remained out of the purview of the ISI and this was necessary because of the type of programme that we were running. We had to acquire certain capability, the programme had to be limited, its knowledge had to be limited to very few people and ISI was kept out.

Now, what was the security arrangement was another question. The security arrangement was that there was a security apparatus within the KRL headed by a Brigadier retired or serving, who reported to Mr. A.Q. Khan. So he, being the boss of KRL, was also incharge of the security of KRL. That should set your mind addressed as far as the connection is. However, it does not mean that the reports do not come because reports automatically; of whatever is happening, do come to security agencies even if they are not allowed. Let me point out that even the DG, ISI could not visit KRL without prior permission or invitation of Dr. A.Q.Khan, he could not because this programme was kept totally exclusive and perhaps it was necessary to do so in order to achieve what we did.

The DGs, ISI have been receiving reports of various nature. I will not go into the nature of the reports and let me assure you that these reports were always forwarded to the government of the time, the Prime Minister and the Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee. Now, what

actions were taken. this depended on the type of report or the extent upto which action could be taken. keeping in mind the sensitivity and importance of the programme.

Regarding the role of DG. CD was another question. In 1994, it was decided that there was need for a coordinator because the programme was not confined to KRL alone. There were many other elements necessary to make the programme a success. There was need for a coordinator between them. Therefore DG. CD was brought in as a coordinator and also to administratively help the government. Now viz a viz the nuclear doctrine, I think the definition of nuclear doctrine is not understood because this is no doctrine that in future the scientists cannot go abroad without the permission of the Prime Minister, that is no doctrine, that was the policy decision and if this policy decision was taken, you should think why was it necessary? Why did this point has to come? Why was the movement of scientists needed to be controlled? I would leave it at that and not answer the question.

Now, I would like to point out that the main pertinent decision taken at that time was to bring down the level of enrichment, which I think adversely affects the programme if it is followed up and may be the deterrence level would not have been achieved if this decision had been followed through as it was. But there were certain changes made to this decision subsequently and therefore we attained what we did.

Now, regarding claim of possessing secret dossiers and files and so on. I would like to leave a thought with you that the level at which he

was working in those days would he have an access to any secret documents and dossiers? If they were so sensitive, would a junior officer be given access and if he does possess then he has proliferated. He has proliferated those documents out of that organization. I would like to remind that there is something known as Official Secret Act to which I am sure he must have sworn at the time when he served in that particular department and I think he should think about it very seriously.

Now, I do not want to take more time but I would just like to say that instead of doing of compulsive bashing of the Army or Security agencies or the government, which I am glad that most of the speakers did not indulge into but at times there was a tendency on the part of some to do so. We must put our heads together collectively. It is a time of crisis for the nation and we must work out a solution to this crisis because today the thing is limited to a few individuals. Tomorrow this very fact may be exploited adversely by those who want to do so because irrespective of the facts that the government did not sanction any proliferation and it is true what the President said in his press conference, it is absolutely hundred per cent true that no government of the day ever allowed proliferation and therefore, if any proliferation took place, it was on an individual's end but those who want to see a storm, those who are our enemies may adversely exploit whatever proliferation has taken place and I think we must put our heads together because people sitting on this side or that side are equally patriotic and all have the same concern for the security of this nation and, therefore, I think, this is time not to divide but

to unite. Thank you sir.

Mr. Chairman: Dr. Akbar Khawaja.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you, Mr. Chairman. Its regrettable that we are getting the information from international media and our own government is not sharing the information with the people of Pakistan even with the members of this august House.

With your permission, I would like to refer to some media coverage and read some quotes. First of all, there was a recent media coverage by an American T.V. channel, NBC television United News on February, 6. It says that "Pakistan has secretly allowed US experts to secure its nuclear weapons under the pretext of preventing them from falling into the hands of extremists". This story was told by Andra Michael of NBC and I will add one more quote and it says that "secret cooperation to hand over Pakistani nukes have been going on under the cover of U.S. Pakistan Liaision Committee under which American nuclear experts have been spending millions to safeguard Pakistan's more than forty nuclear weapons". They need, at least, two months and are helping Pakistan to develop security authorization code for the arsenals.

Mr. Chairman! NBC also covered a story by a former U.S. Ambassador in Pakistan Mr. Robert Okley who also quoted one of the generals, General Qidwai and he says NBC quotes it again, NBC also interviewed, we are quoting Robert Okley who asked him about the US help to secure Pakistan's nuclear weapons. Okley was asked about

meetings between General Qidwai on improving codes and physical security of nukes.

Mr Chairman! I would also like to quote one of the sentences in the President Bush's recent speech of February 11 and President Bush says , " the Government of Pakistan is interrogating the network's members , learning critical details that will help them prevent from ever operating again " and he says . "President Musharraf has promised him to share all the information , he learns about the Khan's network and has ensured that his country will never again be a source of proliferation".

Mr. Chairman! these are frightening words that speak honestly of crisis of a nation. A crisis of trust and credibility , a crisis of facts , a crisis of governance , distorting the distribution of income , wealth and human capital , a crisis of governance threatening social justice , harmony and the whole happiness of sovereign people of Pakistan . Mr . Chairman , under the unjust governance of one man , we stand in darkness, our public institutions have become weaker because of the unholy alliance of the power breakers , loan defaulters , criminals , turn courts and hypocrites . Mr . Chairman , it is imperative that people of Pakistan are taken into the confidence and national unity be achieved on this issue , as they go it alone approach of General Musharraf will seriously harm the interests of Pakistan. The core of interest of the nation is to safeguard our nuclear programme , have a united stand on this issue . identify the real culprits and make them repent and thus satisfy , re-assure the international community to restore credibility . Mr . Chairman , human resources are key assets of

our country and governments must show a commitment to making every Pakistani citizen feel more secure. Mr. Chairman, as some of my colleagues have recommended and I also propose that there should be a follow up in camera session to discuss any remaining sensitive issue and also I propose that the House may constitute a commission with the representation from members of the Opposition and the Government. I would like to take this opportunity to pay a tribute to the real hero Zulfiqar Ali Bhutto whose vision has given us the best defence. I will not go in detail on the debriefing of the scientists but I would like to conclude by remarks..........

ایک شعر کے ساتھ

یہ جو پر شکستہ ہے فاختہ، یہ جو زخم زخم گلاب ہے
یہ ہے داستان اس عہد کی، جہاں ظلمتوں کا نصاب ہے
جہاں حکمرانی ہو لوٹ کی، جہاں ترجمانی ہو جھوٹ کی
جہاں بات کرنا محال ہو، وہاں آگہی بھی عذاب ہے۔

شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب مہیم خان بلوچ۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بھی موقع دیا ہے۔ میری کوشش ہے کہ میں ملکی level پر اور بین الاقوامی level پر جو حقائق ہیں، اس تناظر میں کچھ عرض کروں۔ جنگ عظیم دوئم میں اس وقت امریکہ نے اپنی جوہری طاقت کا استعمال کرتے ہوئے جاپان کے دو شہروں ناگا ساکی اور ہیرو شیما پر بمباری کی اور اس عمل کے خلاف اس وقت سے لے کر آج تک، فرد کی شکل میں، افراد کی شکل میں، پارٹیوں کی شکل میں اور مملکتوں کی شکل میں جمہوریت پر، انسانیت پر، جو بنی نوع انسان کی ترقی اور خوشحالی

اور غربت کو مٹانے پر یقین رکھتے ہیں' آج تک اس عمل کی پرزور ہر forum پر مذمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ یہی قوتیں ہر forum پر آج تک اس بات کا اعادہ بھی کرتے رہتے ہیں کہ دنیا کے کسی کونے میں جوہری power کے حوالے سے جو بھی عمل ہو گا وہ بنی نوع انسان کے خلاف ایک عمل ہو گا۔ پاکستان بنا' پاکستان بننے کے بعد یقینی طور پر جوہری مسئلہ جو ہے پوری دنیا میں ہر ملک نے اپنی ضروریات کے حوالے سے بنی نوع انسان کو ایک طرف رکھ کر ' انسانیت کو ایک طرف ،جمہوریت کو ایک طرف ،جمہوری اداروں کو ایک طرف دنیا میں ایک سپر طاقت بننے کے لئے اس جوہری طاقت کا سہارا لیا ہے اور اس کی طرف رخ کیا ہے ۔بہت سے ممالک جو کافی عرصے سے جوہری طاقت کے مالک بن چکے ہیں - پاکستان بھی دنیا میں ایک ملک اور آج بھی ایک ملک ہے ' آج بھی ایک قوم ہے جو مختلف قوموں کا مجموعہ ہے - آج بھی یہاں انسان رہتے ہیں ہماری اس وقت کی مختلف حکومتوں نے پاکستان کے اردگرد معروضی سیاسی حوالے سے ' دفاعی حوالے سے' حالات کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے محسوس کیا کہ اس سلسلے میں ہمیں بھی پیش رفت کرنی چاہیے - اس پیش رفت میں چاہے منتخب حکومتیں رہی ہیں یا غیرسیاسی' غیر جمہوری اور غیرمنتخب حکومتیں رہی ہیں سب نے اس چیز کا اعادہ کیا کہ اس ملک کو ہم نے ایک جوہری طاقت بھی بنانا ہے اوراس سلسلے میں پاکستان معاشی نقطہ نگاہ سے ایک کمزور اور غریب ملک ہونے کے باوجود اس پر اس نے اپنے وسائل کا بہت بڑا حصہ خرچ کیا ہے اور اس دوران اس ملک کے چودہ کروڑ عوام نے اپنے بچوں کے منہ سے لقمہ چھین کر اس مقصد کے لئے دیا - یہ تسلسل ہمارے ڈاکٹر قدیر کی سربراہی میں پایہ تکمیل کو پہنچا اور آج بدقسمتی سے اسی شخص کے اوپر ملکی اور بین الاقوامی حوالے سے جو باتیں ہو رہی ہیں مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسی ڈاکٹر قدیر نے جب ایسے حالات پیدا ہوئے کہ ملک کی بقاء کی خاطر' ملک کی سلامتی کی خاطر با امرمجبوری کیونکہ اس کی مجبوری میں بہت سی باتیں تھیں اس نے زہر کا گھونٹ پی کر اس سارے بوجھ کو اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔ اور آج ہم بہت سی باتیں کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر قدیر قابل داد ہیں کیونکہ انہوں نے با امر مجبوری بہت سی باتوں کو چھپا کر اس ملک کی بقاء اور سلامتی کی خاطر اتنا بڑا بوجھ اٹھایا ہے ۔اب ضرورت یہ ہے کہ اس کی سیکورٹی اس ملک کے ہر شخص پر لازم ہے ۔ اس لئے کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ کے صدر بش اور امریکہ کے وزیر خارجہ

کولن پاول برملا یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت پاکستان کی جانب سے جو بھی ایک عمل ہوا ہے وہ عمل حکومت پاکستان تک محدود ہے۔ اس عمل کو ہم اپنی ضروریات کے حوالے سے آگے لے جائیں گے۔

جناب والا! میں اس ایوان کو اپنے سیاسی تجزیے کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں اگر اس chapter کو دوسروں کے ہاتھوں میں ہم نے دے دیا اور اس کو وہ اپنے مفادات کے حوالے سے لے گئے اور آج ڈاکٹر قدیر اپنے ملک میں ہے خدانخواستہ اگر ڈاکٹر قدیر دوسروں کے ہاتھوں میں چلا گیا تو میں برملا کہتا ہوں کہ یہ کھیل یہاں ختم نہیں ہوگا۔ صرف ڈاکٹر قدیر نہیں ہوگا اس میں جو جو factor جو عوامل اس کے ساتھ رہے ہیں وہ تمام کے تمام دوسروں کے ہاتھوں میں چلے جائیں گے اور یہ ملک ایک ایسے مقام پر پہنچے گا کہ پھر اس ملک کو سنوارنا اور اس پر حکومت کرنا کسی بھی پارٹی کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس chapter کو ہم دوسروں کے ہاتھوں میں نہ دیں۔ ہم ڈاکٹر قدیر کی سیکورٹی کا انتظام کریں۔ حکومت اس کو تحفظ دے تاکہ وہ دوسروں کے ہاتھوں میں نہ جائے۔

آخر میں جناب چیئرمین! میں proposal دیتا ہوں کہ اس وقت جو حالات ہیں ان حالات کے تناظر میں parliament کا مشترکہ کمشن بننا چاہیے۔ اس کمیشن میں تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ اور ان پارٹی نمائندوں کو اپنی پارٹی کی قیادت کا مکمل اعتماد بھی ہونا چاہیے۔ اگر ہم مجموعی پارٹیوں کی قیادت کا اعتماد نہیں لیں گے اور کمیشن بنائیں گے وہ کمیشن سودمند نہیں ہوگا بلکہ تمام پارٹیوں کی قیادت کا اس کمیشن کو اعتماد حاصل ہو تاکہ اس وقت تک جو بھی عمل ہوا ہے اور اس عمل میں جو بھی کمی بیشی ہے، اس کو دور کرنے کے لئے یہی جو سیاسی کمیشن بنے گا، اور بننا چاہیے، یقینی طور پر اس ملک کی بقا، سلامتی، یکجہتی اور مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ ایسی حکمت عملی اور پالیسی بنائے گا کہ ہم اس دلدل سے اپنے آپ کو بحفاظت نکال سکیں۔ تاکہ ایک عمل جو ہم نے اپنے ملکی دفاع کے حوالے سے کیا ہے اس کی بھی بقا ہو اور ہماری ملکی جغرافیائی، معاشی اور سیاسی ساکھ بھی برقرار رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب یہی ہماری ضرورت ہے۔ میں اپنے اپوزیشن اور treasury benches کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ قومی مفادات کے حوالے سے ایک قربانی دے دیں۔ ہمارے اندر جو بھی اختلافات

ہیں ان کو بھلا کر تمام سیاسی پارٹیوں اور دوسری تمام قوتوں کو اعتماد میں لیں۔ افہام وتفہیم سے بیٹھ کر طے کریں کہ جن پریشانیوں اور حالات سے دوچار ہیں ان سے بآسانی نکل سکیں ۔ اس لئے کہ ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ دنیا سے لڑیں ۔ اور لڑائی ملک کے اندر اس وقت ہوگی جب ملک کے اندر سیاسی اور معاشی استحکام نہیں ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب رضا محمد رضا۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ مجھے ایک ایسے موضوع پر جس کی اہمیت اور حساسیت کا اظہار الفاظ کے ذریعےنہیں کیا جا سکتا بولنے کا موقع دے رہے ہیں ۔ اوراس پر میں پختونخواہ عوامی ملی پارٹی جو اس ملک کی نہایت ذمہ دار پارٹی ہے اورمیں محکوم قوموں کی تحریک پونم ، پشتون ، بلوچ ، سندھی سرائیکی قوموں کی جمہوری پارٹیوں ،تحریکوں کے محاذ کی نمائندگی سے بات کرتا ہوں ۔ تو میں جناب چیئرمین! آپ کی اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کی توجہ چاہتا ہوں ۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جناب چیئرمین ! جس نے اس ملک کے وجود کو انتہائی سنگین خطرات لاحق کئے ہیں ۔ ہم پر اقوام عالم کے ایک اہم ادارے، ایٹمی توانائی جیسے عالمی ادارے کی جانب سے ایک ایسےشخص کی جانب سے، البرادی کی جانب سے جس کی شہرت سے تمام دنیا کے ذی شعور لوگ واقف ہیں ۔ ان کی جانب سے اس ملک پر ایف آئی آر کاٹی گئی ہے ۔ ہمارے جرائم کی نشاندہی دی گئی ہے ۔ تو ایسے حالات میں جب یہ ملک اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے دوچار ہو ، اور اس کی سالمیت کو خطرات لاحق ہوں ۔ تو تقاضا عقل سلیم کا یہ ہے کہ اس ملک کی تمام قوتیں ، عوام اور اس کی تمام نمائندہ قوتیں ، انتہائی سنجیدگی سے اس چیلنج ، بحران اورمشکل کو اور ان خطرات کو کنٹرول کرنے کے لئے لائحہ عمل وضع کریں ۔ یہ بدقسمتی ہے جناب چیئرمین! کہ ہمیں چھپن سال گزرنے کے بعد یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ اس ملک کی تمام داخلہ ، خارجہ پالیسیوں میں اس ملک کے عوام کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ۔ اس ملک کی پارلیمنٹ کا ان تمام پالیسیوں میں کوئی عمل دخل نہیں ۔ یہاں کی قوموں اورمنتخب حکومتوں سے کوئی نہیں پوچھا جاتا ۔ اور ان پالیسیوں کا جو اس ملک کے جرنیلوں نے ، اس ملک کی ملٹری اور سول بیوروکریسی نے، اس ملک

کے طالع آزماؤں نے بنائے تھے۔ وہ تمام کے تمام نہ صرف یہ کہ ناکام ثابت ہوئے ہیں بلکہ ان پالیسیوں کے نتیجے میں اس ملک کی بقا کو سنگین خطرات لاحق ہوئے ہیں۔ ہمارے جنرل کو پارلیمنٹ کے مشترک ایوان کے سامنے اعتراف کرنا پڑا کہ ہمیں چار حوالوں سے جنگ جیسی صورتحال کا سامنا ہے' ہماری افغان پالیسی ' ہماری کشمیر پالیسی' ہماری نیوکلیئر پالیسی اور انتہا پسندی اور دہشتگردی کے حوالے سے ہماری پالیسی' اب یہ نتائج لائے ہیں کہ ہر حوالے سے ہمیں ایک جنگ جیسی صورتحال کا سامنا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کونسی پالیسیاں تھیں۔ اب جب عالمی قوتوں کے نمائندہ ادارے نے ہماری FIR کاٹ لی ہے اور جناب یہ وہ البرادی ہے جس نے امریکہ کی تمام طاقت کے باوجود ایک منٹ کے لئے گوارا نہیں کیا کہ عراق میں ایٹمی اسلحہ ہے۔وہی البرادی برملا کہتا رہا ہے کہ ہم نے ان جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ ایسے جرائم ہیں جس نے پوری دنیا کے اس خطے کو اور بالخصوص اس ملک کو خطرات سے دوچار کیا۔ یہ کن کی پالیسیاں تھیں؟ ان کے بنانے والے کون تھے؟ کیا اس کا صرف یہ ازالہ ہے کہ ہم یہ اعتراف کریں کہ ان پالیسیوں کی وجہ سے ہمیں خطرات لاحق ہوئے ہیں یا ہم نے ایسے اقدامات کرنے ہیں کہ جس کے نتیجے میں دنیا کو یقین ہو کہ یہ واقعی ایک ذمہ دار ریاست ہے۔ ہم یہ چیختے چلاتے نہیں تھکتے تھے کہ ہمارا ایٹم بم ذمہ دار ہاتھوں میں ہے اور کہیں بھی دنیا کے کسی ملک نے کسی جنرل کو ایک ملک کے حوالے سے ذمہ دار نہیں سمجھا ہے۔ جناب چیئرمین! دنیا کے سامنے پارلیمنٹ کی یہ تعریف ہے کہ پارلیمنٹ اس ملک کی ہر شے پر قادر ہے' سوائے اس کے کہ ایک عورت کو مرد اور کسی مرد کو عورت قرار نہیں دے سکتی۔ جبکہ ہمارے ہاں کیا ہے کہ ہم نے اب تک پارلیمنٹ کے وجود ہی کو تسلیم نہیں کیا' ہم نے اس ملک کے آئین کے وجود ہی کو تسلیم نہیں کیا' ہم نے اس ملک کی قوموں کی حق خود اختیاری کو تسلیم نہیں کیا۔

یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کی نشاندہی ہم کرتے رہے' خان عبدالصمد خان اچکزئی اور بادشاہ کے دور سے لے کر آج تک اس ملک کے ممتاز اور مایہ ناز سیاسی راہنماؤں کی جانب سے ہر دور میں یہ نشاندہی ہوئی' اس ایوان کے ریکارڈ میں دیکھیں' ہمارے ڈپٹی چیئرمین' عبدالرحیم مندوخیل نے ان تمام پالیسیوں کے نتائج کی نشاندہی کی ہے۔ قومی اسمبلی میں محمود خان اچکزئی نے ان تمام

پالیسیوں کے عبرت ناک نتائج کی نشاندہی کی ہے لیکن جناب چیئرمین! آج ہم یہاں پر پہنچے ہیں کہ اس وقت بھی ہم پر جنرلوں اور دائمی مارشل لاء کی حکومت مسلط ہے۔ کیا ہم دنیا کو یہ باور کرا سکتے ہیں کہ ہمارا ملک ذمہ دار ہاتھوں میں ہے، ذمہ دار ان معانی میں کہ جس کو اس ملک کے کروڑوں عوام کی تائید اور حمایت حاصل ہو۔ ہندوستان ہمارا پڑوسی ہے، اس نے ہم سے دو سال پہلے ایٹمی تجربے اور دھماکے شروع کئے، ہم سے زیادہ قوت کا ایٹم رکھتا ہے۔ اس پر یہ الزام کیوں نہیں ہے کہ وہ ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ میں ملوث ہے۔ کوئی نقش پا ہندوستان کے ایوانوں تک کیوں نہیں پہنچتا، ان کا اور دنیا کے دوسرے ملکوں کا کوئی جرنیل ، کوئی سائنسدان ملوث کیوں نہیں۔ جناب چیئرمین! ہم ان لوگوں میں سے ہیں کہ ہم ایٹم کو اس مہذب دنیا کی جنگ کا ہتھیار نہیں تصور کرتے۔ تمام دنیا اس کو جنگ کا ہتھیار تصور نہیں کرتی۔ ایٹم بم کا زمانہ گزر گیا ہے، سویت یونین تمام ایٹموں کے باوجود سولہ خود مختار قوموں کی سرزمینوں میں تقسیم ہوا اور اس میں یوکرائن جیسی بڑی ایٹمی طاقت نے اعلان کیا کہ مجھے کوئی ایٹم نہیں چاہیے اور یوکرائن نے بڑی شان سے اپنے وجود کو قائم رکھا ہے۔ دنیا کے بہت سارے ممالک ہیں۔ دنیا میں صرف امریکہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دنیا کی طاقتور قوتیں ایٹم بم کے بغیر اپنا وجود رکھتی ہیں۔ ہمیں اس صورتحال سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیے۔ اس ملک پر اقوام عالم کا FIR درج ہوا ہے۔ اگر ہم نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو ہمیں اس کی سزا بھگتنا ہوگی۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ ہماری افغان پالیسی۔ افغانستان میں ہم نے کیا کیا؟ ہم نے افغانستان میں ۲۵ سال تک دہشت گردی کی۔ آج عالمی دہشت گرد ہمارے ہاں بیٹھے ہیں اور ان پر الزام ہے، ان پر یہ شک ہے کہ ہماری وجہ سے ان کے پاس dirty بم ہیں۔ ان کے پاس کیمیائی جراثیمی ہتھیار ہیں جو تمام دنیا کے لئے چیلنج بنے ہیں۔ یہ صورتحال ہم افغان پالیسی بنانے والوں نے اختیار کی ہے۔ ۱۹۹۸ء کے بعد دو بار اس ملک کو ایٹمی جنگ کے خطرے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ ہمارے جنرلوں کی، ہمارے ملٹری اور سول بیوروکریسی کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم نے اس صورتحال سے نجات پانی ہے تو ہم نے پارلیمنٹ کی خود مختاری کو، پارلیمنٹ کی بالادستی کو اور یہاں پر ۱۴ کروڑ عوام کی واقعی حکمرانی کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس ملک کے قوموں کی حکمرانی کو تسلیم کرنا ہوگا۔ جس طرح ہندوستان کی پارلیمنٹ کا احترام ہے

دنیا کی نظروں میں، ایسا احترام ہم نے آپ کی پارلیمنٹ کا قائم کرنا ہوگا۔ پھر دنیا کی کوئی قوت یہ نہیں کہہ سکے گی کہ یہ ایک غیر ذمہ دار ملک ہے۔ یہ غیر ذمہ داری یقیناً ہے کہ تمام دعووں کے باوجود---- آج شیخ صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے مال بچانا ہے، جان بچانی ہے۔ دنیا کی زبان بند کرنی ہے۔ یہ سب کچھ اگر ہم نے کرنا ہے تو ہمیں پارلیمنٹ کا احترام کرنا ہوگا۔ جنرلوں کی ہمیں چھٹی کرنی ہوگی۔ ان کو اپنے کام سے کام رکھنا ہوگا۔ ISI والوں کو اور ہمارے ملٹری والوں کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے اپنے احکامات پارلیمنٹ سے لینے ہوں گے۔ جب تک آپ یہ نہیں کریں گے یہ دنیا کی نظروں میں غیر ذمہ دار ریاست رہے گی۔ ایسے حالات میں کہ اب ثبوت بھی آ گئے ہیں۔ ہم ان چیزوں کو نہ چھپائیں۔ یہ جرائم ہوئے ہیں اس ملک سے۔ ہم نے پھیلایا ہے ایٹم بم کو۔ ایٹم بم پھیلانے والی چیز نہیں۔ ہم نے اپنے لئے حاصل کیا تھا۔ یہ ہم نے ڈھنڈورے کئے تھے کہ یہ اسلامی بم ہے۔ دنیا میں کسی نے یہ نہیں کہا تھا۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میں پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اور محکوم قوموں کے نمائندے کی حیثیت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں اس ملک کے حکمرانوں اور فوجی جنرلوں سے کہ وہ فوری طور پر اس غاصبانہ اقتدار سے دستبردار ہوں۔ اس ملک میں، اس ملک کی منتخب پارلیمنٹ کو تمام اختیارات حوالے کئے جائیں اور اس کے ذریعے قوموں کے اس ملک کے عوام کی نمائندہ پارٹیوں کی ایک کانفرنس ہو جو اس گھمبیر اور تباہ کن صورتحال سے اس ملک کو نجات دلانے کے لئے اپنا لائحہ عمل طے کرے۔ ان کو مزید حکمرانی میں رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس ملک کے خلاف عراق سے زیادہ خطرناک کارروائی ہوگی۔

جناب چیئرمین! عراق نے امریکہ کی تمام سامراجی قوت کو باطل ثابت کیا۔ ہم نے جو اس ایوان میں کہا تھا کہ امریکہ کے لئے ویت نام ثابت ہوگا۔ ویت نام ثابت ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اب اپنی تقریر ختم کریں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! یہ انتہائی سنگین صورتحال ہے۔ اس صورتحال میں تمام قوتوں کو مل کر اس ملک کے ان خطرات کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کرنے ہیں۔

محض اعتراف سے یہ نہیں ہوگا۔ یہ پالیسی ہم نے ایسی کنٹرول کرنی ہے کہ دنیا کو ہم نے یہ یقین دلانا ہے کہ آئندہ ایسے سنگین جرائم کا ارتکاب اس ملک سے نہیں ہوگا۔ یہ ایک فرد کی ذمہ داری نہیں ہے۔ دنیا کو ہم بے وقوف نہ سمجھیں۔ ہم اس معاملے کو بچگانہ انداز سے نہ کھیلیں۔ ایک شخص سے دنیا سمجھ کر کہ صرف ایک قدیر کا یہ جرم ہے اور باقی ہم سب بے گناہ ہیں۔ اگر یہ خوش فہمی ہے تو ہمیں اس خوش فہمی سے نکلنا چاہیے۔ ہمیں اپنے مستقبل کو، اپنی بقا کو، اپنے وجود کو محفوظ کرنے کے لئے اب سنجیدہ اقدامات کرنے ہوں گے۔ افغان پالیسی، کشمیر پالیسی، دہشت گردوں کے حوالے سے پالیسی، nuclear حوالے سے پالیسی، معاشی، ثقافتی، داخلہ اور خارجہ پالیسی، ان سب کے حوالے سے پارلیمنٹ کو فیصلے کرنے کے اختیار کا سرچشمہ تسلیم کرنا ہو گا۔

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

جناب رضا محمد رضا: G.H.Q کو نہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I think, we will ask the Minister now to make a statement

مسز تنویر خالد: جناب چیئرمین! معزز ممبر کو چاہیے کہ جب وہ تقریر کر رہے ہوں تو مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔ یہ میری گزارش ہے۔

پروفیسر غفور احمد: جناب والا، میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! اس وقت ہم نے پارلیمانی leaders کے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا کہ پارٹی leader اور جو چند movers تھے، وہ تقاریر کریں گے۔ باقی کو مواقع بعد میں ملیں گے۔ اس طرح time fix ہوا تھا اور یہ decide ہوا تھا۔

پروفیسر غفور احمد: میرا نام اس میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا نام اس میں نہیں ہے۔ Movers میں آپ کا نام نہیں ہے۔

پروفیسر غفور احمد: میرا نام movers میں نہیں ہے۔ آپ نے اور لوگوں کو بھی

تو time دیا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ طے ہوا تھا کہ کچھ دیگر ممبران بھی بولیں گے تاکہ توازن رہے۔ اس لحاظ سے ان کو وقت دیا گیا ہے۔

پروفیسر غفور احمد: میرا نام بھی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ اپنا نام پارلیمانی لیڈر کو دیں۔ ہم نے جب فیصلہ کیا تو اسی کے تحت چلیں گے۔ پھر پارلیمانی leaders کو بٹھا کر بات کرنے کا کیا فائدہ ہوا ۔ آپ کے پارلیمانی لیڈر وہاں موجود تھے۔

پروفیسر غفور احمد: یہ ساری چیزیں طے کرنے کا پھر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے نام دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: نام تو دیا ہوا ہے لیکن اس وقت جب یہ فیصلہ ہوا تھا ' اس وقت آپ کا نام نہیں تھا۔

میاں رضا ربانی: جناب والا' اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ بات یہ طے ہوئی تھی کہ movers بولیں گے اور ابھی ایسے movers موجود ہیں جنھوں نے تقریر نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین : کون سے ہیں۔

میاں رضا ربانی: صفدر عباسی ہیں۔۔

جناب چیئرمین : عباسی صاحب کا نام اس میں ہے۔

میاں رضا ربانی: یہ mover ہیں. he has not spoken yet.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ O.K.

میاں رضا ربانی: اس کے بعد یہ طے ہوا تھا۔۔

جناب چیئرمین : علاوہ ازیں تین گھنٹے کا time بھی رکھا تھا ۔اس میں کچھ لوگوں نے زیادہ time بھی لیا ہے۔ اس لئے جب ایک چیز طے ہوئی ہے تو پھر اس پر چلنا چاہیے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ پوری بات سن لیں تو بات واضح ہو جائے گی۔ تین گھنٹے کا وقت بھی تھا اور یہ بھی تھا کہ پارلیمانی لیڈر بولیں گے اور اس کے بعد movers بھی بولیں گے۔علاوہ ازیں دوسرے ممبران جو بات کرنا چاہیں گے، ان کے نام دیے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: باقی ممبران کا نام نہیں تھا۔ یہ فیصلہ ہوا کہ باقی ممبران کو بعد میں موقع ملے گا۔ وسیم صاحب! وہاں آپ بھی موجود تھے۔ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جب بعد میں discussion ہو گی تو باقی ممبران کو بھی موقع ملے گا۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: جناب والا! بعد میں بولنے کا مسئلہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: پھر meeting کرنے کا فائدہ کیا ہوا۔ رضا صاحب! دیکھیں credibility بھی ایک چیز ہوتی ہے۔ تاہم مختصراً دوسرے ممبران بولنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو چیز decide ہوئی تھی اس میں اس چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ وسیم صاحب بھی وہاں موجود تھے۔

میاں رضا ربانی: یہ ایک ایسا issue ہے---

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سب نے بول لیا ہے۔ جنہوں نے move کیا تھا، انہوں نے بول لیا ہے۔ Adjournment Motion کا ایک وقت مقرر ہے۔ ہم نے Rules کے تحت ہی چلنا ہے۔ سب کو club کرکے ہم نے دو گھنٹے کی بجائے اس کا وقت تین گھنٹے اسی لئے رکھا تھا کہ سب بول لیں۔

میاں رضا ربانی: Rules کے تحت چلیں تو یہ بہت اچھا ہو گا۔

جناب چیئرمین: ضرور چلیں۔ لیکن agree کرکے ہی چلیں۔یہ اس لئے طے ہوا تھا۔

میاں رضا ربانی: مسئلہ صرف یہ ہے کہ Rules صرف اپوزیشن کے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین: Rules کے تحت ہی ہم چل رہے ہیں۔ آپ سب نے agree کیا تھا۔ اس کے حساب سے ہی چلنا ہے۔ بہرحال اگر آپ نے بولنا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

ہے لیکن آئندہ کے لئے خیال رکھیں کہ جب ایک چیز agree ہو جائے تو اس کی پابندی کی جائے۔

میاں رضا ربانی: دو بندوں نے بولنا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے دو رکن بول لیں لیکن in future we must be clear on what we agreed. مختصر تقریر کریں۔ ٹھیک ہے۔

(مداخلت)

جناب محمد اعظم خان سواتی: میں مختصراً ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ مختصر بات کریں۔سواتی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب ! آپ بیٹھیں ۔ سواتی صاحب پہلے بات کر لیں ۔

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much for giving me this opportunity Since I was not a mover of this Adjournment Motion, I have only requested for one minute and I will make sure that I will complete my statement in one minute.

I will quote two experts on this particular issue, one is Mr. Al-Bradi who is the Head of Nuclear Agency. He has already concluded that the facts we have taken out of Mr. Khan is only the tip of the iceburg. I will leave it here. Second expert is Stephen Cohen, who is called as an expert in Brooking Institute in United States and he says, "today, the biggest hinderance for United States foriegn policy is Pakistan". Now, I am sharing something with you that our adversaries, and I am not going to name any country, they are trying their best to move a Bill in Congress to put sanctions on Pakistan. This Bill will be a disaster for my country. I am

the only Pakistani who has given up his American citizenship and have come to this country to serve this great nation. Mr. Chairman, with the grace of Almighty, we, living in the United States all Pakistanis have faced this crisis before, in 1993 when my country was going to be declared as terrorist state again in 1995, again in 2000. That moment *Inshallah* will never ever come but I would urge both sides of the isle that it is a sensitive issue, we should keep our House in order rather than blaming Iran, North Korea or Libya or even the United States. Please have collective consensus on both sides because the security of this nation is more deer to me. Thank you very much.

جناب چیئرمین: پروفیسر غفور احمد۔

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ کاش ان کے ساتھیوں میں جنرل مشرف صاحب کو بھی کوئی یہ مشورہ دینے والا ہوتا کہ حساس معاملات میں احتیاط اور مشاورت سے کام لیا کریں۔ اس معاملے میں دو آراء نہیں ہو سکتیں کہ بہت زیادہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار کسی ملک کے پاس بھی نہیں ہونے چاہئیں۔ البرادی کا نام یہاں بار بار لیا گیا ہے ابھی حال ہی میں انہوں نے بڑا اہم بیان دیا ہے۔اور اس میں انہوں نے دو نکات بیان کیے ہیں۔ پہلی بات انہوں نے یہ کہی کہ ایٹم بموں کا سب سے زیادہ ذخیرہ امریکہ اور مغربی ممالک کے پاس ہے اور سب سے زیادہ ایٹم بموں کی تعداد امریکہ کے پاس ہے۔

دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ امریکہ اور ان کے حواری مغربی ممالک کو یہ بات بھی سوچنا چاہیے کہ اقوام عالم میں کمزور قوموں اور عوام میں یہ خیال کیوں پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنی حفاظت اور بقا کے لیے ایٹمی قوت بنیں۔ پھر میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ یہ امریکہ ہے جس کے پاس ایٹم بموں اور دیگرتباہی پھیلانے والے اسلحہ کا ذخیرہ ہی موجود نہیں ہے بلکہ یہ وہ واحد

ملک ہے جس نے ویت نام میں بہت زیادہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کرکے بے انتہا لوگوں کو سپرد خاک کر دیا۔ افغانستان میں اس نے ایسے بم چلائے کہ جو لوگ پناہ گاہوں اور کوہ کے اندر حفاظت لیے ہوئے تھے۔ اس بم نے آکسیجن suck کر لی گئی اور وہ باہر نکلنے پر مجبور ہو گئے تو فائرنگ کرکے ان کو شہید کر دیا گیا پھر جیسے مجھ سے پہلے کہا گیا ہے کہ ہیرو شیما اور ناگاساکی پر بھی بم برسانے والا یہ امریکہ ہی تھا۔ اس لیے یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دوسری قومیں یہ بات سوچیں کہ ہمیں اپنی بقا اور حفاظت کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

دوسری بات جو البرادی نے کہی ہے وہ بھی بڑی اہم ہے۔ انہوں نے یہ بات کہی کہ ایٹمی رازوں کا leakage سب سے زیادہ امریکہ اور مغربی ممالک سے ہوا ہے۔ جنوبی ایشیا سے اس کے مقابلے میں leakage بہت کم ہوا ہے لیکن سب سے زیادہ نزلہ ہمارے اوپر گر رہا ہے۔ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے اس پر ہمیں فخر ہے لیکن میں یاد دلاؤں گا کہ جب بھارت نے 11 اور 12 مئی 98ء کو ہماری سرحد سے تقریباً 70 میل کے فاصلے پر ایٹمی دھماکے کیے۔ ان دھماکوں کے بعد اس نے دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ پاکستان سے کہا کہ تم کشمیر میں دہشت گردی بندکرو ورنہ ہم تمہیں سبق سیکھا دیں گے۔ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔یہ وہ پس منظر تھا جس کی وجہ سے پاکستان کو مجبوراً 28 اور 30 مئی کو ایٹمی تجربات کرنا پڑے اور وہ کامیاب تجربات تھے۔ ڈاکٹر قدیر اس پوری سائنس کے founder ہیں - IAEA نے کیا خط لکھا ہے، ہمیں اس کے مندرجات کا علم نہیں ہے لیکن میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً ایک درجن سائنسدان زیر حراست ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ ان سے کون پوچھ گچھ کر رہا ہے۔ ملک میں ادارے موجود ہیں۔ پارلیمنٹ ہے اور یہ بات باعث شرم ہے کہ پارلیمنٹ کو پوری طرح سے اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ کون لوگ ہیں۔ کیا خطا کی ہے، ان سے کیا پوچھ گچھ کی جا رہی ہے؟ کیا جرم ان سے سرزد ہوا ہے؟ عدلیہ ہے -عدلیہ کا عالم یہ ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کی راولپنڈی برانچ میں جب حبس بے جا کی درخواستیں دائر کی گئیں تو Advocate General آتے نہیں تھے، جب جج نے زیادہ زور دیا کہ Advocate General عدالت میں پیش ہوں تو Advocate General Sahib تشریف لائےاور انہوں نے عدلیہ، ہائیکورٹ کے سامنے Judges سے کہا کہ جناب والا، آپ کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار

نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ سائنسدانوں کو جو ہماری حراست میں ہیں ، ان کو آپ کے سامنے پیش نہیں کیا جائے گا۔

عبدالقدیر خان نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر آ کر اعتراف جرم کیا ہے۔ پوری دنیا میں اس کی تشہیر کی گئی ۔ آج پوری دنیا میں اسے گفتگو کا موضوع بنا دیا گیا ہے ۔ کہا گیا کہ انھوں نے اعتراف کیا کہ ایران، لیبیا اور شمالی کوریا کو انھوں نے یہ چیزیں دی ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ ابھی حال ہی میں ایران نے پھر لیبیا نے اور بعد ازاں کوریا نے ، تینوں نے تردید کی ہے کہ ہمیں پاکستان سے ایٹمی راز نہیں ملا ہے ۔ یہ مقصد سارا کیا ہے؟ پورا مقصد یہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ پاکستان کی ایٹمی قوت محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے ۔ یہ بات خود صدر بش نے کہی ہے کہ جب تک ہم اس کو بالکل تباہ نہیں کر دیں گے black marketing کا جو network ہے، اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ابھی EU کا ایک وفد پاکستان میں آنے والا ہے ، یہاں آنے سے پہلے انھوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی قوت محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے ، اسے کسی بین الاقوامی مشترکہ کمان کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے۔ یہ وہ مقاصد ہیں جن کے لئے ہم پر تمام الزام تراشی کی جا رہی ہے ۔ یہی بات بھارت نے کہی ہے ؛ یہی اسرائیل نے کہا ہے اور امریکہ اور اس کے اتحادی یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ایٹمی قوت سے محروم کر دیا جائے تا کہ وہ دشمنوں کے لئے ایک ترنوالہ بن جائے۔

جناب والا، میں آپ کے سامنے پانچ نکات پیش کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے ایٹمی سائنسدانوں نے اگر کوئی جرم کیا ہے تو انہیں اعلیٰ عدالتوں میں لایا جائے اور پوشیدہ طور پر جو پوچھ گچھ کی جا رہی ہے ، یہ سلسلہ بند کیا جائے۔ ملک کا آئین اور قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہیں حراست میں رکھنے کا معاملہ بھی عدالتوں پر چھوڑا جائے ۔ اگر عدالتیں یہ سمجھتی ہیں کہ انہیں حراست میں رکھا جائے تو رکھا جائے ورنہ انہیں رہا کیا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ ڈاکٹر قدیر ہمارا قومی ہیرو تھا ، قومی ہیرو ہے اور قومی ہیرو رہے گا، انشاء اللہ۔

چوتھی بات یہ ہے کہ پاکستان کسی دھمکی میں آ کر اپنی ایٹمی صلاحیت پر کوئی بیرونی

قدغن قبول نہ کرے اورحتمی طور پر حکومت کی طرف سے اس بات کی یقین دہانی کروائی جائے کہ کسی حال میں کوئی بیرونی کنٹرول قبول نہیں کیا جائے گا۔

یہ بات بھی بتائی جائے کہ CTBT اور NPT پر دستخط نہیں کئے جائیں گے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے مطالبہ کیا جائے کہ اسلحہ کے جو انبار وہ لگا رہے ہیں ' اسے وہ ختم کریں' اس لئے کہ اس طرح سے اس کا رویہ پوری دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہے۔IAEA اپنی توجہ ہماری طرف کرنے کی بجائے امریکہ اور ان بڑے ممالک کی جانب کرے کہ جن کے ہتھیار پوری دنیا کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین' پاکستان کے عوام اپنی حکومت کے طرز عمل سے غیرمطمئن ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ ایٹمی قوت کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے ' اس کو محفوظ بنائیں گے اور پاکستان ایٹمی قوت ہے اور انشاء اللہ رہے گا اور ہمیں دنیا سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ پاکستان کو ایٹمی کلب کا ممبرتسلیم کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین:۔ پروفیسر محمد سعید صدیقی۔

پروفیسر محمد سعید صدیقی : بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

For the last three and a half hours. the debate is going on and lot of points have been raised and answers to several points have been given. On this issue, I will speak only a few points that is what we are fearing for, what we are afraid of is that the so called power will pressurise us to do more on this issue but in today's press, it has appeared that they have accepted our stand that the proliferation was on the part of a few scientists and neither government nor the state was involved. So, when this has been accepted, I don't think there is much left to debate on because it is a very sensitive issue, everybody admits and we should not open pandora's box to go more into it as our stand has been accepted by IAEA as well as by those, whom we call the decision makers. Here

reference has been made to the speech of President Bush . Colin Powel's statements but now recently latest is that today whatever press says i.e., what we have said, it has been accepted that the proliferation is on part of individuals not as a state policy. not as government policy. So. therefore. I would say that we should not go more into details of it, we should not open pandora's box and further the proposal of constituting a Commission or committee comprising members from both sides has been spoken about. I support the idea that it would be right step to satisfy the nation that the independent commission of this House comprising members from both sides be constituted. Thank you very much.

Mr. Chairman: Yes. Mr Khosa.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Thank you Mr. Chairman, the marathon session has tested our patience and today it appears that we are genuinely and really in a House of Lords. The sentiments of the people of Pakistan sir, let me tell you, go in the urban area, go in the rural area, go in the streets, go any place in Pakistan and not a single Pakistani is prepared to believe the government's version or General Pervez Musharraf's version that it is Dr. Qadir who has taken bribe or it is the nuclear scientists who have done something against the national interest. not a single Pakistani is prepared to believe this. I am really shocked that this House is showing apathy to it. This House and the government have said that let's burry it like the main leader of the government party has said on the other side. The shocking thing is sir,

that every Pakistani believes that they are our national heroes. Today it was banner head news in the "Dawn" that Dr. Qadir has suffered a heart attack, his wife is suffering heart attack, the apparatus and the doctors were taken to the House and they are in a pathetic condition. Is that the way we deal with our heroes? Is that the way we kill our heroes? This is exactly what we did to the great visionary Zulfiqar Ali Bhuto. Zulifqar Ali Bhuto was the pioneer, he was the one visionary, who not only retrieved 93000 soldiers from the Indian jails who had surrendered unceremonially at the hands of Gen Arora but he is the one who thought that Pakistan has to survive and Pakistan has to come up as a prudent nation in the comity of world and the Islamic Umma has to rise to some eminence then you need to have an OIC. He is the one who visioned that there should be an Islamic bomb because the christianity has a bomb, if the communists have a bomb and India is also developing the same technology and the other countries have it. Pakistan can only have this deterrence and live up to the world if Pakistan has the nuclear capability. He is the one who saw a Muslim commerce emerge. He is the one who thought that there should be a Muslim Bank. He is the one who visioned a Muslim secretariat. And look what we did to him. He did everything to bring about this programme. He brought Dr. Qadir. He laid the foundation stone of KRL and he went through it and what we did to him. We , of course did what we are now exactly doing Dr. Qadir again. Is that the way we deal with our heroes and look at, what we did to Nawaz Sharif? Mian Nawaz Sharif detonated it despite the fact that there was a pressure on him and what have we done

with Nawaz Sharif? We have convicted him to imprisonment of life and we have packed him and his entire family and sent him abroad. Is that the way what we are going to deal with our national heroes? Why are we apologetic? Does anyone in Pakistan believe that Dr. Qadir Khan made a voluntary statement on the Television? Does anyone on earth believe that it is a legal venture which the Pakistani Government, the Pakistani Establishment and the Pakistani regime has done with the scientists for three long months.

This nation is going through a painful agonising period. The scientists have been picked up under what authority of law? They have been kept in illegal confinement under what authority of law? Therefore, for the last three months or two months or more than two months in whose custody are they? Is there any law which regulates their custody? Have we forgotten the Constitutional fundamental rights that nobody can be kept in custody without producing him before a court of competent jurisdiction in 24 hours? Do we forget that it is his fundamental human inbuilt and inborn right to be represented by a counsel of his choice. And his family does not know. Is it not true that he was brought from the Headquarters and taken to the television and a written draft was given in his hand and he was reading. That was most shameful to the nation itself? Not a single Pakistani, sir, believes that it was a free voluntary statement which our national hero made and the wrath of the people of Pakistan was even there. He was conscious because he said, "he is my hero also." If he is your national hero on the one hand and on the other hand you will

say he has sold away these things. Was that a confession? I am a lawyer. I know what a confession is. He never said that he had done anything which was illegal. He never said that he has done anything which was immoral. He said it was in the supreme interest of Pakistan and it was an error in judgement. Now, that was not a crime. What are you pardoning him for? You are pardoning him for nothing. Article 45(1): then there is the approval. Mr Rabbani has said then the third is 494 of the Code of Criminal Procedure. None of the eventualities had come and you are certainly pardoning him, removing him of the scene. Now, you are painfully killing him. You are killing him like you killed Zulfiqar Ali Bhutto, like you marooned and threw away Nawaz Sharif. You are eliminating all your national heroes. Unfortunately this is what has always happened.

This is why we say that whenever the Armed Forces or the Establishment has taken over control, they do not have the political acuemen. For God's sake what you need presently is a visionary like Zulfiqar Ali Bhutto. What you now need is to bring back your leaders. You need to bring back Mohtarma Benazir Bhutto. You need to bring back Nawaz Sharif over here. You need to have a national consensus over here. It is not the armament which is the strength of a nation. It is the unity which is the strength of a country, which is the strength of a nation. You need to have internal unity and believe me you can control and you can do anything, any problem can be mitigated, any problem can be overcome provided you have the strength, you have the energy, you have the will, you have the unity, you have the force of the people of Pakistan behind

you. But not through the dubious way in which we are proceeding. I am really surprised why are we apologetic? What is law? O.K. Let me presume that we have given something to some of our Muslim brethren or to Korea in lieu of missiles or whatever it is. The question is what law have we violated? Does America possess these items under the law? Does Russia possess these? Is not Israel crucifying the Arab world over there? Is there any law for them? Has India detonated or has India got the Atom Bomb under any law? Did we get the Atom bomb capacity and capability under any law? The question is which law have we violated? Why are we apologetic in all this matter and why are we saying here that let us be very polite? Let us be docile. America is going to catch us by the neck or someone is going to throw us into the winds and shred us into parts. We are in fact humiliating these scientists. We are humiliating the nation of Pakistan. We are humiliating our own country and at what cost? Just to appease America. This is where the Establishment...... Whenever the Government is unrepresentative. in undemocratic hands then this is what happens. If you have a democratically elected Prime Minister, Elected President over here and a national consensus, there is no question that you cannot overcome this problem.

Sir, therefore, let me very firmly make an appeal here that the first thing, we must bring back the genuine leaders of Pakistan to the country. We must have a national consensus. We must stand solidly behind the scientists, solidly behind the people of Pakistan, solidly behind our Atomic Energy and our Atomic Power and let us defend the borders and

frontiers and the ideals of Pakistan with our blood and sweat and let us be Pakistani and think for Pakistan and, therefore, let us forget that we belong to, either this side or that side, but let us be Pakistani, let us be proud of our programme, let us be proud of our scientists, let us not be apologetic, let us not surrender to American hegemony or any other hegemony. Thank you very much, sir.

Mr. Chairman :Mr. Nisar Ahmed Memon

Mr. Nisar Ahmed Memon : Thank you Mr. Chairman. When this evening the debate started, I thought it was the debate on the National Security. I thought it was the discussion in your room with the leaders that there will be a discussion on the national security which relates to the nuclear issue, but what we heard from the other side, it was only a plea to bring back two of the leaders who I do not know under which law they went, but they voluntarily left this country. Whether it was Nawaz Sharif, who left with the family or it was Mohtarma Benazir Bhutto who voluntarily left. They call it self exile. All along we heard the plea that they should return. Are these two people this country is going to be subjugated to or we are haunted by the fact that only the party leader can save this country. I thought we will talke about the national security.

کیونکہ عوام یہ سنتے ہیں لہذا میں یہ چاہوں گا کہ سارے مسئلے کو، جس کا کہا جا رہا ہے کہ یہ قومی سلامتی کا ایشو ہے تو آیئے قومی سلامتی کے ایشو پر بات کرتے ہیں۔ اگر قومی سلامتی کا ایشو ہے تو الحمدللہ پاکستان 71 کے بعد، میں اس سے پہلے جانا نہیں چاہتا کیونکہ کچھ دوستوں کو اس سے بھی ناراضگی ہوسکتی ہے، کچھ تکلیف بھی ہوگی، ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے اس چیز کو

دیکھ کر کہ سیاست دانوں نے وہ حالات پیدا کئے جن میں ہزاروں لوگوں کو وہاں رک جانا پڑا۔ پھر وہاں سے لانا پڑا۔ لہذا ان پچیس سالوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب آتے ہیں 71 کے بعد۔ الحمدللہ پاکستان نے ترقی کی ہے۔ کون کہتا ہے کہ پاکستان نے ترقی نہیں کی ہے۔ پاکستان ہر دور میں آگے بڑھا ہے۔ ان کے دورِحکومت میں بھی آگے بڑھا ہے۔ جو حکومتیں چلی گئیں ان میں تھوڑا بہت آگے بڑھا ہے۔ مگر اب دیکھیں، قومی سلامتی کے لئے اقتصادی ترقی کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے اور الحمد للہ وہ پچھلے چار سالوں میں ہوئی ہے۔ چار سالوں میں اقتصادی ترقی ہوئی ہے اور ان چار سالوں میں، اگر یہ کہا جائے کہ قومی سلامتی کے لئے، جغرافیائی سرحدوں کو بھی ہم نے محفوظ رکھا ہے۔ کیا یہ بھول گئے ہیں کہ ایک سال تک حکومت ہندوستان کی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر کھڑی تھیں اور ہماری پاکستانی فوج اور پاکستان کے عوام نے ان کا مقابلہ کیا اور کوئی آگے نہیں بڑھ سکا تھا۔ قومی سلامتی کی اگر بات کرتے ہیں تو پاکستان کے عوام نے کی ہے، پاکستان کے ان اداروں نے کی ہے جنہوں نے دشمنوں کو روکا ہے۔

یہ بھی دوستوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ پاکستان ختم ہوگیا۔ کہاں سے ختم ہوا، اگر وہ گیارہ ستمبر والے فیصلے صدر صاحب نے نہ کیے ہوتے تو شاید پاکستان کا خدانخواستہ آج وہی حشر ہوتا جو عراق کا ہوا ہے۔ یہ بھول گئے ہیں کہ قومی سلامتی کے لئے کچھ فیصلے کئے جاتے ہیں اور وہ بولڈ فیصلے کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ فیصلے ایک شخص نے کئے ہیں، نہیں، یہ شخص کی بات نہیں ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کو آپ کے لیڈر نے 12 اکتوبر کی تبدیلی پر سراہا ہے۔ یہ بھی آپ کو علم ہے کہ 9/11 کے بعد پاکستان کی سلامتی کو محفوظ رکھا گیا۔ آپ کو یہ بھی علم ہے کہ 2002 میں میزائل کے کتنے تجربے ہوئے۔ یہ سب کیا تھا؟ یہ اگر پاکستان کی سلامتی کے لئے نہیں تھا تو کس کے لئے تھا؟ یہ کسی لیڈر کو ملک واپس بلانے کے لئے یا ملک سے باہر بھیجنے کے لئے نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں خدا کے واسطے آئیے حقائق کو تسلیم کیجیے، دیکھیئے پاکستان کے بھارت سے تعلقات کیسے ہیں، یہاں پر فوجیں سامنے کھڑی ہوئی تھیں، آج بہتر ہوئے ہیں۔ یہ کس نے کیا ہے۔ اداروں میں کیا ہے۔ کیا یہ ادارہ نہیں ہے جس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین! یہ حکومت چل رہی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ کس کو حق ہے یہ فیصلہ کرنے کا؟ تو آئیے میں بتاؤں کہ کیا انہوں نے حکومت نہیں کی ہے؟ یہ بھول گئے ہیں وہ دن

جب انہوں نے حکومت کی اور جس انداز سے کی اسے بھی ساری دنیا جانتی ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد ہے کہ Constitution بنتا تھا اور پتنے کے بعد یک طرفہ طور پر amendments بھی آتی تھیں اور دنوں میں آتی تھیں۔ وہ ساری چیزیں ہم چھوڑتے ہیں مگر میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جب پاکستان کی سلامتی کو خطرہ نہیں ہے تو کیوں ہم بات کر رہے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی خطرے میں ہے؟

ساری چیزیں اب ختم ہو گئی ہیں۔ پاکستان الحمدللہ اچھے ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت پارلیمنٹ موجود ہے۔ صوبوں میں اسمبلیاں موجود ہیں۔ الحمدللہ جمالی صاحب کی حکومت ہے۔ یہ کہنا کہ صدر صاحب نے ایک فیصلہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ پہلی بات کہ یہ فیصلہ National Command Authority نے کیا۔ انہوں نے پھر یہ کیبنٹ کو بھیجا تو کیا کیبنٹ آپ میں سے نہیں ہے۔ کیا اس ایوان سے نہیں ہے؟ کیا نیشنل اسمبلی سے نہیں ہے؟ کیا elected نمائندوں سے نہیں ہے؟ یہ وہی نمائندے ہیں جنہیں عوام نے بھیجا ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ کابینہ کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ کوئی فیصلہ کرے تو پھر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ عوام نے جن کو elect کر کے بھیجا ہے ان کو یہ حق نہیں ہے۔ یہ تو پھر عوام کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ ان کا حق چھیننا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہوں گا کہ پاکستان میں الحمدللہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ National Command Authority نے فیصلہ کیا، وہ کابینہ میں گیا اس کے بعد ایک صدر کی حیثیت سے انہوں نے اس کو معافی دی۔ اس بات پر یہ کہنا کہ ہمارے ڈاکٹر قدیر صاحب وہاں لائے گئے یہ تو بچوں والی بات ہے۔ کہیں پر کسی نے دیکھا کہ ان کو پسینے آ رہے تھے، کہیں انہوں نے دیکھا ہے کہ وہ گھبرائے ہوئے تھے، الحمدللہ جو جانتے ہیں ڈاکٹر قدیر کو، ان کے الفاظ وہی تھے جو اکثر باتوں میں وہ کہتے ہیں۔ الحمدللہ انہوں نے وہی باتیں کہیں۔ انہوں نے قوم سے معافی مانگی۔ جب ایک شخص یہ کہہ رہا ہے تو ہم آپ کون ہوتے ہیں، وہ ہمارے ہیرو ہیں تو کم از کم ہیرو کا تو ہم پاس رکھیں کہ جو وہ کہتے ہیں اسے ہم مان لیں۔

اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ پاکستانی قوم کو خدا کے واسطے اس مشکل سے نکالیے۔ کیا ہر وقت ہم یہ کہتے ہیں کہ قوم ختم ہو گئی، تباہی آ گئی، کسی پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے، ملک چلا گیا۔ یہ ساری چیزیں ہم کس کو بتانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے اس فیصلے پر امریکہ، ایک super

power تک نے پاکستان کے اس ایٹمی پروگرام پر اب مزید گفتگو کرنے کی بات نہیں کی ہے۔ الیکشن وہاں بھی ہو رہے ہیں، بھارت میں بھی ہو رہے ہیں، اگر وہ کسی چیز کو استعمال کرنا چاہتے ہیں تو کریں مگر جہاں تک تعلق ہے پاکستان کا، پاکستان اس وقت محفوظ ہے۔ کون کہتا ہے کہ نہیں ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہم عوام کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ سارے نمائندے جو یہاں بیٹھے ہیں یہ پاکستان کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ یہ کہنا کہ جمہوریت نہیں ہے تو یہ کون ہیں جو یہاں پر چار گھنٹے سے بات کر رہے ہیں۔ جمہوری طریقے سے بات ہو رہی ہے۔ گفتگو ہو رہی ہے اور جہاں تک قانون کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اکیس سوال یا جواب یقیناً ہیں۔ جوابات دیئے بھی گئے ہیں مگر یہ کہنا کہ جو فیصلے ہوئے تھے، جو صدر صاحب نے آپ کو یا قوم کو سنایا تو اکیس سوالات کیے گئے، میں سمجھتا ہوں جو حکومت میں تھے وہ جانتے ہیں ہزاروں سوالات آئے ہوں گے ان کے مسائل کا حل کیا گیا، اس کے بعد ایک نتیجے پر پہنچے۔

یہ کہنا کہ پاکستان کا پروگرام ختم ہو جائے گا تو میں یہ کہتا ہوں کہ میزائل کے لئے صدر صاحب، پاکستان کے صدر خود یہ کہتے ہیں کہ ہم میزائل ٹیسٹ کرنے والے ہیں، دوہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل کا۔ کون ہے جو اس کو جھٹلانا چاہتا ہے، کیا یہ وہی شخص نہیں ہے، وہی صدر نہیں ہے جنہوں نے ۲۰۰۲ میں تجربے کیے تھے۔ پاکستان کی سلامتی کے لئے الحمدللہ سارے حفاظتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ آپ آئیے، مل کر کام کرتے ہیں۔ ان جذبات کو بھول جائیے، اگر دو لیڈروں کو لانا ہے تو وہ آپ کا ایک سیاسی عمل ہے، اس کو قومی سلامتی کے ساتھ نہ جوڑیئے۔ آپ اداروں کی بات کرتے ہیں۔ آئیے ہم بھی اداروں کی بات کرتے ہیں۔ اداروں میں شخصیات نہیں آتی ہیں۔ میں آج صدر صاحب کی بات کرنے والا نہیں تھا مگر چونکہ اتنی باتیں کی گئیں ان کے خلاف اور اتنی باتیں دوسرے لیڈروں کی یا شخصیات کی کی گئیں تو میں نے سمجھا کہ توازن برقرار رکھنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ میں اپنے دوستوں کو یاد دلاؤں کہ شخصیات کی بات نہ کریں، اداروں کی بات کیجیئے، یہ ایک ادارہ ہے، الحمد للہ اب آپ تشریف لے آئے ہیں۔ اب دیکھیئے اس ملک میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا تھا کہ قانونی، آئینی، سیاسی مسئلہ ختم ہو گیا۔ آپ نے LFO کے بعد اس میں شرکت کی ہے، ان ایوانوں میں بیٹھے ہیں، بات ہو رہی ہے۔ آئیے اور بھی مسائل ہیں ان کو discuss کریں۔ پاکستان کے عوام چاہتے ہیں کہ مسائل پر کھل کر بات

کریں۔ ہم بھی چاہتے ہیں مگر صرف یہ کہنا کہ ایک شخص فیصلے کر رہا ہے' یہ غلط ہے۔ یہ پاکستان کے اداروں کی توہین ہے ۔جو بھی یہ کہتا ہے کہ ایک شخص فیصلے کر رہا ہے یہ ہماری حکومت کی توہین ہے۔ آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ آئیے! ملک کے لئے کام کرتے ہیں قوم کو مضبوط کرنے کے لئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی صلاحیتوں کی داد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس جرات اور دانش مندی اور جواں مردی سے آپ نے in camera کی بجائے open بحث کرائی ہے' آپ کو اس جرأت کی داد جاتی ہے اور جس ذمہ داری کا Opposition نے مظاہرہ کیا ہے' ایک دو نے اگر اپنے سیاسی زخم دکھائے ہیں تو کوئی بات نہیں ایسا ہوتا ہے اسمبلیوں میں۔

سوال یہ ہے جناب چیئرمین! کہ جو ان کو درد ہے' جو ان کے جذبات ہیں اس میں وطن سے محبت جھلکتی ہے اور یقیناً انہیں یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اس طرف بیٹھے ہوئے ممبران بھی اسی محبت سے' اسی جذبے سے' اسی جوش' ولولے' دبدبے' طنطنے' اور قومی غیرت سے آراستہ ہیں جس کا وہ گاہے بگاہے اظہار کرتے ہیں۔ فیصلہ جناب چیئرمین! صرف یہ کرنا ہے کہ دنیا کے ساتھ چلنا ہے یا دنیا کے ساتھ لڑنا ہے۔ فیصلہ یہ کرنا ہے کہ اس شخص کے مقصد عظیم کو محفوظ رکھنا ہے' جس شخص کی جدوجہد اور محنت اور کاوشوں نے اس ملک کی سلامتی کو یقینی بنایا یا اس کے عظیم مقصد کو بھی کھٹائی میں ڈالنا ہے' مشکلات میں ڈالنا ہے اور اس حساس خطے کے علاقے میں جو لہر چیچنیا' بوسنیا' کوسوو سے ہوتی ہوئی افغانستان سے عراق جاتی ہوئی نہ جانے کیا رخ لینا چاہتی ہے' کیا اس میں یہ پالیسی بنانی ہے کہ آ بیل مجھے مار یا یہ پالیسی اپنانی ہے کہ اپنا گھر بھی بچے' اپنے معاملات بھی بچیں اور کوئی غلطیاں' کوتاہیاں ہوئی ہیں جو انسانوں سے ہوئی ہیں تو کیا ہم نے اپنے کپڑے چوک اور چوراہے میں دھونے ہیں یا انہیں گھر میں دھونا ہے اور اپوزیشن نے اپنے جذبات میں کہا کہ اسمبلی کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ جناب! ان کو بلایا گیا۔ ہمیشہ Party Head کو بلایا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ تو آپ کا فیصلہ تھا' ساری دنیا کی نظریں آج

اس discussion پر لگی ہوئی ہیں کیونکہ امریکہ میں الیکشن ہونے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے الیکشن کا بنیادی issue پاکستان کا nuclear programme بن سکتا ہے۔

ہمیں ذہنی طور پر اس region کے ساتھ دیوار کے پیچھے دیکھنے والی صلاحیتوں کے ساتھ جو کہ ہر سیاستدان میں موجود ہوتی ہے، یہ ذہنی طور پر سوچ رکھنی ہے کہ ہم نے قدم سنبھل کے، سوچ کے، ذمہ داری سے اٹھانا ہے کیونکہ ہمارے چودہ کروڑ عوام اس پل صراط سے گزر رہے ہیں جس میں opposition اور حکومتی پارٹی کا قومی issue پر ایک ہونا بہت ضروری ہے۔ شخصیتیں آتی ہیں، چلی جاتی ہیں۔ شخصیتیں کبھی کسی چیز کی ضمانت نہیں ہوتیں۔ قوم کا جذبہ ضمانت ہوتا ہے اور جس atomic technology کے پیچھے چودہ کروڑ لوگوں کی دعائیں اور جذبات ہیں اس سے کوئی غیرت مند قوم کبھی دست بردار نہیں ہوسکتی اور ہم کسی قیمت پر اس سے دست بردار نہیں ہوں گے۔ میں ایوان میں سرکاری طرف سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ President Musharraf جس حکومت کی، جس پاکستان کی صدارت جس کمان میں، جس یونیفارم میں کر رہے ہیں اور بطور صدر اور بطور Chief of Army Staff پاکستان کشمیر پر اور nuclear programme پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا، کبھی سودے بازی نہیں کرے گا لیکن میں جو آپ سے بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بات شروع کہاں سے ہوئی۔ میں بھی پندرہ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ جناب چیئرمین! پانچ منٹ ہوئے ہیں۔ دس منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔

جناب! جب اگست 2003ء میں IAEA جاپان گئی، کیا کہتے ہیں مشتبہ یا suspected, thank you very much. جناب چیئرمین! lawyers کافی ہیں اس لئے بڑی سہولت رہتی ہے۔ جب ایران گئے تو وہاں سے ایسی چیزیں نکلیں کہ I.A.E.A. کو ایک resolution پاس کرنی پڑی۔ ہمیں شوق نہیں تھا، سب لوگ اسلامی brother اسلامی brother ٹھیک ہے جناب ہماری جان لگتی ہے، پر میری جان ہو گی تو کسی پر جان لگے گی نا جی۔ حضرت خالد بن ولید بطور جرنیل بھی زندہ رہے اور بطور ایک سپاہی جب ان کو حکم دیا گیا کہ جناب آپ کی رپورٹ آئی ہے اگر یہ رپورٹ درست ہے تو اپنی پگڑی اتار دو۔ غالباً پروفیسر خورشید صاحب ابو زبیدہ۔

پروفیسر خورشید احمد: ابو عبیدہ۔

شیخ رشید احمد۔ ابو عبیدہ کو پہنا دی جائے۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پگڑی ابو عبیدہ کے سر پر پہنا دی کیونکہ ذات اہم نہیں تھی، مقصد عظیم تھا۔ مشن-----------
جی الزام کا ذکر نہیں تھا، اچھا چلیں۔ پہلے میں یہ بات کہتے ہوئے ڈرتا تھا لیکن ایسے ہوا ضرور، اسراف کو کاٹ دیا جائے۔ جناب چیئرمین! اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا قوم کو ایک severe consequences سے گزارا جائے۔ کیا قوم کو اس بحران سے گزار دیا جائے کہ جس میں ہمیں لالے پڑ جائیں یا دنیا کے سامنے حقیقت کی بات رکھی جائے کہ 70 کی دہائی سے کسی بھی حکومت نے، کسی بھی حکومت نے کسی بھی دور میں ایٹمی پھیلاؤ کے لئے کبھی کسی کو اجازت نہیں دی۔

جناب چیئرمین! no way at all ہماری ہر حکومت committed تھی کہ ایٹمی ہتھیار یہ پاکستان کے ہیں، پاکستان کے لئے ہیں اور پاکستان کے دفاع کے لئے ہیں۔ اس کو کسی black market یا super market کی نظر نہیں ہونے دینا ہے۔ جب اس صورت حال سے گزرے تو میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں۔ یہاں میرے بہت اچھے دوست lawyer ہیں، انہوں نے کہا کہ ان کی صحت خراب ہے۔ میں نے خود ڈاکٹر قدیر صاحب سے دو تین دفعہ government کے behalf پر مذاکرات کئے۔ اگر یہ باتیں پہلے ہو جاتیں تو حالات کچھ اور ہو جاتے، ہر دن، ایک نیا دن ایک نئے مسائل کا دن لے کر آتا ہے، ایک نئی توضیح نکلتی ہے، ایک نیا راستہ نکلتا ہے، ایک نیا مسئلہ کھلتا ہے۔ اس میں اتنی دیر ہو گئی جس پر آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ برا ہوا ہے۔ میں ایک سیاسی student کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ صدر مشرف نے نہایت دانشمندی اور دور اندیشی سے بڑے سارے مسئلے پر پڑاؤ ڈالنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جسے چین نے بھی appreciate کیا، جسے جاپان نے، آرمیٹج نے بھی appreciate کیا، جسے France نے بھی appreciate کیا، جسے دنیا کی اور مملکتوں نے بھی appreciate کیا کہ ایک بہتر حکمت عملی اختیار کی گئی، ایک بہتر راستہ اختیار کیا گیا ہے۔

جناب والا! یہاں جب حالات بدلتے گئے جب بدلتے گئے تو دو مہینے یہ صورت حال ہم نے----یہ ایک ممبر پروفیسر خورشید صاحب نے یہ ٹھیک کہا ہے کہ تین سال پہلے ان کو علیحدہ کر

دیا گیا' میرے ان سے بڑے ذاتی مراسم ہیں' ان کے بھی ہیں لیکن تین سال پہلے ایسے حالات کی صورت حال سامنے آ گئی تھی کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اس لئے حفاظتی اقدامات کئے گئے لیکن ان حفاظتی اقدامات سے ان کو Adviser بنانے کے بعد بھی مسئلہ جب بیل منڈھے نہ چڑھی تو پھر جناب چیئرمین! یہ کہ گیارہ افراد کو KRL سے تفتیش کے لئے لیا گیا۔ ان گیارہ میں سے اب صرف چھ حضرات ' تین بریگیڈیئر سجاول' بریگیڈیئر تاجدار اور سلام یہ security کے incharge تھے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ جب یہ security کے incharge تھے' اس وقت all and all KRL میں ڈاکٹر قدیر کا فیصلہ چلتا تھا۔ ظاہر ہے ایک کیپٹن یا بریگیڈیئر کا اس کو روکنا یا اس کو دیکھنا۔ اب جب دنیا میں باتیں کھلی ہیں جناب چیئرمین! یہ سب ممبران دیکھ رہے ہیں کہ باتیں کیا کھل رہی ہیں؟ یہ Pandora's box جو کھل رہا ہے۔ جناب چیئرمین! بعض ممبروں نے کہا کہ یہ information یہاں گئی اور یہ اخباروں میں آیا۔ ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ جو کچھ یہاں آیا ہے ' بعد میں آیا ہے۔ پہلے ان لوگوں کو سب کچھ معلوم ہے۔ یہ گیارہ صفحے پاکستان میں کسی جگہ پر نہیں چھپے ہیں۔ طاہر کابیان' Sri Lankan کا یا گریفن کا یا Malaysian صورت حال' میں اس کی گہرائی میں زیادہ نہیں جاتا ہوں' یہ ساری informations انہی کی ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم نے ان پر یقین نہیں کیا ہے۔ no way ہم نے اپنی team کو لیبیا بھیجا' ہم نے اپنی team کو ایران بھیجا اور جب انہوں نے بھی ہمارے بیانات کے ساتھ بیانات ملائے اور ہماری کوشش جب بساط سے اپنی کوشش اور کاوش سے باہر نکل گئی۔ جب لوگوں نے سب کچھ اطلاع کر دی اور اس وقت بھی ہم نے اعتراف نہیں کیا' جب ہم خود گئے ' high level delegations خاموشی سے بھیجے کہ یہ کچھ ہو گیا ہے کیا یہ درست ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! ہم سے یہ کام اس طرح سے ہو گیا ہے ۔ہمیں اپنے معاملات کے لئے ایسے کرنا پڑا۔ توجب کسی کو اپنے معاملات کے لئے کچھ کرنا پڑے تو پھر ہر ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے مفادات کو بھی ملحوظ خاطر رکھے۔ جناب چیئرمین! میں یہاں خاص طور پر عرض کروں گا کہ یہاں کچھ دوستوں نے کہا کہ انہوں نے بیانات دے دیے' بہت ٹھیک بیان دیے کیونکہ حکومت ملوث نہیں تھی۔ بیانات کی صورتحال آج ساری دنیا میں آپ کو معلوم ہے' ساری دنیا کا میڈیا آپ کے سامنے ہے ۔ میں اپنے اس دوست کو جس نے پاکستان کے لئے اپنی American nationality

surrender کی، ان سے عرض کروں گا کہ جناب! آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ابھی تک undecisive ہے سارا western world اور western media کیا ہم چاہتے ہیں کہ جو ابھی confusion ہے اس کو confirmation دے دیں۔ اس کو ایک پوری شکل دے دیں کہ یہ بات حقیقت میں اس طرح ہے ۔ ایک بات حقیقت ہے کہ پاکستان الحمدللہ نہ پہلے as a government اس پھیلاؤ میں شریک تھا نہ آگے کبھی پھیلاؤ میں شریک ہوگا ۔یہ atomic power اس کے اپنے دفاع کے لئے ہے، وہ اس میں کسی کو شامل کرے گا نہ وہ کسی کو export کرے گا۔

جناب چیئرمین! دو باتیں یہاں انہوں نے فرمائیں ۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جناب چیئرمین! میں آپ کو اخبار دے سکتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ سیاسی باتیں ہوں۔ یہاں کہا گیا فوجی کو، ہاں ہم نے اسلم بیگ سے بھی اسی process سے سوال و جواب کئے ہیں ۔ جہانگیر کرامت سے بھی کئے ہیں ۔میں وزیرخارجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ جہانگیر کرامت صاحب سے بھی کئے ہیں اور بھی کچھ لوگوں سے کئے ہیں، اس میں اعزاز جعفری ہے اس کو بھی ہم نے رکھا ہوا ہے ۔ اس میں جو International Network ہے اس تک ہم بعد میں پہنچے ہیں جب کہ ہم سے پہلے دوسرے لوگ پہنچ چکے تھے ۔ میں تاریخی واقعات میں نہیں جانا چاہتا کہ کیسے انہوں نے جہازوں کو کیا ۔ جس کے لئے آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے زیادتی کی۔ انہوں نے تو سارا مال C130میں ڈال کر ادھر بھیج دیا۔ توہمیں حقیقت پر آنا ہے ، حقیقت یہ ہے کہ ہم نے locally بھی --- ظاہر ہے ہم لوگوں کے ووٹ لے کر آئے ہیں، ہمیں لوگوں کے جذبات کا احساس ہے، ہم کوئی اوپر سے نہیں ٹپکے ، ہم بالکل common لوگوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں ، کسی برادری سے یا کسی گروپ سے یا فرقے سے نہیں ۔ ہمیں پتا ہے لوگوں کے جذبات کیا ہیں لیکن صدر مشرف کی پریس کانفرنس کے بعد لوگوں کو یہ احساس ہو گیا کہ یہ بندہ ٹھیک کہہ رہا ہے ورنہ جو call آپ نے دی وہ جذبات کے اس مرحلے میں دی کہ میرے جیسا شخص بھی فکر مند تھا کہ اس کا کیا بنے گا لیکن جس برے طریقے سے وہ call ناکام ہوئی وہ بھی پاکستان کی تاریخ کا ایک حصہ ہے کسی call پر پاکستان میں کبھی اس سے کم لوگ نہیں نکلے ۔

جناب چیئرمین! میں بڑی ذمہ داری سے اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ

دوبارہ چاہتے ہیں کہ آپ کی briefing ہو تو ہم تیار ہیں ۔ میرا خیال ہے جتنی چیزیں باہر آ چکی ہیں اس میں اضافے سے ہٹ کرہمیں بات کرنی چاہیے کیونکہ ہم دنیا کے ساتھ committed ہیں کہ ہم کسی ایسے کام میں ملوث نہیں ہوں گے جس کا ملبہ ہم پر گر جائے ۔ مجھے یقین ہے، یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ IAEA کا اجلاس عنقریب ہو رہا ہے ۔ ٹھیک ہوگا الحمدللہ پاکستان خطرناک مرحلے سے نکل گیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اچھی پالیسیاں اپنائیں اور آج دنیا کی نظر میں ایک ذمہ دار قوم کی حیثیت سے اپنی حکومت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم جذباتیت میں نہیں گئے ۔ کس کو خوشی نہیں ہوتی کہ اس کے زندہ باد کے نعرے لگیں ۔ شاید صدر مشرف چاہتا تو آج دنیا میں آپ اس کو کہیں چھو بھی نہیں سکتے، وہ شہرت کے اس بام عروج پر چلا جاتا کہ آپ اس کی دھول کو بھی نہ پکڑ سکتے لیکن اس نے اپنی جان پر چار bomb attack, suicide attack لئے اور اس پالیسی کی وجہ سے لئے کہ دنیا کو یقین آجائے کہ ہم سب کچھ اپنی حفاظت کے لئے کر رہے ہیں ۔ جی ہاں! زندگی کس کو عزیز نہیں، کیا صدر مشرف یہ نہیں سمجھتا کہ عام فہم کے لوگوں کی کیا رائے ہے ؟ کیا میں یہاں Information Minister بیٹھا یہ نہیں سمجھتا کہ لوگوں کے کیا جذبات ہیں؟ اس پریس کانفرنس نے ایک تاریخی کام کیا اور لوگوں کو یقین ہوا کہ پاکستان کے اردگرد جو خطرات منڈلا رہے ہیں ، یہ خطرات ختم نہیں ہوئے ہیں۔ ہمیں ایک زندہ قوم کی طرح آنکھیں کھلی رکھنی ہیں اور ہمیں پتا ہے کہ ہمیں کس حد تک جانا ہے۔ ہمیں سمجھانے والوں کا شکریہ۔ ہمیں معلوم ہے کہ قومی غیرت کس حد تک برداشت کرسکتی ہے۔ لیکن جب ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا کام گزر دے کر نکل رہا ہے تو ہمیں زہر دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں دنیا کو یہ تاثر دینے کی کیا ضرورت ہے کہ جناب نہیں، ہم تو بڑے مارزن ہیں۔ آئیں ہم سے muscle آزمائیں۔ جناب، ہم تو بڑے بھلڑ توپ ہیں کہ آئیں اور ہم سے مقابلہ کریں۔ ہم نے دنیا کو یہ تاثر دیا کہ look, we are a declared atomic country ہم کوئی under process نہیں ہیں کہ دنیا ہمیں آنکھ یا دانت دکھائے گی ۔ جو پاکستان کی atomic technology کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔ چاہے وہ کسی کی کیوں نہ ہو ۔ اور اگر کوئی آپ سے محبت سے بات کر رہا ہے۔ دانشمندی سے بات کر رہا ہے تو ہمیں آنکھیں دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں دنیا میں ممکن ہے چار، چھ، آٹھ، دس مہینے ایسے ہوں----- ، چونکہ دنیا کی ایک سپرپاور----- ، جب میں سپرپاور کہتا ہوں تو آپ کے سامنے حالات ہیں - جناب ، یہ معزز رکن ہیں ، ان کا مجھ سے بہت زیادہ تجربہ ہے- کیا جب سیکورٹی کونسل نے اپیل کی تو اس کی سنی گئی ؟ جب United Nations نے اپیل کی تو کیا اس کی بات سنی گئی ؟ جب Non Alliance Movement نے بات کی تو اس کی سنی گئی ؟ جب OIC نے اپیل کی تو اس کی بات سنی گئی ؟ چونکہ دنیا میں ایسا قانون بن گیا کہ might is right تو کیا اس کے پنجے میں اپنی گردن دینا یا اس کے جبڑے میں گردن پھنسانا دانشمندی ہے ؟ یا اپنی گردن کو اس مقصد کے لئے بلند رکھنا کہ آپ کے مقصد پر آنچ بھی نہ آئے ، اور آپ دنیا میں ایک ذمہ دار ملک بھی کہلائیں - بعض کام کرنے مشکل ہوتے ہیں لیکن لیڈرشپ وہی ہوتی ہے جو مشکل کاموں کے مشکل وقت میں مشکل فیصلے کرے- جس کی شاید عوام میں اتنی پذیرائی نہ ہو - لیکن آئندہ آنے والی تاریخ لکھے گی کہ ہم نے یہ ذمہ داری سے فیصلے کئے یا غیر ذمہ داری سے فیصلے کئے-

میں چونکہ آپ سے committed ہوں ایک منٹ اور جناب چیئرمین! جو آپ سے لینا چاہوں گا کہ I.A.E.A. کے Board of Governors کو mandate or resolution ملا ہے - ہم اس پر پورے اتریں گے- ہم ایک ذمہ دار ملک ہیں ، ہم نے کچھ چوری نہیں کیا ہوا ہے - ہم کسی ایسی بات میں ملوث نہیں ہیں- ہماری باتیں clear ہیں - الحمدللہ ہماری economy مضبوط ہے- ہمارا دفاع conventional اور non-conventional بھی مضبوط ہے - لیکن ہم جنگ کے لئے نہیں ہم امن کا پیغام دے رہے ہیں - ہماری طرف اگر کوئی ایک قدم بڑھائے گا تو ہم دو قدم بڑھائیں گے - ایک بُری آنکھ سے دیکھے گا تو ہم دونوں آنکھوں سے دیکھیں گے - لیکن میں جناب چیئرمین! اس بات کے لیے آپ کا ، معزز ارکان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فروری ۲۰۰۰ء سے یہ جو KRL اور دوسری جو دس organisations ہیں---- - not only one KRL اس میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ چار سالوں سے KRL کی ground supervision کر رہے تھے - 6200 ہمارے سائنسدان ہیں - دس اداروں میں ہمارے 6200 سائنسدان ہیں اور اب ہمارا ان دس اداروں میں infrastructure وہ کم و بیش پچاس ہزار سے زیادہ ہے - ساٹھ ہزار کے قریب ہے - باسٹھ ہزار ہے - سو یہ جو ہمارے ادارے ہیں یہ ملک کے ذمہ

دار ادارے ہیں ۔بعض غلطیاں انسانوں سے ہو جاتی ہیں ۔ ہمیں اب بجائے ان مسئلوں کے جو آپس میں لڑائی کا باعث بنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مل کر چلنا ہے ۔ آنے والے وقت میں ، ہم لڑیں گے issues پر ، سیاست پر ، ضرور لڑیں لیکن جہاں قومی issues ہوں وہاں شخصیتیں اہم نہیں ۔ وہاں مقصد عظیم ہیں اور مجھے پوری توقع ہے کہ عظیم مقاصد کے لئے موجودہ اپوزیشن خواہ ان کا تعلق کسی پارٹی سے ہے ۔ وہ جائز باتوں میں سلامتی کی باتوں میں ہمارے ساتھ چلے گی ۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: I think that brings us to the end of today's business. Yes Mr. Wasim Sajjad. Would you like to say...................... Yes Sheikh Sahib.

شیخ رشید احمد : ایک بات جناب چیئرمین! کہنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب ۔

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین! ایک بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Rules and Procedure کے تحت یہ آج کی بحث دو گھنٹے سے زیادہ ہوئی ، میں میڈیا سے بھی خاص طور پر اپیل کرنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ یہ دو گھنٹے سے زیادہ نہیں چل سکتی تھی۔ یہ آپ کا اپوزیشن سے مل کر فیصلہ ہوا کہ ساڑھے چار گھنٹے----- ساڑھے چار گھنٹے مجھے یہ یاد نہیں پڑتا ، میں چھٹی مرتبہ اسمبلی میں آیا ہوں جناب چیئرمین! کہ ساڑھے چار گھنٹے کسی issue پر اس طرح جم کر بحث ہوئی ہو ۔ اس کا میں اپوزیشن ، آپ کو اور پریس والوں کو بھی کہوں گا کہ اس کا خاص طور پر ذکر کریں۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad, you have to say anything?

Mr. Wasim Sajjad: I think we have heard some very mature and very thoughtful speeches from both sides of the House and I am grateful to all the honourable members who have participated in this with great maturity and understanding. We are grateful to you. Thank you very

uch.

Mr. Chairman: Now, we adjourn the House today and will meet gain on Wednesday, the 18th February at 3.00 p.m.

Mr. Wasim Sajjad: On that day sir, it should be clarified that he address of the President will be laid and discussion will start on that address.

Mr. Chairman: I think that was conveyed to leaders and I am sure that they pass it on to the party members. Thank you very much.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

....

[The House was then adjourned to meet again at 3.00 p.m. in the evening on Wednesday, 18th February, 2004]

....